

رقم کر

قسط ۱۱

"اوہو۔۔ یعنی آپ اپنے مینشن میں یہ انتظام بھی کروانے لگے۔۔؟" اس نے عینا کے جھکے سر سے نگاہیں ہٹاتے معنی خیزی سے براق کو دیکھا۔ مگر اسکی نگاہیں اب بھی عینا پر تھیں۔



"بھائی۔۔" براق نے چونکے بغیر نگاہیں عینا سے
ہٹاتے اس پر ڈالیں تھیں۔ "ویسے یہ کس ٹائپ
کے پیس کے ساتھ۔۔" اس کا جملہ ابھی مکمل
بھی نہ ہوا تھا جب عینا نم آنکھیں لیے جھٹکے
سے اپنا فق چہرہ اٹھا گئی۔

"تم۔۔!!" آدم اپنی جگہ سے اچھل ہی تو پڑا
تھا۔ جبکہ براق کے ماتھے پر نا سمجھی سے شکنیں
ابھر آئیں۔ "تم یہاں کیا کر رہی ہو عینا۔۔؟" آدم
کے لہجے میں گہرا شک تھا۔ مگر وہ لب سے
کھڑی رہی تھی۔



"You know each other?" اس نے
سوال آدم سے کیا تھا مگر نگاہیں عینا پر تھیں جو
اسے نہیں بلکہ آدم کو دیکھ رہی تھی۔

"ہاں بہت اچھی طرح۔۔ she's my
classmate and one of the
genius girl کلاس میں کون نہیں جانتا
اسے۔۔" اسکے لہجے میں بلا کی ستائش تھی مگر وہ
حیرانی سے اب تک نہ نکلا تھا۔

"آئی سی۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا۔۔" اسکے عجیب سے
انداز پر عینا کی نگاہیں آدم سے ہوتیں اس پر



ٹھہر گئیں۔ مگر وہ اس قدر سرد نگاہوں سے اسے
دیکھ رہا وہ واپس آدم کی جانب نگاہیں موڑ گئی۔

"تم نے بتایا نہیں عینا۔۔ واٹ آر یو ڈوننگ
ہیر۔۔" آدم کی آنکھوں میں ابھرتے عجیب سے
سوالوں نے اسکا وجود سن کر دیا تھا۔ وہ کبھی سوچ
بھی نہیں سکتی تھی۔ اسکا کوئی یونی فیلو وہ بھی اپنی
ہی کلاس کا اس طرح ٹکرا جائے گا۔

"She's MYworker" عینا کے
بجائے براق کی جانب سے جواب آیا تھا وہ بھی
مخصوص حاکمانہ لہجے میں۔۔



"Seriously...بٹ مس سسلی کے علاوہ آپ
نے تو کوئی فیمل ور کر نہیں رکھی آج
تک۔۔۔۔" اس کے حیرانی میں کیے سوال پر عینا کا
وہاں مزید ٹھہرنا ناممکن ہو گیا تھا۔

"آئی۔۔ آئی شد گو۔۔" وہ اس شخص کے منہ سے
وہ تمام باتیں دوبارہ نہیں سن سکتی تھی۔ جو پہلے
ہی اس کی روح کو نیل و نیل کر چکی تھیں۔ ٹیل
کے پاس سے گزرتی آگے بڑھ رہی تھی۔ مگر
براق دو قدم کا فاصلہ طے کرتا اس تک پہنچتا
کہنی تھام گیا۔



"نو نہیں بچے ابھی۔۔" عینا نے بغیر آدم کے
تاثرات دیکھے جھٹکے سے کہنی چھڑائی تھی اور
سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اگر تم نے اب مجھے روکنے کی کوشش کی میں
کبھی۔۔ کبھی بھی پلٹ کر نہیں آؤں گی۔۔ یا خود
کو جان سے مار لوں گی۔۔"

"جسٹ شٹ یور ماؤتھ۔۔ تمہیں لگتا ہے یہ بچکانہ
دھمکیاں تمہیں میری پہنچ سے دور کر سکتی
ہیں۔۔" اسکی مدھم مگر روح کو جھلساتی آواز عینا
کے آنسو رخسار پر لڑھکا گئی۔ مگر وہ اس وقت



ایک پل بھی یہاں رک کر اپنا تماشا نہیں بنوانا
چاہتی تھی۔ پھر اسکے بعد جو بھی ہوتا اسے پرواہ
نہ تھی۔ وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے نکل گئی تھی۔
براق نے اسے لاؤنج کے دروازے سے باہر نکلنے
تک دیکھا تھا۔ جب اسے اپنے پیچھے آدم کی
موجودگی محسوس ہوئی۔ اس نے گردن ترچھی
کرتے اسکی کھوجتی نگاہوں میں دیکھا۔

"کیا تھا یہ سب۔۔؟" پہلی بات آدم نے اس گھر
میں آج سے پہلے کوئی لڑکی نہیں دیکھی تھی
دوسرا یہ کہ اس لڑکی کو جاب پر کیوں رکھا گیا
تھا۔ تیسرا یہ کہ وہ جس طرح تن فن کرتی نکلی
..



تھی اسے براق یا اپنی موت کا تو قطعاً خوف نہ
تھا اور چوتھا براق نے۔۔!! براق آلیا نے اسے
جانے دیا تھا۔۔!! یہ باتیں آدم کو گہرے
شاک میں ہی تو ڈال گئیں تھیں۔ وہ عینا کو زیادہ
نہیں مگر تھوڑا بہت جانتا تھا۔ وہ لڑکی بہت
ریزروڈ تھی نہ کلاس کی پارٹیز میں آتی تھی نہ
کسی لڑکے کے ساتھ غیر ضروری پھرتی یا باتیں
کرتی نظر آئی تھی۔ پھر اسکی ایک مافیا بوس کے
گھر میں جاب کرنے کی ایسی کیا وجہ تھی۔۔؟

"نن آف یور بزنس۔۔ یہاں آنے کی وجہ
بتاؤ۔۔" لب بھینچتے اپنے پیٹے لپٹے زخمی ہاتھ کو



دیکھا جہاں عینا کے سختی سے جھٹکنے کی وجہ سے
دوبارہ خون رسنے لگا تھا۔ اور واپس ڈاننگ ٹیبل
کی جانب بڑھ گیا۔ اسکا کھانا یقیناً ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

"اٹ از مائے بزنس۔۔ شی از مائے کلاس فیلو۔۔

اینڈ آئی نو ہر بھائی بتائیں وہ۔۔ وہ یہاں کیا
کر رہی تھی۔۔؟" براق نے گلاس میں شیمپین
بھرتے بغور اسکی جانب دیکھا۔ وہ عینا مراط کے
لیے فکر مند تھا۔؟

"وہ یہاں کچھ بھی کرے۔۔ تمہارا کیا لینا دینا۔۔ یا
اب میں اپنے پرسنلزم میں تمہیں گھساؤں۔۔" اسکا



آخری جملہ آدم کے چہرے کا رنگ اڑا گیا۔

"پر سئلز۔۔!! یو مین۔۔؟"

"نویٹ۔۔۔ بٹ آئی ول ٹیک ہر۔۔"

"لیکن وہ مجھے۔۔ ایسی تو نہیں لگتی تھی۔۔۔ لڑکوں
کے ساتھ پھرنا تو دور کی بات کبھی ہنسی مذاق
کرتی بھی نظر نہیں آئی۔۔" براق کے شیمین
چھوتے لبوں پر ایک تقاخر بھری مسکراہٹ
ابھری تھی مگر صرف ایک پل کے لیے۔۔



"آئی نو دیٹ۔۔ بس سمجھو میں اسے اس کیفیت
میں لے آؤں گا کہ اسکے پاس اور کوئی آپشن
نہیں بچے گا۔" آدم نے حیرت زدہ ہوتے براق
آلیار کا شاطر مغرور چہرہ دیکھا تھا۔ یعنی وہ ایک
چیلنج کی طرح کھیل رہا تھا اس لڑکی کے
ساتھ۔۔!! اور آدم جانتا تھا یہ کس قدر انتہاء
پسند تھا۔

Kitab Chehra Novels
"بھائی وہ لڑکی۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔ مشورہ نہیں مانگا تم سے۔۔ اور اب
تم یونیورسٹی میں اس پر نگاہ رکھو گے۔۔"



"کیا۔۔!! میں کیوں رکھوں گا۔۔ ہم صرف دو
کلاسز میں ساتھ۔۔ یار نہیں۔۔" وہ مچلتا احتجاج کر
اٹھا۔ مگر براق کی ایک نگاہ اسے جھاگ کی طرح
بٹھانے کے لیے کافی تھی۔

"اب ریزن بتاؤ آنے کا۔۔" مگر آدم بغیر کوئی
جواب دیے اپنے لیے فریڈ رائس نکالنے لگا۔

Kitab Chehra Novels "آدم۔۔!!"

"Aston Martin کی کیز دیں۔۔ میری کار
رات کو ٹکرا گئی۔۔ سروس پر ہے۔۔" براق نے



ایک ناگوار نگاہ اس پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایسے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے آئندہ
میکس یا فلکس سے کانٹیکٹ کرنا۔ میرا وقت
ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔" اسے جھاڑتا
وہاں سے نکل گیا۔

"ہاں وہ تو نظر آگیا۔ بچاری کو کیسے ڈرا کر اپنے
قیمتی وقت کا استعمال کیا جا رہا تھا۔" براق جاتے
جاتے پلٹا تھا۔

"کچھ کہا۔؟"



"نن۔۔ نہیں تو۔۔ بس مرچیں تھوڑی زیادہ
ہیں۔۔" اسٹیک کا بڑا سا ٹکڑا منہ میں ٹھونستا
منمنایا تھا۔ یہ براق تھا تبریز نہیں جو اسکی دس
سن کر بھی نظر انداز کر دیتا۔ "بد ذائقہ لوگوں
کے لیے نہیں ہے یہ۔۔ نکلو اب میرے گھر
سے۔۔" اتنا کہتا وہ لاؤنج سے نکل گیا۔

Kitab Chehra Novels

"ہیلو سر۔۔!!" وہ اس وقت کروڑ پر منعقد مافیا
ممبرز کی گید رنگ میں بیٹھا تھا۔ جب اسے آلیار
صاحب کے اسسٹنٹ کی کال آئی تھی۔ جسے اسٹینڈ



کرنے وہ میوزک سے دور کروڑ کے اپر ڈیک پر
آگیا۔ تیز سمندری ہوا سے اسکے سلیقے سے بنے
بال بکھر رہے تھے۔

"کیا بات ہے۔۔؟"

"سر بوس ٹھیک نہیں ہیں۔۔"

"واپس کب آئے۔۔؟"

"ابھی شام کو۔۔"



"موم ساتھ ہیں۔۔؟" اور نجانے کیوں اس کڑیل
جوان کے اندر چھپا دل جو دھیرے دھیرے پتھر
ہو رہا تھا۔ اس وقت ایک لمحے کے لیے رکا تھا۔
کچھ تھا جو وہ اس وقت جون کے منہ سے سننا
چاہتا تھا۔

"نہیں۔۔ وہ ساتھ نہیں آئیں۔۔" اور براق رینگ
سے لگتا سختی سے اسے تھام گیا۔ وہ اس پل یہاں
نہیں تھا فون سنتا وہ آج سے دو دن پیچھے چلا
گیا۔



"میں سب جان چکا ہوں اب آپ یہ مت
پوچھیے گا کیا اور کیسے۔۔ مگر مجھے سب معلوم
ہے۔۔۔ وہ بھی جو آپ ڈیڈ سے چھپا رہی
تھیں۔۔۔ اور وہ بھی۔۔۔ جو آپ کرنے کے
منصوبے بنا رہیں ہیں۔۔"

"ب۔۔۔ براق۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔ میں
نے کچھ نہیں کیا۔۔"

"مجھے صفائیاں نہیں فیصلہ سننا ہے۔۔"



"یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ مم۔۔ بیٹا میں واپس
آکر۔۔"

"اسٹاپ دس نان سینس۔۔ مجھے پیدا کر کے
احسان کیا ہے بہت بڑا میری ذات پر اسی لیے
اب تک آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔۔ مجھے بتائیں
کب تک آپ میرے باپ کو دھوکے میں
رکھیں گی۔۔ کب تک دو کشتیوں میں سوار رہیں
گی۔۔؟"

"مم۔۔ میں آلیار کے ساتھ ہوں۔۔ مجھ۔۔ مجھے
غلط مت سمجھو براق میں ماں ہوں تمہاری۔۔"



"صرف اب تک اسی بات کا لحاظ تھا موم۔۔ مگر
اب نہیں اگر آپ نے 'اس' شخص کے ساتھ
مل کر میرے باپ کے ساتھ کھیلا میں خود یہ
کھیل ختم کروں گا۔۔ اس لیے سوچ لیں اور اپنی
سائیڈ چنیں۔۔" اس سے پہلے کہ وہ رابطہ منقطع
کرتا جیولز نے نم آواز میں منت کرتے کال
کاٹنے سے روک دیا۔

"میں ماں ہوں تمہاری براق۔۔ مجھے معلوم ہے یو
ڈونٹ لو می۔۔ اینڈ آئی ڈیزرو اٹ۔۔ بٹ لسن۔۔
آئی لو یو۔۔ یو آر مائے اوٹلی چائلڈ۔۔ اور یہ بات
ہم نہیں بھول سکتے۔۔" یہ آخری بات تھی



آخری شوگر کوٹنگ کیا وہ زہر تھا جو اسکی اپنی
ماں نے اسے دیا تھا۔ نجانے کیوں اسے جون کی
کال سے پہلے تک امید تھی کہ اسکی ماں شاید
اسکی سائیڈ چنے گی۔۔ اپنے شوہر کی سائیڈ چنے گی
جسے وہ ٹوٹ کر چاہتا تھا۔ جس کے عشق میں
پاگل ہو رہا تھا۔ مگر وہ خود غرض عورت تھی۔۔!!
ایک بے وفا عورت اس نے اپنا عشق چنا تھا۔
اسے کبھی آلیاں وانی نظر ہی نہیں آیا تھا۔ اسے
کبھی اپنی اولاد نظر نہیں آئی تھی۔ وہ سب کچھ
چھوڑ گئی تھی۔ ایک بسی بسائی دنیا تباہ کر کے وہ
نئے راستے پر نکل گئی تھی۔



"ان کے ساتھ رہو۔ اکیلا نہیں چھوڑنا۔" اتنا کہتا وہ رابطہ منقطع کر گیا۔ آج اسکے ویران دل میں جو تھوڑی بہت بھلائی تھی وہ بھی ختم ہوئی تھی۔ یعنی اس دنیا میں کوئی کسی کا نہ تھا۔ نہ ماں جس نے پیدا کیا تھا۔ نہ پیٹا۔ نہ سالوں جینے مرنے کا وعدہ کرنے والی بیوی۔ نہ شوہر۔ دونوں ہاتھ رینگ پر رکھے وہ سمندر کے گہرے پانی کو گھور رہا تھا۔ آج اسکی ماں نہیں رہی تھی۔ وہ دھکاوے کا رشتہ بھی آج ختم ہوا تھا۔



آج اسے پہلی تنخواہ ملی تھی۔ یہاں کام کرتے پورا
ایک ماہ ہو چکا تھا۔ اس نے ایک ماہ اس عقوبت
خانے میں گزار دیا تھا۔ اسے اپنی برداشت اپنے
حوصلے پر خود حیرانی تھی وہ اتنی ثابت قدم اتنی
باہمت کیسے ہو گئی تھی۔ کہ اس شخص کی نگاہوں
کے نیچے ڈھیٹ بنی کام کر رہی تھی۔؟

"Eighteen thousand five"
hundred "اسکرین پر چمکتے ڈجٹس کو دیکھتی
بڑبڑائی تھی۔ اس ماہ دیر سے آنے اور ورک
پلیس کی اشیاء توڑنے کا اس پر ڈیڑھ ہزار ہر جانہ
لگا تھا۔ جبکہ وہ شخص الگ سے اسکا تماشا کر کے



مزے الگ لیتا تھا۔ مگر وہ بھی آدم سے ہونے والے انتہائی آکورد ٹکراؤ کے بعد دوبارہ ایک بار بھی لیٹ نہ ہوئی تھی۔ اس کا اس شخص سے سامنا کم سے کم ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اپنے وقت پر آتی بہترین طریقے اور ذمہ داری سے کام کرتی اور فکس آٹھ بجے نکل جاتی تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا وہ شخص گھر کب آتا تھا کب جاتا تھا۔ ڈنر کرتا تھا یا نہیں اسے کوئی سروکار نہ تھا۔

جبکہ دوسری جانب یونیورسٹی میں اب وہ آدم کو اکثر اپنے ارد گرد دیکھنے لگی تھی۔ مگر اس نے بات کرنے کی کبھی کوشش نہ کی تھی۔ ہمیشہ کی



طرح ایک دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ ہی ملتا تھا اور عینا اب اس سے بھی بچنے لگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ بھی اسی شخص کا چپلا تھا۔ اسی کے اشاروں پر کام کر رہا تھا۔

لب دانتوں تلے دباتے اس نے پریشانی سے موبائل ہتھیلی پر بجایا۔ مسئلہ یہ تھا کہ یہ پیسہ اسے کسی طرح براق آلیار تک پہنچانا تھا۔ اسکے پاس اس شخص کا بینک اکاؤنٹ نہیں تھا کہ پہلی قسط اس تک پہنچا دیتی۔ جب اسکی نگاہ اوپر جاتی سیڑھیوں تک گئی تھی۔ اسے معلوم تھا وہ شخص گھر پر تھا کیونکہ جب وہ مس سسلی کے کہنے پر



گارڈن میں نئے پلانٹس کا معائنہ کرنے جا رہی
تھی تب ملازم اوپر کافی لے کر گیا تھا۔

"مس سسلی۔۔!"

"ہمم۔۔۔؟" گارڈنر کے ساتھ پیلے رنگ کے
گلوں پہن کر کام کرواتیں مس سسلی نے ایک
سرسری نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"آپ کے پاس سر کا۔۔ میرا مطلب ہے براق
سر کا بینک اکاؤنٹ نمبر ہے۔۔؟" اس بار انہوں



نے کام سے ہاتھ روکتے ہٹھک کر اسکی سمت
دیکھا۔

"تم نے کیا کرنا ہے سر کے اکاؤنٹ نمبر
سے۔۔؟" انکی کھوجتی نگاہوں پر عینا کا مزید سوال
کرنے کا ارادہ خود بخود ہی ملتوی ہو چکا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔ بس معلوم کرنا تھا کہ آپکو بھی
مسٹر فلکس سیلری سینڈ کرتے ہیں یا بوس۔۔!!"

"کیا فضول باتیں سوچتی رہتی ہو جاؤ۔۔ بچن میں
جا کر کام شروع کرو میں آرہی ہوں۔۔" اسے



ڈپٹیں وہ واپس کام میں لگ گئیں۔ عینا مایوس
ہوتی ست روی سے چلتی واپس اندر آگئی۔ وہ خود
جا کر اسے پیسے دینے کا قطعاً کوئی ارادہ نہیں
رکھتی تھی۔ جب اسے یکدم ہی کچھ یاد آیا تھا۔ اور
اپنے خوبصورت سیاہ کوٹ جو اب سردی کی وجہ
سے پہن رہی تھی۔ اسکی پاکٹ سے موبائل
نکالتی کال ہسٹری میں گھس گئی۔ وہ کیسے بھول
گئی تھی۔ اس شخص کا نمبر تھا اسکے پاس۔ دو ہفتے
نیچے جاتے اسے وہ پرائیویٹ نمبر مل گیا تھا۔ اس
میں گھسی میج لکھنے لگی۔

"مجھے اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر سینڈ کریں۔۔"



نہیں۔۔!! اس نے کچھ سوچتے میج مٹا دیا۔

"ہیلو سر میں عینا۔۔ مجھے اپنا اکاؤنٹ نمبر۔۔"

نہیں۔۔۔!! اس نے پھر مٹا دیا۔ اور بے اختیار
اپنا ماتھا مسلا۔

"کیا لکھوں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"سر اس عینا مراط پور نیو ورکر۔۔ پلیز سینڈ پور
اکاؤنٹ ڈیٹیلز سو آئی کین سینڈ مائے فرسٹ
انسٹالمینٹ۔۔" ہاں یہ تھوڑا پروفیشنل تھا۔ میج ری
ریڈ کرتی سینڈ پر کلک کر کے فوراً چیٹ سے باہر



آگئی تھی۔ نجانے کیوں اسکا دل بری طرح دھک
دھک کرنا شروع ہو چکا تھا۔ جب اس نے دیکھا
چند منٹ میں ہی میج ریڈ کر لیا گیا تھا۔ اور دو
تین سیکنڈ کے وقفے کے بعد اب ٹائپنگ لکھا آرہا
تھا۔ اس کا دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا۔ وہ
ایپ سے ہی باہر آگئی۔ جب نوٹیفیکیشن میں اس
شخص کا میج ابھرا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"Come into my study" اسے لگا کسی

نے اس سرد موسم میں ٹھنڈے تخی پانی کی بالٹی
اس پر پھینک دی ہو۔ جب موبائل پر ایک اور
میج ابھرا تھا۔



"Right Now" اس شخص نے یہ لفظ صرف
ٹائپ کیے تھے۔ مگر ان میں بھی اتنی اتھارٹی اور
کمانڈ تھی کہ عینا کو واضح اس کا گھمبیر لہجہ کانوں
میں ابھرتا محسوس ہوا تھا۔ اس کی موبائل پر
گرفت مضبوط ہوئی تھی اور دوسرا پسینے سے تر
ہوتا ہاتھ کوٹ سے صاف کرتی سیڑھیوں کی
جانب قدم بڑھا گئی۔ اسکے علاوہ کوئی راستہ نہ
تھا۔ جب اسکی نگاہ ایک ملازم پر پڑی تھی جو کوئی
فائل لے کر شاید نہیں یقیناً اسٹڈی میں ہی جا رہا
تھا۔ وہ اسی کے ساتھ ہو لی۔



"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟" ملازم نے کچھ
حیران ہوتے اس سے پوچھا۔

"وہ۔۔ سر۔۔"

"سر ابھی بڑی ہیں۔۔ جو بھی کام ہے بعد میں
آنا۔" اتنا کہتا وہ ناک کر کے اندر داخل ہو گیا تھا
اور عینا مزید کوئی سوال کیے پلٹ گئی۔ پھلا اس
سے بہترین کچھ ہو سکتا تھا؟ مگر اگلے ہی لمحے
اسی ملازم نے اسے پکارا تھا۔ وہ کھٹکتی واپس
پلی۔ وہ عجیب اڑے حواس لیے اسٹڈی کے
دروازے پر کھڑا تھا۔



"اندر بلایا ہے بوس نے۔۔" عینا نے بے اختیار
ارد گرد دیکھا۔ اور اسے دروازے کے دونوں
جانب دیواروں پر لگے کیمرے منہ چڑاتے نظر
آگئے تھے۔

"لل۔۔ لیکن تم نے تو۔۔" مگر وہ مزید کچھ کہے
اندر بڑھ گیا ناچار اسے بھی تقلید کرنی پڑی تھی۔
اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی صوفوں پر دو لمبے
چوڑے شخص براجمان تھے۔ نیوی بلو شرٹ اور
پینٹ میں ملبوس 'وہ' بازو صوفے کی پشت پر
رکھا دو انگلیاں لبوں پر رکھے اسی کی جانب
متوجہ تھا۔ جبکہ دوسرا سیاہ تھری پیس میں ملبوس



تخص کسی فائل کو اسٹڈی کرنے میں مصروف
تھا۔ ان لوگوں پر ایک نظر ڈالتے ہی کسی بڑے
سے بڑے طرم خان کا خون بھی سلب ہو سکتا
تھا۔ اور وہ تو پھر ایک کمزور دل والی لڑکی تھی۔
اس نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔ اور وہیں قدم
روک گئی جبکہ ملازم آگے براق کی جانب بڑھ
گیا تھا اور فائل اسے تھما دی۔ مگر براق نے ایک
نظر بھی اس پر یا فائل پر نہ ڈالی تھی کیونکہ
اسکی نگاہیں فش ٹیل باندھی سیاہ کوٹ پینٹ اور
وائٹ شرٹ میں ملبوس اس ہری آنکھوں والی
چڑیل پر تھیں۔



"آؤٹ۔۔" براق کا اتنا کہنا تھا۔ اور وہ ملازم اگلے
تین سیکنڈ میں کمرے سے غائب تھا۔ عینا نے
اپنے خشک پڑتے لب تر کیے تھے۔ اب کمرے
میں صرف وہ تینوں تھے۔ مگر نجانے کیوں وہ
اس وقت اتنی ان کمفرٹبل نہ تھی جتنا صرف
براق کے ساتھ اکیلے ہونے پر ہوتی تھی۔

"ریزورٹ کے اس حصے میں ایسا۔۔" سیاہ سوٹ
میں ملبوس شخص نے ڈاڑھی کھجاتے ایک پیپر
اسکی جانب بڑھایا تھا۔ مگر براق کو اپنی جانب
متوجہ نہ دیکھ اسکی نگاہوں کا تعاقب کرتے اس
نے گردن موڑی تھی۔ وہیں عینا کی نگاہ بھی اس



تخص تک گئی تھی جو بلکل آدم کی کاربن کاپی
تھا۔ اس وقت اس شخص کی آنکھوں میں ابھرتا
شاک اس نے واضح دیکھا تھا۔ جا جھٹکے سے
گردن گھماتے واپس براق کی جانب متوجہ ہوا
تھا۔

"براق۔۔۔"

"یہاں آؤ۔۔۔" اس نے تبریز کی بات کاٹتے عینا
کو نزدیک بلایا تھا۔ اور تبریز نے بے یقینی سے عینا
کو اسکی سمت بڑھتے دیکھا تھا۔



"واٹ از شی ڈونگ ہیئر۔۔؟" تبریز نے انتہائی
سرد مگر بھنجی ہوئی آواز میں سوال پوچھا تھا۔
براق نے آنکھوں میں چیلینج لیے اسے دیکھا۔

"اپنی بیوقوفیوں کی سزا بھگت رہی ہے۔۔" اور
اسکا جواب عینا نے واضح طور پر سنا تھا شاید یہ
جان کر اسے سنانے کے لیے ہی بلند آواز میں کہا
گیا تھا۔ لب بھینچتی ٹیبل سے کچھ فاصلے پر آرکی۔

"کیا میج کیا تھا تم نے مجھے۔۔؟" تبریز نے ابھی
مگر غصیلی نگاہوں سے لب بھینچے کھڑی اس لڑکی



کو دیکھا۔ جسے شاید اندازہ ہی نہ تھا وہ کس کے
چنگل میں آچکی تھی۔

"سریور اکاؤنٹ نمبر۔۔!!" اور براق سر صوفے
کی پشت پر پھینکتا بے ساختہ قبضہ لگا گیا۔ مگر عجیب
تمش سی تھی اس قبضے میں۔ "دیکھ رہا ہے۔۔ میں
لوگوں کو پیسہ بانٹتا ہوں اور یہ مجھے دینے آئی
ہے۔۔" تبریز کے چہرے کے تاثرات اب بھی نہ
بدلے تھے۔ جبکہ عینا کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"کتنا دو گی میری پہنچ سے دور بھاگنے
کا۔۔؟" اسکے تڑپک آمیز لہجے پر عینا کو احساس



بھی نہ ہوا کہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھرنے
لگے تھے۔ وہ شخص بڑے دھڑلے سے اپنی آوارہ
مزاجی کے قصے دوسروں کے سامنے کھول کر
سناتا تھا اور عینا مراط کو زندہ درگور کر رہا تھا۔

"براق۔۔ کیا بکواس ہے یہ۔۔" تبریز غصیلے لہجے
میں کہتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عینا نے
سمتے اسکی جانب دیکھا۔ وہ جو بھی شخص تھا اسے
یقیناً اپنی زندگی سے پیار نہیں تھا جیسا براق
آلید کے سامنے اس طرح بول گیا تھا۔ مگر اس
سے بھی بڑی حیرت کی بات یہ تھی براق کا
کوئی ردِ عمل نہ آیا تھا۔



"میری باتیں بکواس لگ رہیں تو جا سکتا ہے۔۔
دروازہ تیرے پیچھے ہے۔۔ ویسے بھی اب مجھے
مزید کچھ ڈسکس نہیں کرنا۔" تبریز نے کھولتے
ہوئے اسکی جانب دیکھا جس کی نگاہیں بار بار
اسکے پیچھے کھڑی عینا تک جارہیں تھیں اور پلٹ
کر عینا کی سمت دیکھا۔ جو نم آنکھیں لیے گم صم
کھڑی تھی۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟" اسکے
سخت انداز میں کیے سوال پر وہ چونکتی بوکھلاہٹ
کا شکار ہو گئی۔



"مم۔۔ میں جاب۔۔ جاب کرتی ہوں یہاں۔۔"

"جاب۔۔!!! تم تو ریسلنگ جیتنے والی لڑکی ہو
نا۔۔؟" اور عینا کو لگا اس کا چہرہ دہک اٹھا ہو۔
اس وقت اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ نگاہ اٹھا
کر براق کی جانب دیکھ لیتی۔

"آئی۔۔ آئی ایم سوری۔۔ میں۔۔"

"انف۔۔ اور تو جا۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتا براق
بھاری لہجے میں کہتا ٹوک گیا۔



"کیوں۔۔ کیوں جاؤں میں۔۔؟" تبریز بھی اسکے سامنے آتا دو بدو ہوا۔ وہ سمجھ گیا تھا براق نے اس لڑکی کو یہاں کیوں رکھا ہوا تھا یقیناً اس کا اب تک اس لڑکی سے مطلب نہیں نکلا تھا۔ مگر براق نے آج تک کسی لڑکی کو یوں اپنے گھر کا بندی بنا کر نہیں رکھا تھا۔ وہ جانتا تھا اس نے عورت ذات کو نہ تو کبھی اتنی اہمیت دی تھی نہ توجہ۔ اور آج اسکا بدلا روپ اسے بڑی طرح کھٹک رہا تھا۔

"کیونکہ مجھے ضرورت سے زیادہ اپنے گھر پر کسی کا ٹھہرنا پسند نہیں۔۔" پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ



پھنسنا بڑے ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا۔ تبریز کو کوئی فرق نہ پڑا۔ مگر اسکی آنکھوں میں ابھرتا چیلنج ایک پل کے لیے اسے ورنگ دے گیا تھا۔ جو اس کے لیے تو نہیں مگر اسکے برابر میں کھڑی لڑکی کے لیے ضرور نقصان دہ ہو سکتی تھی۔ اور نجانے کیوں اسے اس وقت اس بے ضرر لڑکی پر بے انتہا ترس آیا تھا۔

"یہ بات یہاں ختم نہیں ہوئی ابھی۔" ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھاتا تبریز اسے تنبیہ کرتا ایک نظر عینا پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا تھا۔ عینا نے بے یقینی کے عالم میں اسے دروازے سے



باہر نکلتا دیکھا تھا۔ اور براق جو چہرے پر تمسخر
لیے کھڑا تھا عینا کو آس بھری نگاہوں سے
دروازہ گھورتا دیکھ بھنویں سکیرتا اسکی جانب قدم
بڑھا گیا۔

"سب کو لگتا ہے تم بڑی معصوم ہو۔" اس کی
بلکل نزدیک سے ابھرتی آواز پر عینا اچھل پڑی
تھی۔ اور خوف زدہ ہوتے اسکی سمت
دیکھا۔ "انہیں پتہ ہی نہیں کتنی شاطر ہو۔۔ کیسے
کیسے جال بن رہی ہو۔" اسکی قربت اور الزامات
پر عینا کی رنگت زرد پڑنے لگی۔



"کون سے جال۔۔ میں بس تم۔۔ تمہا اکاؤنٹ۔۔"

"شٹ اپ۔۔!! تمہیں لگتا ہے تم پر سکون ماحول
میں میری ناک کے نیچے کام کرتی رہو گی اور
پھر مجھے ہی برا کر نکل جاؤ گی۔۔؟" اسکی آنکھوں
میں اب آہستہ آہستہ جلال ابھر رہا تھا۔ عینا سن
ہوتے دماغ کے ساتھ صوفے کی پشت سے لگی
پچھے کھسنے لگی۔ مگر وہ صوفے پر ہاتھ رکھتا اسے
وہیں منجمد کر گیا۔

"جس دن میرا ضبط ٹوٹا یا میرا دماغ گھوما۔۔ میں
وہ کروں گا کہ تم سوچ بھی نہیں



سکتیں۔۔۔" اسکی دھمکی پر عینا کی آنکھ سے آنسو
ٹوٹ کر گرا تھا۔ اس وقت اسکی آنکھوں میں
اتنی بے یقینی اور شک تھا کہ وہ بس اسے دیکھتی
رہی۔ اور دیکھ تو براق بھی رہا تھا۔ ان گہری ہری
آنکھوں میں۔۔۔!! اور یہ اسی کا کمال تھا جو ان
آنکھوں میں دیکھ کر ان کے سحر اور چھل سے
بچ کر نکل جاتا اور وہ نکل آیا تھا۔ لبوں پر
زہر خند مسکراہٹ لیے اسکے چہرے کی جانب
ہاتھ بڑھانا چاہا تھا مگر عینا ہمیشہ کی طرح جھٹک
گئی۔



"تم سے بڑا دھوکے باز میں نے زندگی میں
نہیں دیکھا۔۔ جب میں قرض اتار دوں گی میرا تم
سے کوئی لینا دینا نہیں ہوگا۔۔ سمجھ آئی
تمہارے۔۔!!!" وہ رندھی ہوئی آواز میں چیخ
رہی تھی یا شاید خود کو یقین دلا رہی تھی۔

"وی ول سی۔۔ مگر ابھی کئی ماہ ہیں تمہارے پاس
بھی اور میرے پاس بھی۔۔ شاید تب تک تم خود
میرے قدموں میں اپنا دل رکھ دو۔۔" عینا کا
دل چاہا اسکا شخص کا یہ مغرور چہرہ نوج لے۔



"بینک اکاؤنٹ نمبر۔۔!!" اس نے بغیر کسی
فضول سوال کا جواب دیے ٹو دی پوائنٹ بات
کی تھی۔

"اور اگر میں کیش لینا چاہوں۔۔؟"

"مجھے تم پر یقین نہیں۔۔ تم مکر سکتے ہو۔۔" براق
نے ابرو اچکائی تھی اسکی چالاکی پر۔ مگر اس
بیوقوف کو یہ نہیں معلوم تھا کہ براق آلیا وہ
شخص تھا جو بینکس خرید کر ان کے ریکارڈز
غائب بھی کروادیتا اور فیک ریکارڈز بنوا بھی دیتا۔



"یعنی یہ ٹرانزیکشنز ثبوت ہوں گی۔۔؟ گڈ ویری
گڈ۔۔" وہ اسکی چھوٹی سی چال پر لطف اندوز ہوتا
پینٹ کی پچھلی پاکٹ سے والٹ نکال گیا۔

"مگر تمہیں لگتا ہے تم یہ ساری ٹرانزیکشنز کر پاؤ
گی۔۔؟" اپنا Amex card اسکی جانب بڑھاتا
وہ انگلیوں پر ٹوئسٹ کر گیا۔ عینا نے تھوک لگاتے
اس پلاٹینم کارڈ کو دیکھا تھا۔ جس پر اس کا
اکاؤنٹ نمبر لکھا تھا۔ شاید اس کارڈ کی اینول فیس
بھی اسکی انشالمنٹس سے زیادہ ہو اور یہ شخص
اسے اسی غرور کے نیچے دبانے کی کوششوں میں
تھا۔ مگر وہ ذلت کا گلہ دباتی اسکے ہاتھ سے کارڈ



لے گئی تھی۔ اور جلدی سے اسکا نمبر نوٹ کرتی
وہیں صوفے کے کنارے کارڈ رکھ کر ایک
جانب سے نکل رہی تھی مگر وہ کلائی تھام گیا۔

"عینا مرا ط۔!! میرا ضبط کمال ہے۔۔ آزماؤ۔۔ مگر
جب یہ ٹوٹا تو تمہیں بھی توڑوں گا میں۔۔ اور
نئے سرے سے بناؤں گا۔" اسکی سرد تنبیہ
بھری آواز عینا کے وجود پر چیونٹیاں رینگوا گئی
تھی۔ مگر اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔ کہنی سے
گرفت غائب ہو چکی تھی۔ اور وہ پھر ایک لمحے
کے لیے بھی اس کمرے میں نہ رکی تھی۔



"مسٹر سنان۔۔ میری بات غور سے سنیں۔۔" منہا کی فائل بند کرتے ڈاکٹر ان کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ آپریشن کامیاب ہوا تھا۔ منہا کی سرجری ہو چکی تھی۔ مگر اس وقت وہ دواؤں کے زیر اثر تھی۔ جبکہ مشال اور باسل باہر بیٹھے انتظارا کر رہے تھے۔ اور جیولز کو انہوں نے بعد میں مل کر تفصیلی بات کرنے کا کہہ کر ہوٹل بھیج دیا تھا جہاں وہ اسے کر رہی تھی۔

"جی ڈاکٹر صاحب بولیں۔۔"



"منہا کی سرجری تو ہم نے کر دی ہے۔۔ اور وہ
صحیح بھی ہو جائیں گی مگر۔۔"

"مگر کیا ڈاکٹر صاحب۔۔" وہ بے چین ہوتے ٹیبل
پر دونوں ہاتھ دھر گئے۔

"ان کی یہ بیماری ایسی ہے کہ آج تو سہی ہے
مگر زندگی میں کبھی بھی آئندہ چند سال بعد۔۔
چاہے پانچ سال ہوں یا دس سال یہ بیماری پھر
اٹیک کرے گی۔۔" سنان صاحب کو لگا ان کا
وجود سن ہو گیا ہو۔ ابھی وہ بیٹی کے کامیاب
آپریشن پر صحیح طرح خوش بھی نہ ہو پائے تھے



اور یہ ڈاکٹر کیا خبر سنا رہا تھا۔ "اس لیے انہیں
بہت دیکھ بھال اور محبت کی ضرورت ہے۔۔
کیونکہ اگر زندگی میں پھر کبھی انکی حالت بگڑی
تو۔۔!" اور ڈاکٹر خاموش کیوں ہوا تھا یہ بات
سنان صاحب کا دل بند کر گئی تھی۔ یعنی ان کی
بیٹی کی کسی بھی وقت زندگی کی ڈور ٹوٹ سکتی
تھی۔ یہ کیسا بھیانک وقت تھا جہاں وہ بیٹی کے
ہوش میں آنے کے منتظر تھے وہیں یہ بھیانک
خبر ان کے دل پر نیا صدمہ لگا گئی تھی۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔ میں صرف آپ کو آگاہ
کر رہا تھا۔۔ فلحال وہ بالکل ٹھیک ہیں اور اسی طرح



چلتی رہیں پراپر ڈائٹ اور ریگولر ایکسرسائز۔۔ اور
اسٹریس فری دماغ انہیں اس بیماری سے دور
رکھے گا۔۔" ڈاکٹر نے ان کی زرد پڑتی شکل دیکھ
کر حوصلہ مند انداز میں کہا تھا۔ سنان صاحب
گہری سانس بھر کر رہ گئے۔

"میری بیٹی کو ہوش کب تک آئے گا۔۔؟"

"شام تک انسٹیتھیزیا کا اثر ختم ہو جائے گا اسکے
بعد آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔"



"لوکا کے آدمی آئے تھے۔۔۔ کچھ گنز کے نئے
سیمپلز، کے ساتھ۔۔۔" وہ کلب میں بیٹھا۔ ویڈ سے
بھری سگریٹ کے کش بھر رہا تھا۔ جب تبریز
نے اسے یہ اطلاع دی تھی۔

"میں نے گودام میں رکھنے کو کہا ہے ابھی۔۔
کوئی فائنل جواب نہیں دیا۔۔۔" براق نے نشے
سے سرخی ہوتی آنکھوں سے اسکی سمت دیکھا۔

"یہ کس بات کا دانا ڈالنے میں لگا ہے۔۔۔؟" اس کے
سوال پر تبریز انجان بنتا کندھے اچکا گیا۔



"کہہ رہا تھا کو لمبیز اس کے ساتھ بھی گیم
کر رہے ہیں۔۔" براق طنزیہ مسکرا دیا۔

"یہ بالکل لومڑی جیسا ہے۔۔ ادھر کو لمبیز سے بنا
کر رکھنا چاہتا ہے ادھر ہم سے۔۔ مگر اسے یہ
نہیں معلوم کہ ہمارے آدمی اسکی گینگ میں بیٹھے
ہیں۔۔" سر جھٹکتا ڈانس فلور پر رقص کرتی
حسیناؤں پر اپنی سرد نظریں جما گیا۔ اور تبریز اس
پر۔۔!! دونوں میں چند لمحے کی خاموشی رہی تھی
جب تبریز ہی بولا تھا۔



"براق۔۔!!" ٹیبل پر رکھا گلاس اٹھاتے براق
نے جلتی بجھتی نیون لائٹس میں تبریز کی جانب
دیکھا۔ "مجھے بات کرنی ہے تجھ سے۔۔" وہ اب
بھی نہ بولا تھا بس ایک سوالیہ نگاہ اس پر ڈالی
تھی۔

"اسکا پیچھا چھوڑ دے۔۔!" پہلے تو براق کی
ناجیجی سے بھنوس سکڑیں تھیں۔ مگر اسکا مفہوم
سمجھتے اس نے ایک ابرو اچکا کر دیکھا۔

"دیکھ وہ تیرے ٹائپ کی نہیں ہے۔۔ یہ میں
بھی جانتا ہوں اور تو بھی۔۔" گلاس میں موجود



مشروب لبوں سے لگتا ایک جھٹکے سے حلق میں
اتار گیا۔

"تجھے فرسٹریشن ہے میں جانتا ہوں تو تو ان سے
نکال۔۔ یہ ہر وقت تیرے آس پاس ہیں تجھے کمی
ہے کیا کوئی۔۔" تبریز نے ارد گرد پھرتیں نیم
عریاں لڑکیوں کی جانب اشارہ کیا تھا۔ جن میں
سے براق ایک کو بھی اشارہ کر دیتا تو وہ دوڑی
چلی آتی۔

"اور مجھے پتہ چلا ہے پچھلے ایک مہینے سے تو کسی
کو اپنے ساتھ ہوٹل لے کر نہیں گیا۔" دراصل

..



تبریز کو یہی بات کھٹک رہی تھی۔ وہ اس لڑکی کو
چیلنج سے زیادہ انا کا مسئلہ بناتا جا رہا تھا۔ اور وہ
چاہتا تھا براق کا دماغ اس جانب سے ہٹ
جائے۔ براق نے انتہائی ناگواری سے اسکی سمت
دیکھا۔

"تو میری جاسوسی کر رہا ہے۔۔"

"ہاں ہمیشہ کرواتا ہوں۔۔ جیسے تو نے میرے
پچھے لگوائے ہوئے ہیں۔۔" اس نے بلا تامل قبول
کیا تھا۔ اور براق کے منہ میں جیسے کڑواہٹ گھل
گئی۔



"تو اس مخبری کے بعد تو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ میں سیدھے راستے پر آرہا ہوں۔۔" مگر یہ کہتے وقت جو کمینگی بھری مسکراہٹ براق کے چہرے پر ابھری تھی تبریز کو سلگا گئی۔

"تیری کمینگیاں میں جانتا ہوں۔۔ یہ کھیل اس سے کھیلو جو تجھے جانتا نہ ہو۔۔ اس لڑکی سے دور رہ براق۔۔ وہ ہماری دنیا کی نہیں ہے۔۔"

"تجھے کیوں اسکی اتنی فکر چڑی ہے۔۔ بہن تو نہیں بنا لیا۔۔؟" سگریٹ کا گہرہ کش بھرتا مزے سے بولا۔ اور تبریز اسے گھورتا رہا۔

--

--



"قسم سے وہ لڑکی جتنی انوسینٹ لگ رہی ہے
ایسی ہی وائبر آرہی ہیں۔۔" براق کا سگریٹ منہ
میں لے جاتا ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر گیا۔

"اور میں بتاؤں۔۔ مجھے کیسی وائبر آتی ہیں اسے
دیکھ کر۔۔؟" اسکے لہجے سے ٹپکتی خباثت اور معنی
خیزی نے تبریز کو جگہ سے اٹھنے پر مجبور کر دیا۔

"تیرے دماغ کا خناس سننے کا وقت نہیں ہے
میرے پاس۔۔ میں بس تجھے وارن کر رہا ہوں
ابھی پیچھے ہٹ جا ورنہ نقصان۔۔"



"نقصان میرے حصے میں بھی نہیں آئے گا
تبریز ضمیر۔۔ اور تو دیکھے گا وہ کیسے میرے آگے
گٹھنے ٹیکے گی۔۔" اسکے اٹل اور سرد لہجے نے
تبریز کو مزید کچھ کہنے سے روک دیا تھا۔ اور وہ
بغیر کچھ کہے وہاں سے نکل گیا۔ براق نے ایک
طیش بھری نگاہ اسکی دور جاتی پشت پر ڈالی تھی۔
اور گلاس لبوں سے لگانا صوفے کی پشت سے سر
نکا گیا۔ اسکے سر پر عجیب نیلی پیلی لائسنس جلتیں
دماغ مزید گھوما رہیں تھیں۔

موبائل نکالتے عینا کی چیٹ پر کلک کیا تھا۔ جہاں
تین دن پہلے اس نے اسکا اکاؤنٹ نمبر مانگا تھا۔



اور اس کے بعد اسی دن اس کے اکاؤنٹ میں
پہلی قسط بھیج دی گئی تھی۔ مگر اس دن کے بعد
سے وہ نظر نہیں آئی تھی۔ تین دن۔۔۔!! وہ
تین دن سے چھٹی کر رہی تھی۔۔۔!! جس کا بہانہ
اس نے بیماری کا بنایا تھا۔ مگر وہ جانتا تھا عینا
مراٹھ اس دن اسٹڈی میں ہوئی گفتگو کے بعد
خوف زدہ ہوئی تھی۔ اور اب اس سے چھپنے اور
بچاؤ کی کوششوں میں تھی۔ ایک آخری کش بھر
کر سگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتا اٹھ کھڑا ہوا۔
اسکا رخ باہر کی جانب تھا۔ کار میں بیٹھتے اس
نے بس ایک نگاہ میکس کو دیکھا تھا۔



"اس کے گھر۔۔!" اور میکس ڈرائیور کو کار
چلانے کا اشارہ کر گیا۔

"کچھ پتہ چلا پولیس کو۔۔؟"

"نہیں۔۔ اب تک تو کوئی ہیلپ نہیں کی ان
لوگوں نے۔۔ اور مجھے پتا ہے آگے بھی کچھ نہیں
کریں گے۔۔" بلو ٹٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں
ملبوس وہ اس وقت لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی
ایکس سے گفتگو میں مصروف تھی۔ جو آج کل



کیفے کی نئے سرے سے سیٹنگ کی وجہ سے بہت
مصروف تھا۔ اور پریشان بھی۔۔!! مگر عینا اس
دن کے بعد سے اسکے کیفے نہیں گئی تھی۔ وہ
مزید اس بیچارے کا نقصان نہیں کروانا چاہتی
تھی۔

"اور سیٹنگ کہاں تک پہنچی۔۔ میری طبیعت ٹھیک
نہیں ورنہ میں خود دیکھنے آتی۔۔" اس نے جان
کر عزز تراشا تھا۔ اور یہ بات اسے مزید شرمندہ
بھی کر گئی تھی۔



"کوئی بات نہیں عینا۔۔ سیڈنگ سلو سلو ہی ہو رہی تھی۔۔ تم بتاؤ بخار اتر اتمہارا۔۔" وہ ایسا ہی تھا صاف دل کا۔ عینا کو بے اختیار اس پر ترس آیا تھا۔ جو بلاوجہ ہی اس سائیکو کا نشانہ بن چکا تھا۔

"مم۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ بخار بھی کم ہے۔۔" ابھی وہ اس سے بات ہی کر رہی تھی کہ اس کے موبائل پر ایک اور کال آگئی۔ "ہولڈ آن ایلیکس۔۔" اس نے کان سے موبائل ہٹایا مگر پرائیویٹ نمبر اسکرین پر جگمگاتا دیکھ اسکا رنگ لمحے میں پھیکا پڑا تھا۔ رات کے اس پہر کیوں



کال کر رہا تھا وہ۔۔؟ صرف اس شخص کے خوف
کے سبب وہ کام سے بے سبب چھٹیاں کر رہی
تھی۔ ان تین دنوں میں اس نے بس نیا راستہ
تلاشنے کی کوششیں کیں تھیں۔

"مم۔۔ میں تم سے بعد میں بعد کرتی ہوں
ایکس۔۔" اسکی کال کاٹتے موبائل ہاتھ میں تھامی
اسکرین گھورنے لگی۔ جو ایک بار پھر بجنے لگا تھا۔
مگر اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ یہ کال ریسپو
کرتی۔ جب اس کی اسکرین پر ایک میج ابھرا تھا
جو اسکے قدموں کے نیچے سے زمین نکال گیا۔



"تمہارے گھر کے باہر ہوں میں۔۔۔!!"

جاری ہے

Kitab Chehra Novels

ZubinoNovelszone.com



رقم نوکر

قسط ۱۲

"تمہارے گھر کے باہر ہوں میں۔۔۔!" اس
کے ہاتھ سے موبائل چھوٹا نیچے کارپیٹ پر
گرا تھا۔ اور نگاہ بے اختیار ونڈو کی جانب گئی۔
وہ باہر تھا۔؟ اسکے گھر کے باہر۔۔۔؟ لیکن
کیوں۔۔۔؟ اور اس کیوں کو سوچتے اسکی روح



فنا ہونے لگی تھی۔ اس وقت وہ گھر پر تنہا
تھی اوزان گیراج میں۔!!

"یا اللہ۔!!" اپنی بے قابو ہوتی دھڑکن اور
لرزتی ٹانگوں کے ساتھ وہ ونڈو کی جانب قدم
بڑھا گئی۔ اسے اب بھی یقین نہ تھا۔ شاید وہ
جھوٹ بول رہا ہو۔ شاید صرف اسے خوفزدہ
کرے کی ایک نئی چال ہو۔ سفید پھول دار
پردے کی اوٹ میں ہوتے اس نے باہر جھانکا
تھا۔ اور باہر کا منظر اسکا دل حلق میں لے



آیا۔ اسکے گھر کے باہر اس وقت چار کاریں
کھڑی تھیں۔ تین مرسدیز اور ایک رینج
روور۔!!

لاؤنج کی پراسرار خاموشی میں یکدم ہی
موبائل کی رنگ ٹون بجی تھی۔ اور وہ پلٹتی
اپنی بے ساختہ چیخ دہانے کے لیے منہ پر ہاتھ
جما گئی۔ مگر آنسو تیزی سے آنکھوں سے گرنا
شروع ہو چکے تھے۔ وہ کیوں کر رہا تھا یہ
سب۔۔؟ اس طرح ذہنی افیت دینے کا کیا
مقصد تھا۔؟ نزدیک جاتے کارپیٹ پر پڑا



موبائل اٹھایا جہاں اب بھی اس کی کال آرہی
تھی۔ اور اس بار دل کڑا کرتی کال ریسو
کر گئی۔

"ہے۔۔۔ ہیلو۔۔۔!!"

"باہر آؤ۔۔۔!!"

"کلکیا مطلب۔۔۔!!"

"باہر۔۔۔ آؤ۔۔۔!!"



"نہیں۔۔ میں گھر پر نہیں ہوں۔۔" ایک نظر
کھڑکی کی سمت دیکھا۔ ہاں وہ یہ جھوٹ بول
سکتی تھی۔ گھر میں اس وقت نیم اندھیرا تھا۔ وہ
اس بات کا سہارا لے سکتی تھی۔ مگر براق کا
اگلا جملہ اسکا دماغ بھک سے اڑا گیا۔

"تمہیں لگتا ہے تم ونڈو سے مجھے جھانک کر
دیکھو گی۔۔ اور میں یہ نہیں نوٹس کروں
گا۔۔؟" عینا نے اپنے آنسو ضبط کرتے بال
نوج ڈالے۔ یہ شخص اسے پاگل کر رہا تھا۔ اگر



کوئی اس طرح گھر کے باہر کاریں کھڑی دیکھ
لیتا پھر۔۔؟

"تم۔۔ تم آخر چاہتے کیا ہو۔۔۔؟" وہ بولی
نہیں تھی چینی تھی۔۔ رندھی ہوئی آواز
میں۔۔

"باہر آؤ۔۔" وہی سرد بے تاثر لہجہ۔۔۔

"للیکن۔۔ کیوں۔۔ میں۔۔ میں نہیں آسکتی۔۔
اگ۔۔ اگر کسی۔۔"



"ٹھیک ہے پھر میں اندر آ رہا ہوں۔"

"نہیں۔۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔" اتنا کہتی

وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی اور

جتنے لاک اور کنڈیاں تھیں سب مقفل

کر دیں۔

"تمہیں لگتا ہے یہ ایک دروازہ تمہیں مجھ

سے بچا سکتا ہے۔؟" اسکا زنگ لگی کنڈی بند

کرتا ہاتھ بیچ میں ہی تھم گیا۔ اور آنسو کلائی پر

گرے تھے۔ کیا غلط کہہ رہا تھا وہ۔؟ اس جیسا



باڈی بلڈر ایسے کئی دروازے صرف ایک ہاتھ
سے توڑ سکتا تھا۔۔ پھر کیوں خود کو پاگل بنا
رہی تھی وہ۔؟

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں تم۔۔۔ باہر۔۔
آ رہی۔۔۔ ہو۔۔۔ یا۔۔۔ میں۔۔۔ اندر۔۔۔
آؤں۔۔۔؟" اس بار آنسوؤں کے ساتھ ایک اور
جذبہ تھا جو مزید شدت سے ابھرا تھا اور وہ
تھا غیص۔۔!! کال کاٹتے کھوئی پر لگی اپنی
ہوڈی پہنی اور دروازہ کھولتی گھر سے نکل
گئی۔ اسے اس وقت اس بات کی بھی پرواہ نہ



تھی کہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔
وہ قریب پہنچی تو گاڑی سے میکس برآمد ہوا
تھا۔ عینا نے ایک انتہائی نفرت بھری نگاہ اس
پر ڈالی تھی جو اسکے لیے بیک ڈور کھول رہا
تھا۔

"اندر بیٹھیں مس مراٹ۔" اسے اپنی جگہ پر
جما دیکھ میکس نے نرمی سے کہا تھا۔ اور نچلا
لب سختی سے دانتوں تلے دبائی کار میں بیٹھ
گئی اسکے بیٹھتے ہی دروازہ بند کیا جا چکا تھا۔
عینا نے ایک قہر آلود نگاہ اس شخص پر ڈالی

..



تھی۔ جو بے نیاز بنا بیٹھا ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا۔ جیسے موبائل پر یہ نہیں بلکہ کوئی اور تھا۔

"کیوں آئے ہو یہاں تم۔۔۔؟" اسکی خاموشی پر وہ مزید ضبط نہ رہ سکی۔ اور براق نے اپنی نشتے سے سرخ ہوتی نگاہیں اسکی جانب موڑ لیں۔

"کس سے بات کر رہیں تھیں رات کے اس وقت۔۔۔؟" اپنے سوال کے جواب میں کیے گئے سوال پر اس کی نا سچھی سے بھنویں



سکڑیں تھیں۔ مگر براق کے سرد تاثرات میں
کوئی تبدیلی نہ آئی۔

"جب۔۔ میں نے۔۔ تمہیں کال کی تم کسی
سے بات کر رہیں تھیں۔۔ کس سے۔۔؟"

"کیا مطلب۔۔؟ اور تم مجھ سے یہ پوچھنے اپنی
فوج یہاں لائے ہو۔۔؟" وہ غصے سے پاگل نہ
ہوتی تو اور کیا کرتی۔ یہ شخص آہستہ آہستہ
اسکی زندگی اسکے حواس پر سوار ہو رہا تھا۔



"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔" اس
نے اپنی جگہ سے حرکت کی تھی۔ اور عینا
بے اختیار دروازے سے چپکتی ہینڈل تھام گئی۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔" اسکی جرأت پر
براق کی آنکھوں چھوٹی ہوئیں تھیں۔

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کس۔۔۔

۔۔۔۔۔ فون۔۔۔۔۔ بات۔۔۔۔۔ کر رہیں۔۔۔۔۔
تھیں۔۔ اور اگر اب میرے سوال کو جواب نہ
آیا۔ تمہارے سامنے تمہارا موبائل چھان ماروں



گا۔" اس کے سنلین لہجے پر عینا کی رنگت نچڑ کر رہ گئی۔ وہ شا کڈ بیٹھی اس سکی کو دیکھ رہی تھی۔ کیا وہ بتا سکتی تھی کہ اس وقت کس سے بات کر رہی تھی۔؟

"عینا۔۔!!" کار میں اسکی گھمبیر مردانہ آواز گونجی تھی۔ عینا کی نظریں دھندلانے لگیں۔ اس نے براق کا کسرتی ہاتھ اپنی جانب بڑھتا دیکھا تھا۔



"سینڈرا۔۔ سینڈرا سے بات کر رہی تھی۔۔" اور
وہ ہاتھ پیچ میں ہی ٹھہر گیا۔ اس نے براق کی
شاٹر گہری نگاہیں اپنے چہرے پر گڑھتی
دیکھیں تھیں۔ وہ فوراً نظریں پھیر گئی۔ اس
شخص کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ بولنا اور
پھر قائم بھی رہنا کس قدر ناممکن کام تھا اس
پل اسے محسوس ہو رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"تین دن۔۔ تین دن سے غائب ہو
وجہ۔۔؟"



"میں۔۔" خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیری
تھی۔ "میں نے مسٹر فلکس کو انفارم۔۔" براق
ایک جھٹکے میں اسکا ہوڈی میں چھپا بازو اپنی
آہنی گرفت میں لے گیا۔ "کیا کہا تھا میں
نے۔۔؟" عینا نے سرد پڑتے اسکی سرخ خوف
ناک آنکھوں اور بازو پر موجود گرفت
دیکھی۔ "جواب دو کیا کہا تھا میں نے۔۔؟
تمہارا تعلق مجھ سے ہے۔۔ فلکس سے نہیں۔۔
اگر تم لیو بھی لو گی تو مجھ سے لو گی۔۔
جواب دو۔۔" عینا نے اسکی گرفت سے بازو
نکالنے کے لیے جھٹکا اور بٹن پریس کرتی اپنی



جانب کا دروازہ کھول گئی۔ باہر چلتی سرد ہوا
اب کار کے اندر داخل ہونے لگی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ تم نے ایسا کچھ نہیں کہا
تھا۔۔۔ اور اگر ایسا ہے بھی تو یہ بات مسٹر
فلکس کو جا کر بولو۔ تاکہ وہ مجھ سے سوال نہ
کریں۔۔۔" اسے نہیں پتہ تھا اس میں یہ ہمت
کہاں سے آئی تھی جو اتنا بول گئی تھی۔ مگر
باہر سے آتی ہوا اسے دانت کھٹکانے پر مجبور
کر گئی۔



"آئندہ۔۔ تم مجھ سے پوچھو گی۔۔ سمجھ آئی۔۔
اور اس طرح اگر جھوٹ کہہ کر لیو لی۔۔ ایسی
ویکیشنز پر لے کر جاؤں گا جہاں ہم دونوں
کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔" اسکے سن ہوتے
وجود کو دیکھتا انتہائی نرمی سے اسکے چہرے پر
آئی لٹ کان کے پیچھے کر گیا۔ "پھر کرتی رہنا
بیماری کے بہانے اور مجھ سے فرار کی
کوششیں۔۔" عینا کے پیرالائز وجود نے اس
شخص کا ہاتھ اپنی جانب بڑھتا دیکھا تھا۔ مگر وہ
جھٹک نہ سکی تھی۔ کتنا شاطر۔۔ کتنا غلیظ تھا یہ



شخص۔۔ ایسے ہی تو نفرت نہ تھی عینا کو اس
سے۔۔!!

"ہاتھ۔۔ چھوڑو۔۔!!" اس نے رخسار پر بہتے
آنسوؤں کو صاف کرنے کی زحمت نہ کی
تھی۔۔ اب تو یہ معمول تھا۔ ان آنسوؤں کا تو
اب اس شخص سے ایک تعلق بن چکا تھا۔ پھر
وہ کیسے چھپا سکتی تھی انہیں اس سے۔۔؟

"تمہیں معلوم ہے۔۔ میں آج تک کسی کے
گھر کے باہر اس طرح نہیں کھڑا ہوا۔۔" ذرا



سا جھکتے ایک گھمبیر سرگوشی کی تھی۔ اور وہ
بدک کر دور ہوئی۔ جیسے اس شخص کو موذی
مرض لاحق ہو۔

"میں وارن کر رہا ہوں تمہیں۔۔۔ رحم کھاؤ خود
پر۔۔۔ کیونکہ جس دن میرا ضبط ٹوٹا میں بالکل
نہیں کھاؤں گا۔" اسکی ہراساں آنکھوں میں
دیکھتا وہ بازو چھوڑ گیا تھا۔ مگر عینا نہیں ہلی۔ وہ
وہیں جمی اسے دیکھ رہی تھی۔ براق سیدھا ہوتا
سگریٹ سلگا گیا۔



"کل سے مجھے جاب پر نظر آؤ۔۔ سمجھ
آئی۔۔" اسکی سگریٹ کا دھواں کار میں پھیلا
تھا اور عینا جیسے اس شخص کے منتر سے آزاد
ہوئی تھی۔ کار سے نکلتی تیزی سے گھر کی
سمت بڑھ گئی۔

"بابا۔۔!!" سنان صاحب بالکٹی میں کھڑے
تھے۔ مشال انکے پاس کافی لیے چلی آئی۔ وہ
اپنا مگ تھامتے دور تک جاتی اسٹریٹ اور



سامنے بنے فلیٹس دیکھ رہے تھے۔ منہا کو گھر
شفٹ ہوئے دو دن ہو چکے تھے۔ اب بہتر
تھی اسکی طبیعت۔ مگر جیولز ان سے ملنے
دوبارہ نہیں آئی تھی۔

"کیا سوچا پھر آپ نے۔۔؟" سان صاحب نے
ایک نظر بیٹی کی جانب دیکھا۔ جو سنجیدہ کھڑی
انہیں دیکھ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"کس بارے میں۔۔؟"

"آپ کے او۔۔۔ اور مس جیولز۔۔؟"



"یہ میرا فیصلہ نہیں ہے بیٹا۔ مجھے تو یہ بھی علم نہیں تھا وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر یہاں آجائے گی وہ بھی اس وقت جب میری بیٹی آئی سی یو میں ہو۔ میں اس طرح تم لوگوں کو یہ سب نہیں بتانا چاہتا تھا۔" سنان صاحب کی وضاحت پر مثال محبت سے انکے بازو پر ہاتھ رکھ گئی۔

"ہمیں پہلے ہی ان کے بارے میں معلوم تھا بابا۔" سنان صاحب نے ٹھٹھک کر اسکی



جانب دیکھا۔ مشال نے 'ہمیں' کا لفظ کیوں استعمال کیا تھا۔

"کیا مطلب۔۔ تمہیں کیسے۔۔؟"

"جس دن ہم یہاں آئے تھے منہا نے اسی دن آپ کو مس جیولز سے بات کرتے سن لیا تھا۔" اور ایک پل کے لیے سنان صاحب کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے۔ اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے تھے کہ ان کی



دل کی مریض بیٹی اتنی بڑی بات سن
گئی۔۔!!

"منہا۔۔ کیا کہا اس نے۔۔ وہ تو ناراض ہوگی
مجھ سے۔۔" باپ کی پریشان صورت دیکھ
مشال مسکرا دی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔۔ وہ پاگل تو بڑی
پکی عورتوں کی طرح آپ کی شیرنگ کی
باتیں کر رہی تھی۔۔" اس نے ہنستے ہوئے



باپ کو بتایا جبکہ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ
رہے تھے۔ انہیں اب بھی یقین نہ آیا تھا۔

"کیا تم لوگوں کو برا نہیں لگا۔؟"

"نہیں۔۔" مثال ان کے کندھے پر سر رکھ
گئی۔ "ہم جانتے ہیں آپ نے ساری زندگی
کتنی محبت سے پالا ہے ہمیں وہ بھی ماما کے
بغیر۔۔ اور اب جب کوئی آپ کی زندگی میں
آپ کا اکیلا پن دور کرنے آئے۔۔ ہمیں کیوں
اعتراض ہوگا۔؟" سنان صاحب نے بیٹی کی



محبت پر بے اختیار اپنے حصار میں لیا اور ماتھے
پر بوسہ دے گئے۔

"میں اگر جیولز سے مطابق کوئی فیصلہ کرتا
اس میں تم لوگوں کی پسندیدگی اولین ترجیح
تھی میری۔"

"اب آپ مجھے پوری اسٹوری سنائیں۔۔ کہاں
اور کیسے ملی اتنی حسین عورت آپ
کو۔؟" بیٹی کے چھیڑنے پر سان صاحب
محفوظ ہوتے بے ساختہ قہقہہ لگا گئے۔



وہ گھر آیا تو ایک عجیب ویرانی سی چھائی تھی۔
پورے گھر میں ایک ملازم بھی اسے چلتا پھرتا
نظر نہیں آیا تھا۔ جب اسکی نگاہ گارڈن کے
بیک ڈور کی جانب سے آتے جون پر پڑی
تھی۔

Kitab "سارے ملازمین کہاں ہیں؟" Novel

"سر چھٹی پر بھیج دیا ہے بوس نے۔۔ کہہ
رہے ہیں کوئی بھی نظر نہ آئے اب اس گھر



میں۔۔"جون نے نظریں چراتے اسے بتایا تھا۔

"اور خود کہاں ہیں وہ۔"

"اپنے گھر میں ہیں۔۔ دو دن سے نہیں
نکلے۔۔" براق لب بھینچتا ان کے کمرے کی
سمت بڑھ گیا۔ اندر داخل ہوا تو پورے کمرے
میں اندھیرا چھایا تھا۔ اس نے ارد گرد نگاہیں
دوڑائیں جب اسے کورنر میں رکھے صوفے پر
کوئی وجود پڑا نظر آیا تھا۔ بیڈ سائیڈ لمپ آن
کرتا آلیار صاحب کی سمت بڑھ گیا۔ جبکہ وہ



اسی حالت میں پڑے رہے۔ ان کے ہاتھ میں
کوئی پیپرز تھے۔

"نوکروں کو چھٹی کیوں دی ہے۔۔؟"

"تمہیں معلوم تھا وہ مجھے چھوڑنے والی
ہے۔۔؟"

"دو دن سے آفس بھی نہیں آ رہے۔۔"

"تمہاری اس سے آخری بار بات ہوئی
تھی۔۔!!"



"تبریز آپ کے بگاڑے کام اکیلا نہیں سنبھال
سکتا۔۔"

"اسے معلوم تھا کہ تمہیں معلوم ہے۔۔۔ مگر
تم نے مجھے نہیں بتایا۔۔"

"اس طرح آفس چھوڑ کر بیٹھیں گے تو چل
گیا بزنس۔۔ آپ کو کیا لگ رہا ہے۔۔ میں اپنے
ساتھ آپ کے کاموں کی ذمہ داری بھی لوں
گا۔۔؟"

"تمہیں سب معلوم تھا۔۔۔"



"ملازمین واپس بلائیں اور آفس جوائن کریں۔۔"

"تمہیں۔۔۔ سب۔۔۔ معلوم۔۔۔ تھا۔۔۔" اور

یکدم وہ دھاڑتے اٹھے اور اسکے منہ پر وہ

پسپرز مار گئے۔ پسپرز براق کے منہ سے

ٹکراتے نیچے فرش پر گرے تھے اور لیمپ کی

روشنی میں براق کی نگاہ جب ان پسپرز پر پڑی

وہ ایک پل کے لیے ساکت رہ گیا۔



"ڈیورس مار کر گئی ہے وہ میرے منہ پر۔۔۔
صرف تمہاری وجہ سے۔۔ اگر تم مجھ سے اسکی
دھوکے بازی نہ چھپاتے تو۔۔"

"تو۔۔؟ تو کیا کرتے آپ۔۔؟ موم کو قید
کرتے یا مار دیتے۔۔؟ اور ایسا ہر گز نہیں چاہتا
تھا میں۔۔" انتہائی بکھری حالت میں کھڑے
آلیار صاحب نے افسردہ نگاہوں سے بیٹے کو
دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"میں محبت کرتا تھا اس سے۔۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔۔؟ کیا اسے تکلیف پہنچا سکتا تھا میں۔۔؟ وہ عورت میری زندگی میں آئی تو میں نے ہر سمت سے آنکھیں بند کر لیں۔۔"

"اور پھر کیا ہوا۔۔؟ کیا نکلا آپکی محبت کا انجام۔۔؟ میں کہتا تھا اگر اب نہیں گزرا تو جانے دیں۔ اس طرح باندھ کر رکھنے سے رشتے قفس کا شکار ہو جاتے ہیں۔۔ اور دیکھ لیں۔ اس عورت نے یہ رشتہ خود مار دیا۔۔" اسکے زخم خوردہ لہجے پر آلیا صاحب



کسی ہارے ہوئے مسافر کی طرح صوفے پر
گر گئے۔

”تم نہیں سمجھو گے میرا درد۔ تم سمجھ ہی
نہیں سکتے۔ مگر میری کیفیت تمہیں اس
وقت سمجھ آئے گی جب میری کیفیت تم پر
اترے گی۔۔۔ جیولز سے عشق میں میں اندھا
ہوا ہوں۔۔۔ جب تم اندھے ہو گے تب میں
بھی یہی سوال کروں گا۔۔۔ اور تمہاری بے بسی
دیکھوں گا جیسے آج تم دیکھ رہے ہو۔۔۔ کتنی
آسانی سے کہہ دیا تم نے کہ۔۔۔ الگ ہو جانا



میں اس سے۔۔ کیسے الگ ہو جانا براق
آلیار۔۔!!!!" انہوں نے بے بسی سے اسکی
جانب دیکھا مگر براق کی نگاہیں بالکل سرد
تھیں۔

"میں اپنے وجود کے ایک حصے کو الگ کر کے
کیسے پرسکون زندگی گزاروں۔۔ میں تو بس
اسے دیکھ کر جیتا تھا۔۔" اور آج قیامت
تھی۔۔ آج اگر اس کا دل بھی پھٹ جاتا تو
کم تھا کیونکہ آج براق نے اپنے پتھر دل
باپ کو ایک بے وفا عورت کے لیے روتے



دیکھا تھا۔ اسکی آنکھوں میں اپنی 'سابقہ' بیوی
اور موجودہ روگ کے لیے آنسو تھے۔ اور اسکا
باپ کہتا تھا وہ بھی ایک دن اسکی جگہ
ہوگا۔!! کیا ایسا ہو سکتا تھا۔؟ اپنے باپ کو
ایک بے وفا عورت کے لیے تڑپتا دیکھ کیا وہ یہ
زہر پی سکتا تھا۔؟ براق نے سختی جبرے بھیج
لیے۔

"آپ مافیا بوس ہیں۔ ایمپائرزن کرتے ہیں
آپ۔۔ یہ بی ہیویئر سوٹ نہیں کرتا آپکو۔"



"نہیں ہوں میں کچھ۔۔ وہ عورت جب ہر چیز
پر لات مار کر جاسکتی ہے۔۔ پھر میں کیا کروں
اس دولت کا۔۔؟ کیا فائدہ میرے اس
عہدے کا جب میں اس عورت کو ہی قابو
میں نہ رکھ سکا۔۔؟"

"مجھے ڈیڈ لائن دیں یہ سوگ کب تک کا
ہے۔۔ تاکہ میں پھر کام کے سلسلے میں اسی
دن آؤں۔۔" آلیہ صاحب نے سر اٹھاتے
بے یقینی سے بیٹے کو دیکھا تھا۔ کیا اسے واقعی



فرق نہیں پڑتا تھا۔؟ اتنا سرد مہر کیوں تھا ان کا اکلوتا بیٹا۔؟

"میرا غم نہیں تو کم از کم اسی بات کو سوچ لو وہ ماں تھی تمہاری۔" براق تلخی سے مسکرا دیا۔ یہ واحد تاثر تھا جسے اپنے چہرے پر چند پل ٹھہرنے دیا تھا اس نے۔

"اس بات کو تو میں کئی سال سے بھولا ہوا ہوں۔ اس لیے میری تو کم از کم آپ کو پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔"



"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ تم بھی اسی عورت
کے بیٹے کو جیہی اتنا زہر ہے تمہارے
اندر۔۔"

"یہ آپ دونوں کی دین ہے۔۔ مجھے بتائیں
واپس کب آئیں گے۔۔؟" وہ اب بھی اسی
پوائنٹ پر جما تھا۔

"اب میں اسی وقت واپس آؤں گا جب اسے
برباد کروں گا۔۔ جاؤ جس سے کہنا ہے کہہ
دو۔۔" براق کی بھنویں سکڑی تھیں۔



"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔"

"تم مجھے روک نہیں سکتے۔۔ اب میں وہ
کروں گا جو ایک پاگل جنون میں آکر کرتا
ہے۔۔"

مس سسیلی پننٹری میں سوپر اسٹور سے آیا
راشن سیٹ کروا رہیں تھیں۔ اور وہ لاؤنج میں
اپنی نگرانی میں کچھ سیننگ چینج کروا رہی
تھی۔ جس کا حکم مس سسیلی نے ہی اسے دیا



تھا۔ جبکہ اسکے تین دن بعد آنے پر وہ خاصی ناراض بھی تھیں۔ کہ اس طرح وہ کچھ نہیں سیکھ پائے گی۔ جسے عینا نے خاموشی سے سنا تھا اور اب خاموشی سے ہی ان کے حکم کے مطابق کام کروارہی تھی۔ مگر اس نے غلطی سے بھی کسی شوپیں کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ کیونکہ جس قسم کے یہ ہینٹیکس تھے اگر ایک بھی خدا ناخواستہ ٹوٹ جاتا تو اس کی پے میں سے پیسے نہیں بلکہ پوری پے ہی کٹ جاتی وہ بھی ایک نہیں کئی ماہ کی۔ جب اس کی نگاہ گلاس وال کے پار اٹھی تھی۔ جہاں سے نیچے



گارڈن کا پورا منظر صاف نظر آتا تھا۔ اس کی
ایک جانب دو تین گارڈز مل کر ایک شیر نما
بھیانک سیاہ رنگ کے بل ڈوگ کو زنجیروں
سے قابو کرنے میں لگے تھے۔ مگر وہ ان تین
ہٹے کٹے نوجوانوں کے قابو میں نہیں آ پارہا
تھا۔ اسکے قدم بے اختیار باہر کی جانب بڑھ
گئے۔ باہر نکلی تو سوئمنگ پول کے پاس بنی
سیڑھیوں کے پاس کھڑا جی یونگ (واحد بولتا
ہوا روبوٹ) بھی اس نیچے چلتے سین سے
لطف اندوز ہو رہا تھا۔ عینا اسی کی سمت قدم
بڑھا گئی۔



"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟" اسکی متجسس آواز
پر جی یونگ پلٹا تھا۔ اور لبوں پر ایک تمسخر
اڑاتی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"یہ کوپر ہے۔۔ بوس کا چہیتا۔۔!!" اور عینا
نے اس بار چونک کر اس ہیبت ناک کتے کو
دیکھا۔ جس کا قد کاٹھ بالکل شیر جیسا تھا۔ مگر
وہ شیر نہیں کتا تھا۔۔!! ایسی خوفناک چیزیں
صرف اسی کی جہتی ہو سکتی تھیں۔ اس نے
سوچتے بے اختیار جھر جھری بھری تھی۔



"مگر یہ اتنا پاگل کیوں ہو رہا ہے۔۔ کیا ہمیشہ
ایسے زنجیروں میں رہتا۔۔؟"

"نہیں ابھی چند ہفتوں سے زنجیروں میں آیا
ہے جب سے بوس نے اسے ٹائم دینا چھوڑا
ہے ورنہ جب بھی گھر پر ہوتے تھے اسے
اپنے ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے۔۔"

"کیا۔۔؟" عینا کے منہ سے بے یقینی سے چیخ
برآمد ہوئی۔ اور اس نے واپس رال ٹپکاتے
بھونکتے ہوئے اس پاگل کتے کو دیکھا۔ اس کے



آگے ہاتھ کرنا مطلب وجود سے ہاتھ الگ
کرنے کے مترادف تھا پھر وہ کیسے اپنے ہاتھ
سے کھلا سکتا تھا۔؟

"ہاؤ از اٹ پائسیبل۔۔؟"

"کیوں پائسیبل نہیں۔۔ ہم گارڈز ہی اسکی دیکھ
بھال کرتے ہیں۔۔" اسکی بڑبڑاہٹ جی یونگ
سن چکا تھا۔ اس لیے کچھ زیادہ ہی اکڑ کر
بولا۔ عینا نے ایک آئی برو اچکاتے تنقیدی



نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ اور اب منحصرانہ
انداز میں مسکرانے کی باری اسکی تھی۔

"تو جاؤ۔۔ کھانا نہیں بس سر سہلا
آؤ۔۔" اسکے چیلنج پر جی یونگ نے آنکھیں
چھوٹی کرتے اسکی جانب دیکھا۔ جو اپنی
مسکراہٹ ضبط کرتی اب واپس اس آپے سے
باہر ہوتے کوپر کو دیکھ رہی تھی۔

"یعنی یہ موت کا کھیل میں صرف تمہارے
ایک چیلنج کی وجہ سے کھیلوں۔۔؟"



"میں چیلنج نہیں دے رہی تمہاری بہادری
دیکھنا چاہ رہی آخر کو دی گریٹ مافیا بوس کے
گارڈ ہو۔۔"

"اور تم کل۔۔ نہیں بلکہ اسکی بھی
اسسٹنٹ۔۔ ویسے ایک بات بتاؤ یہ سسلی
تمہیں کھانے کیسے دیتی ہے اپنے ہاتھ کے
بنائے کھانے۔۔" اسکے رازدارانہ انداز پر عینا کا
دل چاہا ہنس پڑے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا
سسلی کے ہاتھ کے بنائے کھانے صرف براق
کھاتا تھا یا کبھی کبھی فلکس اور میکس کو بھی



نصیب ہو جاتے تھے۔ جبکہ مینشن کے تمام
گارڈز کا کھانا بیک سائیڈ بنی انیکسی میں
دوسرے شیف بناتے تھے۔

"اب اپروول تو میں ہی دیتی ہوں ناکہ کیسی
ہے ان کی نئی ریمپسی۔۔" اور اس پل جی
یونگ کے چہرے پر ایسے حسد بھرے تاثرات
ابھرے تھے۔ کہ عننا کا دل چاہا زبردست
قہقہہ لگا دے۔ اس تھکن زدہ مینشن کا یہ واحد
بندا تھا جو اس سے تھوڑا کھل کر انسانوں کی

..



طرح بات کرتا تھا۔ وہ الگ بات تھی ہمیشہ
سگاتا ہی تھا مگر پھر بھی انسان تھا یہ۔۔

"اچھا اگر میں ابھی کوپر کا سر سہلا آؤں مجھے
بدلے میں کیا ملے گا۔" عینا نے اس بار
حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ یعنی وہ واقعی چیلنج
ایکسیٹ کرنے والا تھا۔

"میری۔۔۔ اپریلی ایشن۔۔؟" Kitap Chehra Novels

"اپنی اُس اور سائز ہوڈی کی پاکٹ میں رکھو
اپنی یہ اپریلی ایشن۔۔۔ مجھے تم سسلی کے



ہاتھ کی چلی چکن کھلاؤ گی۔۔ ڈیل۔۔؟"

"بوس تبریز سر کہہ رہے ہیں آپ ایک بار
گودام آکر اسٹاک چیک کر لیں۔۔" وہ اپنے
روم میں بنی کلونیٹ میں کھڑا ڈائمنڈ کف
لنکس لگا رہا تھا۔ جب اس کے پیچھے کھڑے میکس
نے اس سے کہا۔

"اسکیجنوئل کیا ہے آج کا۔۔؟" اس سے پوچھتا
قدم باہر کی جانب بڑھا گیا۔ اس کمرے کی



کنگ سائز بیڈ سے لے کر میٹ پیسز ہینٹنگ
اور والز تک ہر چیز بیلک پینڈ تھیں۔ شاید یہ
رنگ براق کو بہت پسند تھا۔!!

"آپ کی آفس میں ڈائریکٹرز سے میٹنگ
ہے دو بجے۔۔ چار بجے ویسٹ والی سوسائٹی کا
انوگریشن ہے۔۔ پانچ بجے پورٹ پر وزٹ۔۔
اور پھر چھ بجے میسر سے میٹنگ ہے۔۔"

"انوگریشن اسکیجوئل سے ہٹاؤ اور گودام کا
وزٹ ڈالو۔ دیکھیں تو سہی لوکا نے کیا



سوغات بھیجی ہے۔۔" گلاس وال کی جانب
بڑھتے ہاتھ میں رولیکس پہننے لگا۔ جب اسکی
نگاہ گارڈن میں کوپر کو زنجیروں میں باندھ کر
لاتے گارڈز پر پڑی۔

"کوپر کی کنڈیشن میں کچھ فرق آیا۔؟" اس
نے پلٹ کر میک میں سر دیے میکس کو
دیکھا اور واپس کوپر کی سمت متوجہ ہو گیا۔ یہ
اسے اکیلا صاحب نے آج سے دس بارہ سال
پہلے گفٹ کیا تھا۔ اور وہ شروع سے اسی
میشن میں رہا تھا۔ براق اسے خاصہ وقت بھی



دیتا تھا مگر پچھلے ایک ماہ سے کوپر جنونی ہوا
پھر رہا تھا۔ وجہ مالک کی عدم توجہ تھی۔ کیونکہ
آج کل وہ خاصہ مصروف تھا اور دوسری بات
وہ کسی کو بھی چاہے اسکا پالتو جانور ہی کیوں
نہ ہو کبھی سرپر سوار نہیں کرتا تھا۔ اس لیے
اس نے کوپر کو ڈاکٹرز اور ٹریینرز پر چھوڑ دیا
تھا۔ جب اسکی غیر ارادی نگاہ نیچے سوئمنگ
پول کے پاس کھڑے دو وجودوں پر پڑی جو
اس وقت بڑے ایزی ماحول میں کھڑے
خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ براق کے اندر
ایک شدید ناگواری اور غصے کی لہر دوڑی



تھی۔ کیونکہ سامنے وہی لڑکی کھڑی تھی جسکو
اسکی شکل دیکھ کر سانپ سونگھ جاتا ہے اسکے
سامنے نہ آنے کے لیے بیماری اور جھوٹ کا
سہارا لیتی تھی۔ مگر دوسروں سے بڑے ایزی
انداز میں ہنس بول لیتی تھی۔ اور اصل تعجب
کی بات یہ تھی وہ اسی کے گھر میں کھڑے
ہو کر اسے چیلنج کر رہی تھی۔ صرف اسکے ضبط
کی انتہاء دیکھنے کے لیے اسکا خون کھولا رہی
تھی۔ اسے یہ سب کھیل لگتا تھا۔۔؟ یہ نہیں
جانتی تھی نقصان سراسر اسی کے حصے میں آنا
تھا۔ جبرے بھینچتے سائیڈ ٹیبل پر پڑی اپنی گن



اٹھائی تھی۔ اور بغیر میکس کی بات پر توجہ
دیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ
گیا۔ اس کے بگڑتے تیور دیکھ میکس بھی فوراً
پیچھے لپکا تھا۔ اس اچانک غضب کی وجہ تو وہ
نہ جان سکا تھا مگر اتنا ضرور کہہ سکتا تھا آج
یقیناً کسی کا قتل ہونا تھا۔

"بولو ڈیل ہے یا نہیں یہ نہ ہو میں تمہارے
کہنے پر کوپر کو انسان بنا دوں اور تم مکر
جاؤ۔" وہ گلاس کا مین ڈور کھولتا سوئمنگ پول
کے پاس کھڑے جی یونگ اور عینا کی جانب



بڑھ رہا تھا۔ جب اسکے کانوں سے یہ جملے
ٹکرائے تھے۔ اسکی خود بخود ہی گن پر گرفت
مضبوط ہو گئی۔

"کس ڈیل کی بات ہو رہی آخر یہ۔۔۔ مجھے۔۔۔
بھی۔۔۔ تو۔۔۔ کچھ۔۔۔ علم۔۔۔ ہو۔۔۔؟" اسکی سلگتی
آواز پر کوپر کی جانب دیکھ کر گفتگو کرتے وہ
دونوں ہی اچھل پڑے۔ اور پلٹ کر اسکی
جانب دیکھا۔ براق کی لہو جھلکاتی آنکھیں جی
یونگ کے زرد پڑتے چہرے سے عینا تک



کنئیں۔ اس کے حواس بھی اڑ چکے تھے۔ یعنی
چوری پکڑی گئی تھی۔!!

"الک۔۔ کچھ نہیں سر۔۔ وی ور جسٹ
ڈسکسنگ۔۔"

"ڈسکسنگ۔۔۔!!! مسٹر کائی مینشن میں کیوں
رکھا گیا ہے آپکو۔۔؟"

Kitab Chehra Novels
"سر۔۔ سکیور۔۔ سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی
کے لیے۔۔" سر جھکاتا بے اختیار شرمندہ ہوا تھا۔



"اور یہاں آپ کچن ورکر کے ساتھ ڈسکشن کر رہے۔۔ گڈ۔۔ مسٹر فلکس سے جا کر کہیں یو وانٹ ٹو ڈونیٹ دس منٹہ سیلری۔۔" عینا کی آنکھوں میں بے یقینی سی ابھرنے لگی اس نے جی یونگ کی جانب دیکھا۔ شاید وہ اپنے حق میں کچھ کہتا چاہے ایک جملہ ہی سہی۔ مگر وہ بغیر کوئی اعتراض کیے 'اوکے بوس' کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔ مگر یہ ضرور ہوا تھا کہ اسکے چہرے کے رنگ لوٹ آئے تھے۔ یعنی یہ سزا کم تھی اس کے لیے۔۔ ایک پورے مہینے کی سیلیری ہاتھ سے نکلنے کا کوئی دکھ ہی نہ تھا



اسے۔۔!! وہ بے یقینی کے عالم میں اسکی پشت
دیکھ رہی تھی کہ انتہائی نزدیک سے ابھرنے
والی پر جلال آواز اسے بے ساختہ دو قدم پیچھے
ہٹنے پر مجبور کر گئی۔

"تم چاہتی ہو میں اسکی پورے سال کی
سیلیری ڈونٹ کروا دوں۔۔؟" عینا نے شدید
ناگواری اور نفرت سے اسے دیکھا تھا۔ جو
جبرے بھینچے الٹا اسے ہی گھور رہا تھا۔ اس
بیچارے کی آخر غلطی کیا تھی۔۔؟ مگر کچھ
کہنے یا اس سے بحث کرنے کے بجائے اس



نے وہاں سے نکلنا چاہا تھا۔ اس شخص کے منہ
لگ کر ہمیشہ وہ اپنا ہی نقصان کرواتی تھی۔

"ایک قدم بھی اور لیا تو تم سوچ بھی نہیں
سکتیں میں کیا کروں گا۔" اسکی تنبیہ پر اسکے
قدم ٹھٹھک گئے۔ اور پلٹ کر اسکی سمت
دیکھا۔

"سر مجھے کام۔۔۔" Kitap Chehra Novels

"شٹ اپ۔۔۔ کونسی ڈیل ہو رہی تھی
ابھی۔۔۔؟" عینا کی گہری آنکھوں میں بے ساختہ



حیرانی ابھری تھی۔ ڈیل۔۔؟ اور پھر یکدم اسکے
ذہن میں جھموکا ہوا۔ لیکن چہرے کو سپاٹ ہی
رکھا۔ وہ اس قیمتی سوٹ میں ملبوس ذہنی
مریض کا کوئی علاج نہیں کر سکتی تھی۔

"سر ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

"آئی سیڈ وچ ڈیل۔۔؟" عینا نے زچ ہوتے

ارد گرد دیکھا۔ کسی گارڈ میں بھی اتنی ہمت نہ
تھی کہ اس وقت سر اٹھا لیتا۔

"سر اس نتھنگ سیریس۔۔ ہماری پرسنل"



"پرسل۔۔ مائے۔۔ فٹ۔۔!! تم میں اتنی
اوڈیسیٹی کیسے آگئی کہ میرے گھر میں کھڑے
ہو کر میری ہی ناک کے نیچے میرے گارڈ
سے کچھ پرسنل رکھو۔۔" اسکا سلگتا لہجہ عینا کے
اندر انگارے بھر گیا۔

"اپنی لمٹس میں رہیں۔۔" دبی دبی آواز میں وہ
غرائی تھی۔ مگر براق کے تاثرات میں رتی
برابر بھی تبدیلی نہ آئی۔ یہ الگ بات تھی کہ
اسکا بھڑکنا اسے عجیب کیفیات کا شکار کر گیا
تھا۔



"تم جانتی نہیں شاید۔۔ ممٹس کی پرواہ کی ہی
نہیں کبھی میں نے۔۔ مگر تم کچھ زیادہ ہی
ٹیسٹ لے چکیں میرا۔۔" اس نے گن سے
اپنی ٹھوڑی کھجائی تھی۔ اور عینا کا رنگ پھیکا
پڑنے لگا۔ اسکی نگاہیں گن سے ہوتیں اسکی سیاہ
آنکھوں تک گئیں۔ جن میں عجیب سا اسرار
ایک ضد۔۔ ایک جنون تھا۔ اور عینا کو محسوس
بھی نہ ہوا اسکی زبان کیسے طوطے کی طرح
کھل گئی تھی۔

..



"کوپر کو۔۔۔ calm کرنے کی بات تھی
بس۔۔ جس کے بدلے میں۔۔" اس نے لبوں
پر زبان پھیرتے براق کی سرخ ہوتی رنگت
دیکھی۔

"جس۔۔ کے۔۔ بدلے۔۔ میں۔۔؟"

"میں چلی چکن ٹیسٹ کرواتی۔۔" اس نے
جملہ مکمل کرتے پھر ارد گرد دیکھا۔ جی یونگ
کہیں نہیں تھا۔ اسے اطمینان ہوا تھا۔ جبکہ براق
کا سکون غارت ہو چکا تھا۔ وہ اس وقت قہر آلود



نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اگر کسی کو
نگاہوں سے بھسم کیا جاسکتا تو عینا مراٹھ اس
وقت خاک ہو چکی ہوتی۔

"چھوڑ دو اسے۔" اس پر سے نگاہیں ہٹاتے
براق نے گرجدار آواز میں گارڈز کو کوپر کو
چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔ اور کوپر زنجیریں ڈھیلی
پڑتے ہی جنونی انداز میں مالک کی آواز کے
تعاقب میں فاصلہ عبور کرتا ادھر ہی آرہا تھا۔
اور اس خونخوار کتے کو اپنی سمت آتا دیکھ عینا
کے ہوش اڑ گئے۔



"ایک قدم نہیں۔۔" گن لوڈ کرتے براق نے
آخری وارننگ دی تھی۔ "ورنہ تم سوچ بھی
نہیں سکتیں آج تمہاری وجہ سے کتنے مرڈر
ہوں گے۔" اور اسے لگا اسکی ٹانگوں سے
جان نکل رہی ہو۔ خوف سے تر ہوتی پیشمانی
کے ساتھ عینا نے سیڑھیاں چڑھتے اس شیر
نما ہیبت ناک کتے کو دیکھا۔ وہ یقیناً چیر پھاڑ
کی نیت سے یہاں آ رہا تھا۔ اور براق پر تو وہ
حملہ کر نہیں سکتا تھا یعنی بچی وہ۔! اس نے
نم ہوتی آنکھوں سے براق کی جانب دیکھا مگر
اسکی آنکھوں میں اس قدر بریلے تاثرات تھے



کہ عینا کی زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہ
ہوسکا۔ جبکہ دوسری جانب کتا براق کی عقب
سے اپنی جانب بڑھتا وہ واضح دیکھ سکتی تھی۔
ان چند آخری لمحات میں اسے اپنی زندگی ختم
ہوتی محسوس ہوئی۔ کیا موت اتنی نزدیک
تھی۔!! مگر اس سے پہلے کہ کوپر رہا سہا
فاصلہ بھی عبور کرتا براق اسکی نگاہوں میں
دیکھتا ہاتھ عقب میں لے جاتا فائر کر گیا۔ فضا
میں بندوق کی آواز کے ساتھ کتے کی عجیب
خوفناک آواز بھی ابھری تھی۔ اور پھر گھمبیر
سناٹا چھا گیا۔



"میں نے calm کر دیا ہے اسے ہمیشہ
کے لیے۔۔۔ اب چلی چکن مجھے ملنی چاہیے وہ
بھی 'تمہارے' ہاتھ کی۔۔۔" اس کے سکتے میں گئے
وجود کے پاس رکتے تیخ رخسار پر گن کا پچھلا
حصہ پھیرا تھا اور پھر گھر کے اندر غائب
ہو گیا۔ جبکہ تمام گارڈز۔۔۔ گلاس ڈور کے پاس
کھڑا میکس۔۔۔ اور عینا۔۔۔!! وہ سب شکاڈ
کھڑے پتھرائی نگاہوں سے سوئمنگ پول کے
پاس خون میں لت پت پڑی کوپر کی لاش
دیکھ رہے تھے۔



رقم کر

قسط ۱۳

مشال نے کھانے میں کانٹا ہلاتے ایک نگاہ سامنے
انتہائی نفیس انداز میں بیٹھی اس عورت کو دیکھا۔
جتنی حسین وہ عورت تھی اس سے کہیں زیادہ
رکھ رکھاؤ اس میں تھا۔ وہ باسل اور منہا سے
جس انداز میں گفتگو کر رہی تھی۔ وہ بے حد
دوستانہ تھا جبکہ اسکے برابر میں بیٹھے سان صاحب



لبوں پر نرم مسکراہٹ لیے جیولز کو دیکھ رہے تھے۔

آج سے ٹھیک ایک ہفتے پہلے منہا آپریشن کے بعد گھر شفٹ ہو گئی تھی۔ اسکی کنڈیشن بہتر تھی اب مگر کافی ویک ہو چکی تھی۔ اور اب بھی ٹیبل پر ان سب کے ساتھ بیٹھی وہ اپنا پریہیزی کھانا ہی کھا رہی تھی۔ آج انہوں نے جیولز کو گھر پر انوائیٹ کیا تھا۔ اور وہ ڈھیر سارے گفٹس لے کر خوشی خوشی چلی آئی تھی۔ وہ اتنے کم وقت میں بھی محسوس کر گئی تھی کہ یہ عورت اسکے باپ



کے پیچھے کس قدر دیوانی تھی۔ یہاں تک کہ
اسے سنان صاحب کے تین بچے تک قبول تھے۔
ان کے فائنیشنل اسٹیٹس کی بھی پرواہ نہ تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔؟" سنان صاحب کی مدہم
آواز پر مشال نے منہ میں چاول ڈالے تھے۔

"نائس چوائس۔۔!!" وہ مسکراتے نفی میں سر ہلا
گئے۔ جبکہ باپ کے اس قدر خوشگوار موڈ پر اسے
ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ وہ کئی زمانے بعد ایسے خوش
نظر آئے تھے۔



"سان تم نے بالکل منہا کی ایکس سائز پر کو میمرائز
نہیں کرنا۔ انڈر اسٹینڈ۔؟" جوس کا گلاس اٹھاتی
جیولز ان سے مخاطب ہوئی تھی۔ اور ان کی
نگاہیں بے اختیار منہا پر جا ٹھہریں۔ جس کے
تاثرات انہیں اس پل سمجھ نہیں آئے تھے۔ جبکہ
دوسری جانب باسل تھا

جو بڑے خوش باش انداز میں جیولز سے باتیں
کرتا ساتھ ساتھ کھانا بھی کھا رہا تھا۔ جیولز کے
آنے سے پہلے ان کی اپنی اولاد سے چھوٹی سی
میٹنگ ہوئی تھی جس میں انہوں نے اپنی قریبی
دوست کی آمد کی اطلاع دی تھی۔ جس پر ان



تینوں میں سے ہی کسی کو اعتراض نہیں تھا۔ جبکہ
دوسری جانب جیولز کا رویہ انہیں خاصہ مطمئن
بھی کر گیا تھا۔

"آئی آپ یہ ٹرائے کریں۔۔" مشال نے سنان
صاحب کی خاموشی محسوس کرتے ہی کباب کی
ٹرے اسکی جانب بڑھائی تھی۔

"تھینکس ڈارلنگ۔۔ سب کچھ بہت ڈیلیشس
ہے۔۔ میں تو فین ہوں پاکستانی فوڈ کی۔"

"آئی آپ امریکہ میں کہاں رہتی ہیں۔۔؟"



"کیلپور نیا میں۔۔" باسل کے اچانک سوال پر
جیولز نے اپنی اڑتی رنگت پر قابو کرتے کانٹے
سے کباب توڑا تھا۔ کیلپور نیا کے ذکر پر کیا کیا نہ
یاد آیا تھا۔ وہ اب مڑ کر دیکھنا بھی نہیں چاہتی
تھی کہ وہ پیچھے کیا تباہ کر آئی تھی۔ یا آلیار وانی
کس تباہی کے لیے تیار بیٹھا تھا۔ مگر اتنا تو اسے
یقین تھا کہ اسکے چینلز اتنے کمزور بھی نہ تھے۔
وہ سب کچھ پلان کر کے آئی تھی۔ آلیار وانی اتنی
آسانی سے بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ کیونکہ
یہاں نہ وہ اپنے اصل نام سے آئی تھی نہ
شناخت سے۔!!



"واو۔۔ پاکستان تو بھی وزٹ نہیں کیا ہوگا آپ نے۔۔؟" باسل کے اوٹ پٹانگ سوالوں پر سلاہ منہ میں ڈالتی منہا نگاہیں گھوما گئی۔ یہ اس عورت سے کچھ زیادہ ہی امپریس ہو رہا تھا جبکہ اسے نجانے کیوں یہ عورت بہت مصنوعی لگی تھی۔ حالانکہ وہ حسین تھی مگر پتہ نہیں کیوں وہ اسے دیکھ کر ڈس اپوائنٹ ہوئی تھی۔ مگر یہ بات وہ کسی کو بتانے والی نہیں تھی۔

"نہیں کبھی موقع ہی نہیں ملا۔۔ سنان سے میرا آن لائن کنیکشن رہا جس سے تم لوگوں کے تہوار۔۔ کھانے۔۔ ریچوئلز کا پتا چلتا رہتا



تھا۔" اسکے تفصیلی جواب پر مشال نے ایک آئی
برو اچکاتے معنی خیزی سے باپ کو دیکھا تھا۔ جو
مصنوعی کھانستے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے
تھے۔

"اور مشال شادی کب کی فکس ہوئی
تمہاری۔۔" اب سٹپانے کی باری مشال کی تھی۔

"پتا۔ پتا نہیں آنٹی بابا ڈسائن کریں گے یہ
تو۔۔"

..



"او کم آن۔۔ ایک تو اتنی ننھی سی عمر میں شادی
ہی غلط ہے اور دوسرا شادی اپنے دل اپنی مرضی
سے کرنا جب بھی کرنا۔۔" جیولز کے سنجیدہ انداز
پر سنان صاحب نے چونک کر انہیں پھر مثال
کو دیکھا۔ جو خاموشی سے کھانے کی جانب متوجہ
ہو گئی تھی۔

"مثال کی ہی مرضی سے ہوگا جو ہوگا یو ڈونٹ
وری۔۔" انہوں نے نرمی سے کہتے جیولز کو غیر
محسوس انداز میں مزید کچھ کہنے سے باز رکھا تھا۔



وہ پونے نو بجے کے قریب گھر لوٹی تو اس وقت
گھر ویران پڑا تھا۔ بیگ صوفے پر ڈالتے اوزان
کے کمرے میں جھانکا جو بالکل خالی تھا۔ اور پھر
کچن کاؤنٹر پر رکھا بریک فاسٹ اور نوٹ دیکھا
جو اب بھی ویسے ہی پڑا تھا جیسا وہ صبح چھوڑ کر
گئی تھی۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے اس نے
موبائل نکالا تھا اور اوزان کو کال ملا گئی۔ وہ نائٹ
شفٹ میں بھی اگر زیادہ دیر ہو جاتی تو بالکل صبح
واپس آ جانا مگر کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ پورا دن
گھر ہی نہ آئے۔ اور اب تو اسکی ڈے شفٹس
شروع ہو چکی تھیں۔



"کیا عذاب ہے۔۔" موبائل کان سے ہٹاتی اسے
فوراً کال بیک کرنے کا واس نوٹ سینڈ کر گئی۔
کیونکہ اوزان کا نمبر آف آرہا تھا۔ "عجیب غیر
ذمہ داری کی انتہا ہے۔۔ ورنہ میری فکر ہوتی
ہے۔۔ اور آج خود کا کچھ پتہ نہیں۔۔" موبائل
صوفے پر پھینکتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔
فریش ہو کر نماز پڑھی۔ اسکی اکثر دن کی نمازیں
قضاء ہو جاتی تھیں جنہیں گھر آکر پڑھنی پڑھتی
تھیں۔ نماز پڑھ کر باہر آتی سیدھی بچن کی جانب
بڑھ گئی۔ آج مینشن میں بھی اس نے ڈھنگ
سے کچھ نہیں کھایا تھا کیونکہ مینیو میں سی فوڈ
تھا جو اسے خاص پسند نہیں تھا۔ ہر روز مس



سیلی اور وہ ساتھ ہی لچ کرتی تھیں مگر آج وہ
اسکی بے رغبتی محسوس کر گئیں تھیں۔ انہوں نے
اسے کچھ اپنے لیے بنانے کی آفر بھی کی تھی مگر
وہ سستی کے سبب ٹال گئی تھی۔ چولہے کی ایک
جانب فریج میں رکھا سوپ نکال کر رکھتے
دوسرے پر نوڈلز بننے رکھ دیے تھے۔ ابھی کھانا
کھا کر اسے پڑھنے بھی بیٹھنا تھا۔ پیپرز قریب
آتے جا رہے تھے مگر اس بار اسکی تیاری بالکل
نہیں تھی۔ کیونکہ دوپہر تک پڑھنے کے بعد
مینشن میں جا اب اسے جسمانی سے زیادہ ذہنی
طور پر تھکا دیتی تھی۔ مگر پھر بھی ریلیف تھا آج
کل وہ شخص مینشن سے غائب تھا۔ کوپر کی ڈیوٹی



بلکہ مرڈر کے بعد اسکا اس شخص سے کوئی سامنا نہ ہوا تھا اور اس بات کو گزرے بھی پانچ سے چھ دن بیت چکے تھے۔ مگر عینا کے ذہن میں وہ منظر پہلے دن کی طرح چپکا تھا۔ اس نے ایسی بربریت کہیں نہیں دیکھی تھی۔ وہ شخص اسے ہراساں کرنے کے ساتھ خوف کا بھی شکار کر رہا تھا۔ مگر بات صرف اسکے خوف زدہ ہونے کی نہیں تھی۔ اس دن کے بعد سے جیسے ہر گارڈ ہر نوکر اپنی اپنی جگہ چوکنٹا ہو گیا تھا۔ جیسے کوپر کی موت ان سب کے لیے بھی ایک تنبیہ تھی اور اسکے بعد سے اس نے جی یونگ کو جسے وہ واحد بولتا ہوا روبوٹ کہتی تھی۔ اپنے ارد گرد نظر



نہیں آیا تھا۔ اب وہ بھی اپنے سیکیورٹی روم تک
ہی محدود رہتا تھا۔ ان چند دنوں میں اس نے
ماحول میں بڑھتی گھٹن بخونی محسوس کی تھی۔ ہر
شخص یہاں تک کہ مسٹر فلکس اور مس سسیلی
بھی جیسے غیر محسوس انداز میں آج کل اپنے
محفوظ قلعوں میں بند محتاط رویہ اختیار کر رہے
تھے۔ رنگ ٹون کی آواز پر اس نے چونک کر
جوش مارتے نوڈلز کا چولہا بند کیا اور لاؤنج میں
آکر صوفے پر پڑا موبائل اٹھایا تھا جہاں سینڈرا
کانگ لکھا آ رہا تھا۔

"ہیلو۔۔"



"ہیلو کی بچی آج کا مووی کا سین تھا ہمارا اور تم
گھر میں سڑتی رہو بس۔"

"کیا کروں جاب اور پڑھائی کے بیچ چکی بنی
ہوں۔ ابھی جاب سے لوٹی ہوں پھر پڑھنے
بیٹھوں گی۔ تم سے کہا بھی تھا سنڈے کو رکھ
لو۔" نوڈلز اور سوپ باؤل میں نکال کر وہ
صوفے پر آ بیٹھی۔

Kitab Chehra Novels

"بس شروع ہو جاتے ہیں تمہارے بہانے۔ بہن
میں بھی جاب کرتی ہوں اور انسان کو تھوڑا جی
لینا چاہیے۔"



"اچھا جو حکم آپ کا۔۔ میں کل سے ہی آپکے
مشورے پر عمل کروں گی۔۔ قرضے کا کیا ہے
میرے ابا تو منسٹر ہیں قرضہ بھی چکا دیں گے اور
پاسنگ مارکس بھی دلا دیں گے۔۔" نوڈلز کلنٹے
میں لپیٹتے وہ بھی چڑ کر بولی۔

"اچھا زیادہ بکواس نہیں کرو۔۔ اور آج ایکس ملا
تھا تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔ تم بات
نہیں کر رہیں کیا اس سے" عینا کا منہ میں جاتا
کانشا بیچ میں ہی ٹھہر گیا۔



"کیا کہہ رہا تھا۔۔ اور ریسٹورنٹ بن گیا
اسکا۔۔؟"

"چیچ۔۔ چیچ۔۔ شرم آنی چاہیے اسکے بارے میں مجھ
سے پوچھ رہی ہو۔۔ اگر سچ بتاؤں تو مجھے تو کافی
سیڈ لگا تھا اور ریسٹورنٹ بھی دیکھا تھا میں نے
ٹھیک ٹھاک کر لیا ہے۔۔" اسکے دل کو بے اختیار
سکون نصیب ہوا تھا۔ مگر گلٹ جو تھا وہ اب بھی
اپنی جگہ تھا۔ "تمہارا فون پر بھی رابطہ نہیں کیا
اب اس سے۔۔؟"



"ہے مگر۔۔ بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔" یہ بات مکمل جھوٹ نہ تھی وہ ان دنوں واقعی گھن چکر بنی تھی مگر پھر بھی یہ پوری سچ بھی نہ تھی۔ وہ روزی اور اس سے ریسٹورنٹ ملنے بھی جاسکتی مگر اب دوبارہ ان کے نقصان کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی۔

"وہ کہہ رہا تھا اگر فرصت ملے تو ایک وزٹ مار لیں میڈم۔" سینڈرا کے طنز پر وہ مسکرا دی تھی۔ "اوکے میڈم اور کچھ۔۔"



"ہاں اپنی سڑی ہوئی شکل لے کر آجانا سنڈے کو۔۔ میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔" کال بند ہونے پر وہ لبوں پر نرم مسکراہٹ لیے موبائل ٹیبل پر ڈالتی کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی۔ کھانے سے فارغ ہو کر اس نے وہیں لاؤنج میں اپنی کتابیں بکھرا کر پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ کئی سبجیکٹس کے اسائنمنٹس تھے جن کی ڈیڈ لائنز سر پر تھیں اور اسکا ابھی ایک بھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ وہ وہیں لاؤنج میں مسلسل تین چار گھنٹے پڑھتی رہی تھی۔ اذان اب تک نہ لوٹا تھا۔ جب پڑھتے پڑھتے صوفے پر اسے نیند آگئی تھی۔ جسے ٹیبل پر زور و شور سے بجتے موبائل کی رنگ ٹون



نے توڑا تھا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھتی ادھر ادھر ہاتھ مار
کر موبائل اٹھا گئی۔ مگر جب اسکرین پر نگاہ پڑی
وہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹھک گئی۔ ڈین۔۔!! یہ
اوزان کا اسی محلے کا دوست تھا۔ مگر وہ اس وقت
اسے کال کیوں کر رہا تھا۔؟

"ہیلو۔۔!!"

"ہیلو عینا۔۔ کہاں ہو تم۔۔ اوزان کی یہاں فائنٹ
ہو رہی ہے تم فوراً پہنچو۔۔ میں لوکیشن سینڈ کر رہا
ہوں۔۔" اور عینا کو لگا اسکے وجود سے کسی نے
جان کھینچ لی ہو۔



"لکھیا۔۔ کیا کہہ رہے ہو ڈین۔۔ کس سے
فائٹ۔۔ اور کیوں۔۔"

"پرانے گیراج والے ہیں مجھے میرے ایک فرینڈ
نے بتایا۔۔" اتنا کہتا وہ جگہ بتا کر کال کاٹ گیا
تھا۔ مگر عینا کی تو جیسے دنیا الٹ گئی تھی۔ پاؤں
میں سلیپرز اور PJs پہنی وہ دروازے کی جانب
لپکی تھی۔ مگر پھر پلٹ کر صوفے تک آئی اور
بیگ سے والٹ نکال کر ہوڈی پہنتی گھر سے باہر
نکل گئی۔ اسے نہیں معلوم تھا آنسو کب اسکی
آنکھوں سے نکلنا شروع ہوئے تھے۔ اسکے
قدموں میں تیزی تھی۔ رات کی اس ویرانی میں



وہ تنہا بغیر اپنی پرواہ کیے آگے بڑھ رہی تھی۔
اس کے ذہن میں اس وقت صرف اپنا بھائی
تھا۔ وہ بس کسی طرح اس تک پہنچنا چاہتی تھی۔
اسکے لب مسلسل ہل رہے تھے۔ وہیں اسٹریٹ
کے کارنر پر سیاہ جیکٹ میں ملبوس شخص نے
موبائل نکال کر کسی کو کال ملائی تھی۔

"سر وہ لڑکی اس وقت اکیلی گھر سے باہر نکلی
ہے۔۔۔ کچھ جلدی میں ہے۔۔۔" دوسری جانب
کسی نو میں بیٹھے پوکر کھیلتے براق کی بھنویں سکڑیں
تھیں۔ اور ایک نگاہ رسٹ واچ میں ڈالی جو رات
کے دو بج رہی تھی۔



"فولو ہر۔۔!!"

عزیر سے بات کرنے کے بعد وہ آپ ہی آپ
مسکراتی بالکنی سے اندر آئی تو کمرے میں بیٹھی
منہا پر نظر پڑی جو خواخواہ ہی طے شدہ کپڑوں
کو کھول کر دوبارہ طے کر رہی تھی۔ یہ کپڑے وہ
آج دوپہر کو ہی مال سے جا کر لائیں تھیں۔

"کیا بات ہے۔۔ کیا سوچ رہی ہو۔۔" مشال
اسکے ساتھ ہی بیڈ پر آ بیٹھی۔ منہا نے کپڑے



سائیڈ پر رکھتے اسکی جانب دیکھا۔

"آپ یقین کر سکتی ہو ایک انجان عورت بابا کی
لائف میں آئے اور ان کی دیوانی ہو جائے۔
مطلب اپنا بینک بیلنس اپنی فیملی سب چھوڑ دے
اور اسلام قبول کرنے کے لیے بھی تیار
ہو جائے۔"

"سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہو رہا
ہے۔۔ مجھے ہر حال میں یقین کرنا ہے۔۔ اور اب
تو دو دن بعد بابا کا نکاح ہے ان سے۔۔ اور کیسے
یقین کرو گی۔؟"



"یہی تو بات ہے آپنی مجھے یقین نہیں آرہا۔ ایک
فارنر ہمارے چھوٹے سے ملک۔ ایک چھوٹے
سے گھر میں کیسے ایڈجسٹ کرے گی۔؟" اسکے
چہرے پر ابھرتی فکر مشال کو بھی ایک پل
کے لیے صحیح لگی تھی۔ لیکن وہ کیا کر سکتی تھی یہ
جیولز اور اسکے باپ کا فیصلہ تھا۔

"اب اس بارے میں تو جیولز آنٹی ہی بہتر
جواب دے سکتی ہیں۔ انہوں نے کچھ تو سوچا
ہوگا اتنا بڑا اسٹیپ لینے سے پہلے۔۔۔"



"کہیں ان کا ارادہ بابا کو یہاں شفٹ کرنے کا تو نہیں۔۔" منہا نے مشکوک انداز میں اسکو دیکھا تھا۔ اور مشال نظریں گھما گئی۔

"ہمارا گھر۔۔ بابا کی جاب سب وہیں ہے پھر کیسے۔۔۔" مگر مشال کہتے کہتے ایکدم رک گئی اور چونک کر بہن کی جانب دیکھا۔ لیکن وہ تو خود اسکی جانب سے کسی بہتر اور دل بہلانے والے جواب کی منتظر تھی۔ "لیکن بابا۔۔ مجھے وہاں اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔۔" مشال کے لبوں سے کمزور سی دلیل نکلی تھی۔ منہا سر پر ہاتھ مار گئی۔

"مجھے اس سے بیڑ جواب کی ایک پیمیشن تھی
آپ سے۔۔ اور سپوز ہم یہاں شفٹ بھی
ہو جائیں آپ وہاں اکیلی نہیں ہوگی عزیز بھائی اور
ان کی فیملی ساتھ ہوگی آپکے۔۔" مشال نے گھور
کر اسے دیکھا۔

"یعنی تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا یہاں شفٹ
ہونے پر۔۔؟" منہا کندھے اچکا گئی۔ "میں نے
صرف ایک تھوٹ شیر کی مے لی میں غلط
ہوں۔۔ ویسے یہ ملک اتنا برا بھی نہیں کہ اپنا
ملک چھوڑا نہ جاسکے۔۔" مشال نے تکیہ اٹھاتے
کھینچ کر اسے مارا تھا۔ اور منہا کھلکھلا اٹھی تھی۔



"ویسے آپ نے عزیر بھائی کو ان کی 'ساس ٹو
بی' کے بارے میں بتادیا۔۔؟"

"نہیں۔۔ یہ بم پاکستان جا کر بابا خود ہی ان کے
سر پر پھوڑیں گے۔۔" اتنا کہتی وہ کپڑے لے کر
اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کپڑوں کا سائز چیک کرو پہن کر پتا چلا اینڈ ٹائم
پر میرا دماغ کھا رہی ہو۔۔" طے شدہ کپڑوں میں
سے ڈارک گرین سوٹ اسے نکال کر دیتی وہ کبڈ
کی جانب بڑھ گئی تھی۔ سنان صاحب اور جیولز



نے کورٹ میں سادگی سے نکاح کا فیصلہ کیا تھا۔
جس پر ان میں سے کسی کو بھی اعتراض نہ تھا۔

رات کے ڈھائی بج رہے تھے اور وہ تنہا سڑکوں
پر بھٹکتی پھر رہی تھی۔ جس وقت گیراج پہنچی وہ
بند پڑا تھا جبکہ جو لوکیشن ڈین نے اسے سینڈ کی
تھی۔ وہاں بھی اسے کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ یہ
ایک اولڈ سٹی ایریا کے گیراجوں کا علاقہ تھا۔ اور
اس وقت چند ایک گیراج ہی کھلے تھے۔ دور دور
تک ہو کا عالم تھا ایسے میں اسکا تنہا اس طرح



گھومنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ یقیناً وہ ایک احمق
لڑکی تھی جو سینٹرل ایلمینڈا جیسے علاقے میں
رات کے اس وقت اکیلی نکل پڑی تھی یا شاید
ڈین کی ایک کال نے اسے حواس باختہ کر دیا
تھا۔ اسکے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔ اس
وقت اسے اپنے آپ کی پرواہ بھی نہ تھی کہ
جس معاشرے میں وہ رہ رہی تھی۔ وہاں اس
وقت نکلنا اسکی عزت تک کو خطرے میں ڈال
سکتا تھا۔ اور واقعی اس نے گیراج کے ادھ کھلے
شرٹرز سے مردوں کے شراب کے نشے سے چور
قمقمے بھی سنے تھے۔ اسکے آگے بڑھتے قدم وہیں
منجمد ہو گئے تھے۔ اگر کسی کی اس طرح رات کی



تنہائی میں اکیلے پھرتی لڑکی پر نظر پڑ جاتی وہ
ایک جھٹکے میں گھسیٹ کر اندر کر لیتے اور کسی کو
کانوں کان خبر تک نہ ہوتی۔ وہ وہاں سے نکل ہی
رہی تھی کہ ایک بار پھر اسکا موبائل بجا تھا۔ اور
ڈین کی کال دیکھ جھٹ ریسو کر گئی۔

"کسماں ہو تم لوگ۔۔؟ اوزان کہاں ہے۔۔؟"

"تم آگئیں میری بتائی لوکیشن پر!"

"ہاں۔۔ میں آگئی ہوں پلیز مجھے بتاؤ ڈین۔۔ اوزان
کہاں ہے۔۔ وہ۔۔ وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔؟"



"عینا تم اسٹریٹ کے سب سے آخر میں بنے
گیراج میں آجاؤ جس کا لال شٹر ہے۔۔ ہم نے
اوذان کو یہیں رکھا ہوا ہے۔۔" ڈین کی گھبرائی
ہوئی آواز پر اسکا دل خوف سے لرزنے لگا۔ کیا
یہ سب براق آلیار کا کیا دھرا تھا۔؟ اور یہ
سوچ اسے خوف سے زیادہ اب غصے سے کانپنے
پر مجبور کر گئی تھی۔ وہ شخص آخر چاہتا کیا
تھا۔۔۔!!! عینا اسی اسٹریٹ پر تھی اس لیے
ڈین کے بتائے گیراج تک پہنچنے میں زیادہ وقت
نہیں لگا تھا۔



"اگر اوزان کو کچھ کیا تم نے۔۔ میں اپنے ہاتھوں
سے تمہاری جان لوں گی براق آلیار۔!!" اپنے
آنسو رگڑتی وہ شر دھڑ دھڑا گئی۔ جسے اگلے چند
لحوظ میں کھول دیا گیا تھا۔ اور کھولنے والا ڈین
ہی تھا۔ اسے کچھ اطمینان ہوا۔

"اوزان کہاں ہے۔۔؟"

"اندر آؤ جدی۔۔ اندر ہے وہ۔۔" ڈین نے
ارد گرد دیکھتے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا تھا۔ اور
وہ بغیر انجام کا سوچے اندر کی جانب بڑھ گئی۔
جہاں گیراج کے بیچوں بیچ ایک سفید رنگ کی



لائٹ جل رہی تھی۔ ایک عجیب سی گریس کی بو پھیلی تھی جو عام طور پر گیراجوں میں ہوا کرتی تھی۔

"کہاں ہے اوزان۔۔" اس نے پلٹ کر شٹر کو تالا لگاتے ڈین کو دیکھا۔ نجانے کیوں اسکی چھٹی حس اسے اچھے سنگنز نہیں دے رہی تھی۔

"مارک۔۔!!" ڈین نے آواز لگا کر ایک آدمی کو بلایا تھا جو بے ہوش ہوئے اوزان کو ایک آدمی کے ساتھ گھسیٹ کر لا رہا تھا۔ عینا کو لگا اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا ہو۔

..



"اوزان۔۔!!" تیزی سے اسکی جانب لپکی تھی۔
مگر اوزان نے اسکی پکار پر آنکھیں نہ کھولیں جبکہ
اسکے چہرے پر کئی چوٹوں کے نشان تھے۔

"کیا ہوا ہے اوزان تمہیں۔۔ پلیز آنکھیں کھولو۔۔
یہ۔۔ یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہا۔۔" عینا نے
سکتے ہوئے پلٹ کر ڈین کی جانب دیکھا جو
پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ٹھونتا اسکے نزدیک
آکھڑا ہوا تھا۔ اس وقت اسکی آنکھیں کافی سرخ
ہورہی تھیں۔



"ڈین ہمیں فوراً ہاسپٹل لے کر چلنا چاہیے اوزان کو پلینز میری مدد کرو۔۔" عینا نے خود ہی کوشش کرتے اوزان کو اٹھانا چاہا۔

"یہ تو نہیں ہو سکتا۔۔!!" ڈین کی تمسخر بھری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ عینا نے ٹھٹھک کر اسکی سمت دیکھا۔

Kitab Chehra Novels
"کیا۔۔ مطلب۔۔"

"اب تم اور یہ غیرت مند اسی وقت اس گیراج سے نکلو گی۔۔ جب تم مجھے مکمل اپنا آپ سونپ



دو۔۔"وہ جھکتا اسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو
پیچھے کر گیا۔ جبکہ عینا۔۔!! اسے لگا گیراج کی
چھت اس پر آگری ہو۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں
سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

ٹریپ۔۔۔!!! اسے ٹریپ کیا گیا تھا۔۔۔!!!

"یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ ڈین۔۔۔ تم۔۔۔ تم تو
دوست ہو اودان کے۔۔۔ تم۔۔۔"

"تھا مگر تمہارے لیے تھوڑا بے ایمان ہو گیا ہوں
ڈارلنگ۔۔۔!" کمینگی سے کہتے اسکی ٹھوڑی پکڑنی



چاہی۔ مگر عینا بے یقینی سے اسے دیکھتی ہاتھ
جھٹک گئی۔

"دور رہو۔۔!"

"ورنہ۔۔؟ ورنہ کیا۔۔؟ کیا ہوگا بے بی۔۔؟ تمہارا
یہ نشے میں دھت بھائی اٹھ جائے گا۔؟ ڈونٹ
وری ڈارلنگ اب صبح ہونے سے پہلے اسے ہوش
نہیں آئے گا۔۔ تب تک ہم چاروں انجوائے
کر چکے ہوں گے۔۔" اپنے دوستوں کو دیکھتے وہ
غلاظت بھرے لہجے میں بولتا ہنس پڑا۔ اس کے
ساتھی بھی عینا کے سر پر کھڑے معنی خیزی



سے مسکرا رہے تھے۔ جبکہ عینا۔۔!! وہ تو بالکل
بلینک ہو چکی تھی۔ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا وہ
اتنی آسانی سے اس درندے کے جال میں پھنس
چکی تھی۔ اس پل ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنی
موت قریب ہوتی نظر آرہی تھی۔ کیا اللہ اس
طرح امتحان لینا چاہ رہا تھا۔؟ لیکن اس
معاشرے کا ہر درندہ اسکے پیچھے ہی کیوں تھا
آخر۔۔؟ یہاں تو بڑی آسانی سے ان درندوں کو
ہوس پوری کرنے کے لیے صنفِ نازک دستیاب
تھی۔ پھر ایک عام سی لڑکی کے پیچھے ہی کیوں
تھے یہ سب۔۔؟



"پلیز ڈین۔۔ایسا۔۔ایسا مت کہو۔۔"

"پھر مجھے بتاؤ ڈارلنگ کیسا کہوں۔۔" اسکے پاس بیٹھتا جھٹکے سے ایک ٹانگ پکڑ گیا۔ عینا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی تھی جسے پیچھے کھڑے ڈین کے ساتھی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبا دی تھی۔ عینا کی کوششیں مزید تیز ہونے لگیں۔ وہ ہار نہیں مان سکتی تھی۔ وہ ان درندوں کی ہوس کا نشانہ نہیں بن سکتی تھی۔ ادھر ادھر زمین پر ہاتھ مارتے اپنی حفاظت کے لیے کوئی ہتھیار ڈھونڈ رہی تھی۔ جب اسکے ہاتھ کچھ میٹل کی چیز لگی تھی۔ جو زیادہ وزنی تو نہ تھی مگر پھر بھی پراثر



تھی۔ اسے اٹھاتی خود پر جھکے ڈین کے سر پر مار گئی۔

"آہ۔۔۔۔۔" وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹا تھا۔ اور لہو رنگ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔ "یونچ۔۔۔۔۔" آئی ول کل یو۔۔۔۔۔" ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ مارا تھا اور عینا کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔ اسکے منہ میں اپنے ہی خون کا ذائقہ گھل چکا تھا۔ دھندلائی نگاہوں سے اوزان کے بے ہوش پڑے وجود کو دیکھا۔



"اوذان۔۔۔ اوذان اٹھو۔۔۔" وہ روتے روتے چیخ اٹھی تھی۔ مگر بے سدھ جب دو ہاتھ اسے اپنی ٹانگوں کو گرفت میں لیتے اور باقی چار اسکی ہوڈی اتارتے محسوس ہوئے۔ وہ پاگلوں کی طرح چیختی مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔ مگر تھی تو ایک نازک سی لڑکی آخر ان تین مردوں سے کیسے مقابلہ کر سکتی تھی۔؟

"ہمم۔۔۔ بیٹھیں۔۔۔" ڈین نے اس کے وجود پر غلیظ نظریں جمائے اسکی ہوڈی ہاتھ میں لے کر سونگھتی تھی۔ اور پھر دور پھینکتا اس پر جھکا تھا۔



عینا آنسو بھری آنکھوں سے مسلسل نفی میں سر
ہلا رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔ ڈین۔۔۔ ایسا مت کرو۔۔
پلیز۔۔۔" وہ منت کر رہی تھی۔۔۔ چیخ رہی تھی مگر
اس درندے کو نہیں سنائی دے رہا تھا۔ وہ اس
وقت ہوس کی آگ میں جل رہا تھا۔ اسے عینا
مراط کے وجود کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔
کوئی آہ و بکا نہیں سنائی دے رہی تھی۔ مگر جب
اسی پل کچھ عجیب بلکہ بہت ہی بھیانک کچھ ہوا
تھا۔ شٹر پر گیراج کے باہر سے اندھا دھند فائر
کھول دی گئی تھی۔ وہ تینوں جو عینا کو اپنی



درندگی کا نشانہ بنانے میں لگے تھے۔ اس اچانک
عذاب پر ششدر ہوتے شر کی سمت متوجہ
ہوئے تھے۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی۔

"تو نے پولیس کو انفارم کیا تھا۔؟" عینا کی
ٹھوڑی جکڑتا وہ دھاڑا تھا۔ مگر وہ تو خود سن پڑی
دروازے کی جانب دیکھتی آہستہ آہستہ پیچھے
سرک رہی تھی۔ اسی پل شر کا چھلنی ہوتا دروازہ
کھلا تھا۔ ڈین اور اسکے ساتھی اپنے اپنے ہتھیار
لے کر مقابلے کے لیے کھڑے ہی ہوئے تھے
مگر اندر داخل ہوتے آدمیوں کی اندھا دھند
فائرنگ انہیں بوکھلا گئی تھی۔ جبکہ عینا کی نگاہیں



اندر داخل ہوتے گا رڈز کو دیکھ ایک پل کے لیے
ساکت رہ گئیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔؟ کیسی
بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ براق آلیار کے
گا رڈز۔۔۔!!! وہ پتھرائی نگاہوں سے ان لوگوں
کو دیکھ رہی تھی۔ جب فضاء میں گونجتی کراہوں
نے اسے حال میں لا کر پٹھا تھا۔ اور جو منظر
اسکے سامنے تھا وہ اسکے منہ سے بے اختیار چپخیں
نکلا گیا۔ جو درندے ابھی اسکی چیر پھاڑ کی
تیار یوں میں تھے اس وقت خود اپنے خون میں
لت پت پڑے تھے۔ اسکا دل خوف و دہشت
سے بری طرح لرز رہا تھا۔ وہ سر سے پیر تک
کانپنے لگی تھی۔



خون۔۔۔!! پورے فرش اور دیواروں پر چاروں
طرف جیسے کسی نے سرخ رنگ پینٹ کر دیا
تھا۔۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا۔؟ کیسا بھیانک خواب تھا
یہ۔۔۔؟ فائرنگ بند ہو چکی تھی۔ گارڈز اب ایک
قطار میں کھڑے جیسے اگلے حکم کے منتظر تھے۔
جبھی سیاہ تھری پیس میں ملبوس ایک جانا پہچانا
چہرہ اسکے سامنے آیا تھا۔۔۔ میکس۔۔۔!!

Kitab Chehra Novels

"مس مراٹ۔۔۔ آر یو اوکے۔۔۔؟" اوکے۔۔۔!!! وہ
موت کے منہ سے نکل کر آئی تھی۔ اور وہ پوچھ
رہا تھا وہ اوکے تھی۔۔۔!!



"سرکار میں ویٹ کر رہے ہیں آپ کا۔" وہ
اپنے مخصوص پروفیشنل لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔
جبکہ عینا بس ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہی
تھی۔ اسکا ذہن بالکل بلینک تھا۔ جیسے کام کرنا
چھوڑ چکا ہو۔

"مس مراط۔۔!!" اسے سن بیٹھا دیکھ میکس
نے زور سے پکارا تھا۔ اور وہ سہمتی ہو اس میں
لوٹی۔۔

"لکلیا۔۔؟"



"کھڑیں ہوں مس مراط۔۔!!"

"یہ۔۔ یہ لوگ۔۔۔ لکھا یہ مر۔۔ مر گئے۔۔؟" اپنے
آنسو روکنے کی کوشش کرتے اس نے ان تینوں
کی جانب اشارہ کیا۔

"مجھے افسوس سے کہنا پڑے گا ایسا نہیں ہوا۔ یہ
صرف ٹانگوں اور ہاتھوں پر گولیاں لگنے سے
بیہوش ہوئے ہیں۔۔" میکس نے بھی ایک
ناگوار نگاہ ان پر ڈالی تھی اور واپس اسکی سمت
دیکھا۔



"بوس باہر ویٹ کر رہے ہیں۔۔ کار میں۔۔ آپ
پلیز کھڑی ہوں۔۔" عینا نے خون میں لت
پڑے وجودوں سے نگاہ ہٹاتے گیراج کے باہر
کھڑی گاڑیوں کو دیکھا۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔؟
یہ شخص کیسے پہنچا تھا۔؟ وہ بھی اسے
بچانے۔۔!!

"لیکن۔۔ لیکن کیوں۔۔؟" میکس نے بس ایک
نگاہ اس کے ہونٹوں سے بہتے خون اور حلیے پر ڈالی
تھی اور پھر واپس جھکا گیا۔



"سر بلا رہے ہیں مس مراٹ۔۔ آپ انہیں ویٹ
نہیں کروائیں۔۔" اس بار میکس کا لہجہ خلاف
معمول نرم تھا۔

"مگ۔۔ مگر اوزان۔۔ میں۔۔ میرا بھائی یہاں۔۔"

"آپ فکر نہیں کریں ہم آپ کے بھائی کو
ہاسپٹل لے کر ہی جارہے۔۔ آپ بھی
چلیں۔۔" میکس نے گارڈز کو اوزان کو اٹھانے کا
اشارہ کیا تھا۔ اور عینا بھی تیزی سے اسکی جانب
لپکی تھی۔



"مس مراط۔۔ آپ باہر چلیں۔۔" عینا نے گارڈز کو اوزان کو باہر لے جانا دیکھ اپنے قدم بھی باہر کی جانب بڑھا دیے تھے۔ اسے نہیں معلوم تھا میکس کیا کہہ رہا تھا۔ اسے اس وقت صرف اوزان کی پرواہ تھی۔

"آپ اس کار میں بیٹھیں۔۔" گارڈز اوزان کو مرسڈیز میں لے کر بیٹھ چکے تھے مگر میکس نے اسے بیچ میں روکتے اوڈی کا دروازہ کھول دیا۔

"مم۔۔ مجھے اپنے بھائی کے ساتھ جانا ہے۔۔ وہ سہی نہیں ہے!!" مگر وہ بغیر کوئی جواب دیے



دروازہ کھولے کھڑا رہا۔ اور عینا نے اوزان کی کار
کو آہستہ آہستہ اپنی نگاہوں کے سامنے آگے
بڑھتے دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے
دھندلاہٹ چھانے لگی۔ پھر اسے نہیں معلوم تھا
وہ کب کار میں بیٹھی تھی اور گھٹنوں میں منہ
دیتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اسے نہیں
معلوم تھا اسکے برابر میں کون تھا اور اسے کہاں
لے جایا جا رہا تھا۔ جو بدترین لمحے وہ ابھی محسوس
کر کے آئی تھی اسکے بعد تو بس جان سے جانا
ہی رہ گیا تھا۔ ہاں موت۔۔۔!! اب شاید واقعی
اسے مر جانا چاہیے تھا۔ اتنی بیوقوف۔۔ اتنی کم
عقل کیوں تھی وہ۔۔ آج وہ اپنا سب کچھ کھونے



جارہی تھی۔ آج اسکی بیوقوفی اس سے اسکا وقار
اسکی زندگی چھنوانے والی تھی۔

"انف۔۔!!" نجانے کتنے لمحے یوں ہی اسکی
سکیوں کی نظر ہوئے تھے۔ جب کار میں ایک
گھمبیر آواز ابھری تھی۔ اور عینا نے جھٹکے سے سر
اٹھا کر اپنی دائیں جانب دیکھا۔ چار کول کلر کے
تھری پیس میں ملبوس وہ شخص لب بھینچے انتہائی
سرخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ عینا کا دل
نئے سرے سے سکڑنے اور پھیلنے لگا۔ جبکہ
دوسری جانب براق نے اب اسکا تفصیلی جائزہ لیا
تھا۔ بے بی پنک PJs میں ملبوس بکھرے بال۔۔



پھٹے ہونٹ۔۔۔ اور زرد چہرے پر آنسوؤں کے
نشان لیے وہ کوئی سہمی ہوئی ننھی سی بچی معلوم
ہو رہی تھی۔ جو بھیڑ میں اپنے اپنوں سے بچھڑ
گئی تھی۔

"ہوڈی کہاں ہے۔۔۔؟" مگر عینا نے اس کے سوال کا
جواب نہیں دیا تھا۔ وہ بس ساکت نگاہوں سے
گنگلی باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔ اور براق کی
نگاہوں میں بڑھتی تپش دیکھ اس کی آنکھوں میں
ایک بار پھر تیزی سے آنسو بھرنے لگے۔ وہ فوراً
نظریں جھکاتی اپنے گرد ہاتھ لپیٹ گئی۔



"آنسر می۔۔!"

"گ۔۔ گیراج میں۔۔" اسکے کمانڈ بھرے انداز پر
عینا کو ناچاہتے ہوئے بھی جواب دینا پڑا تھا۔
نجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس شخص
سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہی تھی۔ وہ
عزت جس کی حفاظت کا ڈھونگ وہ کرتی تھی
اسکے سامنے۔۔ آج وہی لٹیرا اسکی حفاظت کرنے
پہنچ گیا تھا۔

"اسے میری نیکی مت سمجھنا عینا مراٹ۔۔ یہ ادھل
رہا تم پر۔۔ اب میں سود سمیت واپس لوں



گا۔" اپنا کوٹ اتارتے اس پر ڈالتا مخصوص سرد
لہجے میں بولا تھا۔ اور عینا جس کے دل میں ابھی
ابھی یہ خیال آکر گزرا تھا کہ اس میں انسانیت
زندہ ہے۔ براق کی اس دھمکی نے سب کچھ منجمد
کر دیا۔ ایک نگاہ اسکے کوٹ پر ڈالی اور پھر پتھرائی
نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔ جو اسے نہیں بلکہ
آگے بیٹھے میکس کو دیکھ رہا تھا۔

"میک شور۔۔ ایک ثبوت بھی نہیں بچنا چاہیے۔
الیکشنز سر پر ہیں۔۔"



"یس بوس۔۔" میکس فرمانبردار سے سر ہلاتا
اپنے میک کی جانب متوجہ ہو گیا۔ جبکہ عینا وہ بس
اسکے کوٹ کو گھورے جا رہی تھی۔ اسکے ہونٹ
سے بہتا خون ٹھوڑی کے پاس آکر رک گیا تھا۔
وہ نگاہیں پھیر ہی رہا تھا جب اسکی نگاہ ٹھہر گئی
تھی۔ عینا کی بے داغ کلائیوں پر موجود انگلیوں
کے نشانوں پر اب نظر پڑی تھی اسکی۔!

"تم خود پہنو گی یا میں پہناؤں۔۔؟" اسے نجانے
کیوں اس وقت سخت غصہ آرہا تھا۔ مگر ابھی برابر
میں بیٹھا وجود اس قدر سہا ہوا تھا کہ اسکے کسی
سوال کا جواب نہ دیتا۔ مگر وہ اسے اتنی آسانی



سے چھوڑنے والا نہ تھا۔ بہت سے سوال تھے
عینا مراٹ جن کی جوابدہ تھی اسکے سامنے۔۔ اسکے
ذہن میں ابھی کچھ دیر پہلے سنی جانے والیں اس
کی دبی دبی چیخیں ایک بار پھر ابھری تھیں۔ یعنی
اگر ابھی وہ یہاں نہ پہنچتا یہ چالاک بننے والی
لڑکی اپنا کام تمام کروا چکی ہوتی۔ مگر اسے یہ
نہیں سمجھ آرہا تھا کہ مخبر کی خبر پر وہ آخر خود
کیوں پہنچتا یہاں۔۔؟ شاید اپنا چیلنج اپنا گیم وہ
اس طرح برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔!!

"مس مراٹ۔۔ آپ کو ہم ابھی آپکی دوست مس
سینڈرا کے گھر ڈراپ کر رہے ہیں۔۔" کوٹ پہنتی



عینا نے پیئجر سیٹ پر بیٹھے میکس کو دیکھا تھا۔

"او۔۔ اور اوزان۔۔؟"

"وہ ہاسپٹل میں شفٹ ہو چکے آپ صبح مل لیجیے

گا ان سے۔۔ میری بات ہو گئی ہے۔۔ ہی از

فائن۔۔ بس ہیوی ڈوز کا اثر ہے صبح تک اتر

جائے گا۔۔" عینا نے انتہائی مشکور نگاہوں سے

میکس کو دیکھا تھا۔

"تھینکیو۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔" اسکے رندھے ہوئے

لہجے پر میکس نے ایک نظر بوس کو دیکھا جو



لا تعلق بنا لب بھیجنے ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا۔
میکس نرمی سے مسکرا کر سر ہلاتا واپس مڑ گیا۔
سینڈرا کے فلیٹ پہنچنے پر عینا نے کار سے اترتے
براق کو کوٹ واپس کرنا چاہا۔

"آج کے لیے اتنا تماشا کافی ہے۔۔۔ اوپر
جاؤ۔۔۔" اسکے سپاٹ اور انتہائی کھر درے لہجے پر
عینا سسکی کا شکار ہوتی مڑ گئی تھی۔ براق نے
میکس کو بس ایک نگاہ دیکھا تھا۔ اور وہ فوراً عینا
کے پیچھے اب اوپر تک چھوڑنے جا رہا تھا۔ جبکہ
براق کی نگاہیں اپنے کوٹ میں چھپی اس لڑکی پر
تھیں۔ جو دن بدن اسکا دماغ الٹی جا رہی تھی۔



رفوگر

قسط ۱۴

Kitab Chehra Novels

سینڈرا پلر سے ٹیک لگائے۔ سامنے ہاسپٹل کے
بیڈ پر سر جھکائے بیٹھی عینا کو دیکھ رہی تھی۔ کل
بچ رات میں جس حالت میں وہ اسکے گھر آئی
تھی۔ سینڈرا بھونچکا کر رہ گئی تھی۔ اور اس کے

..



بعد جو بھیانک کہانی سینا نے اسے سنائی تھی وہ
اسے مزید شاکڈ کر گئی تھی۔ اسے یقین نہیں آ
رہا تھا اسکی دوست کتنا کچھ سفر کر کے آئی
تھی۔ جب اسکی ایک غصیلی نگاہ بیڈ پر بے ہوش
پڑا اوزان تک گئی۔ وہ لوگ صبح ہوتے ہی اسکے
پاس آگئیں تھیں مگر وہ اب تک ہوش میں نہ
آیا تھا۔ اور سینڈرا کو شدت سے انتظار تھا کہ
کب وہ ہوش میں آتا اور کب وہ اسکا دماغ
درست کرتی۔ وہ کیسا بھائی تھا ہمیشہ کچھ نہ کچھ
کر کے اپنی بہن کو مصیبت میں دھکیل دیتا تھا۔



اور عینا نے اسے یہ تک نہیں بتایا تھا کہ وہ
جواب کہاں اور کس وجہ سے کر رہی تھی۔

"تم کیا بتاؤ گئی اسے کہ کل رات کو کس نے
بچایا تمہیں۔۔؟"

"میں سچ نہیں بتا سکتی۔۔"

"جسٹ شٹ اپ۔۔ یہ بیوقوفیاں بند کرو عینا۔۔
کل جو ہو چکا اسکے بعد بھی تم کچھ چھپانا چاہتی



ہو۔۔؟"عنا نے بے بس ہوتے اسکی سرخ پڑتی
رنگت دیکھی۔

"میں کیا بتاؤں اسے۔۔ بولو۔۔؟ اوزان کرے گا
بھی کیا۔۔؟ وہ لوگ بہت طاقتور ور ہیں
سین۔۔ تم۔۔ تمہیں تو معلوم ہے نا وہ شخص
کل بھی مجھے دھمکی دے کر گیا ہے کہ وہ
سب سود سمیت واپس لے گا۔۔ تو پھر کیا
بتاؤں میں۔۔" سینڈرا نے غصہ ضبط کرتے
سیلنگ کو گھورا تھا۔



"مگر اس طرح نہیں چلے گا۔ کل جو ہوا اٹ
واز ٹو مچ عینا۔۔ ٹو مچ۔۔!!"

"غلطی میری تھی مجھے ڈین کی کال پر اس
طرح نہیں جانا چاہیے تھا۔ مگر میں کیا کرتی۔۔
وہ جس طرح اوزان کی کنڈیشن۔۔"

"تو تم سپر مین تھیں جو اکیلے جا کر سب
ہینڈل کر لیتیں۔۔؟ پولیس یا کم از کم مجھے تو
انفارم کر سکتی تھیں۔۔ اگر وہ تمہارا بوس نہیں
آتا اس سے آگے کا سوچا ہے۔۔؟" عینا کی
آنکھوں میں نمی بھرنے لگی یہ تو وہی جانتی
..



تھی اس 'اگر' نے اسے ساری رات ایک پل
سونے نہیں دیا تھا۔

"لیکن یہ تمہارا بوس وہاں پہنچا کیسے۔؟" عینا
نے آنکھ کے کنارے سے آنسو رگڑ ڈالا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کہیں وہ تمہیں ٹریس تو نہیں

کر رہا۔۔؟" سینڈرا کے خدشے پر اس کے چہرے پر
کوئی تاثر نہ ابھرا۔ اسے اس شخص کی پہنچ اور
لامحدود اختیارات کا اچھی طرح اندازہ تھا۔



"کوئی بعید نہیں اس شخص سے۔۔ اور مجھے یہی لگتا ہے۔۔ روز کوئی میرا پیچھا کرتا ہے۔۔" یہ بات اسکی چھٹی حس کئی دن سے اسے بتا رہی تھی کہ جیسے دور سے کوئی مسلسل اسے فولو کر رہا ہے۔ وہ کئی بار اپنا یہ احساس دور کرنے کے لیے راستے بدل بدل کر گھر آتی تھی مگر وہ جو کوئی بھی تھا اسے اسکے گھر کا پتہ تک معلوم تھا۔ دوسری جانب سینڈرا شاگ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا یہ سائیکو انسان ہے۔۔؟ اس طرح پیچھے پڑھنے کا کیا مقصد ہوا۔۔؟"



"وہ مجھے ذہنی طور پر پاگل کر کے توڑنا چاہتا ہے۔۔"

"پتہ نہیں کونسا منحوس وقت تھا جب اس شخص کی نظر پڑ گئی تم پر ان مافیاز سے ایسی ہی حرکتوں کی توقع رکھی جاسکتی ہے بس۔۔ لیکن جو بھی ہے ایک بات تو ماننی پڑے گی۔۔ ایک طرح تو یہ کل تمہاری حفاظت میں ہی کام آیا۔۔" عینا کی آنکھوں میں غصہ ابھر آیا۔

"مجھے کسی کی ضرورت نہیں سین ہر دن کل جیسا نہیں ہوگا مگر وہ شخص روز میرا پیچھا



کروائے گا صرف مجھ پر نظر رکھنے کے لیے کہ
میں کہاں جاتی ہوں کس سے ملتی ہوں کیا
کرتی ہوں میں کیوں اسے جواب دوں۔۔؟۔۔
میرا دم گٹھنے لگا ہے سین اب۔۔" اور آخر میں
اسکا لہجہ رندھ چکا تھا۔ سینڈرا قریب آتی اسے
خود سے لگا گئی۔

"مجھے سمجھ نہیں رہا میں کس طرح کس زبان
میں انکار کروں اس شخص کو کہ وہ میرا پیچھا
چھوڑ دے۔۔ اور کل وہ میری عزت بچا کر مجھ
سے نئے سودے کا ذکر کر رہا تھا۔۔ اللہ کرے
یہ شخص آج ہی مر جائے۔۔" سینڈرا سے لگی



وہ اپنا دل ہلکا کر رہی تھی۔ کہ اسی پل اوزان کو
ہوش آیا تھا۔ اور دونوں نے چونک کر اسکی
جانب دیکھا۔ جو ہوش میں آتا موندی موندی
آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"آگیا تمہارے ڈیزاسٹر کو ہوش۔۔" سینڈرا نے
گہری سانس بھرتے طنز کیا تھا جبکہ عینا اسکے
قریب آگئی۔

Kitab Chehra Novels

"تم ٹھیک ہو اوزان۔۔؟" اوزان نے حیرانی سے
اپنے ارد گرد دیکھا۔



"میں۔۔ یہاں کیا کر رہا ہوں۔۔؟"

"رات کو پارٹی کر رہے تھے ہم تینوں بس
تمہیں کچھ زیادہ ہی چڑھ گئی اس لیے اس
لگژری روم میں شفٹ کروانا پڑا۔" عینا نے
گھور کر اسے باز رہنے کا اشارہ کیا۔ مگر وہ
نظریں گھما گئی۔

Kitab Chehra Novels

"عینا۔۔؟" عینا نے پلٹ کر اسکی سنجیدہ شکل کی
جانب دیکھا۔



"تمہیں کل رات کے بارے میں کچھ یاد ہے۔۔؟" اسکے سوال پر اوزان کی بھنویں سمٹی تھیں۔ پھر جیسے اسکے دماغ میں کل رات کی بے ہوش ہونے سے پہلے کی ساری باتیں گھومنے لگیں۔ وہ تڑپ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا تھا۔ "عینا۔۔ تم تم ٹھیک ہو نا۔۔؟" اسے دونوں بازوؤں سے پکڑتا اپنے ساتھ لگا گیا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں بالکل۔۔"

"ورنہ تم نے تو کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی اسے ان درندوں کے نرغے میں پھینکنے



کی۔۔"سینڈرا کی عصبیلی آواز پر دونوں نے
چونک کر اسکی سمت دیکھا۔ عینا نے اسے
آنکھوں آنکھوں میں خاموش رہنے کا اشارہ کیا
تھا مگر وہ اس وقت اسکی جانب متوجہ نہیں
تھی۔ اور اوزان۔۔!! وہ تو شاگڈ بیٹھا سینڈرا کو
دیکھ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کلیا مطلب۔۔ کیا دین نے۔۔؟"

"مر جائے کاش وہ خبیث۔۔!! اگر کل آس
پاس کے لوگ وقت پر نہ پہنچتے تو شاید یہ بھی



نہ بچتی اور تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے
لے لیتی۔۔"

"سین۔۔!"

"کیوں کیوں چپ کروا رہی ہو مجھے۔۔ اسے پتا تو
چلے کل اسکا دوست کیا کرنے والا تھا۔"

Kitab Chehra Novels
"انف سین۔۔ اوزان تم۔۔"

"نہیں۔۔!" اوزان نے لب بھینچتے اسے بچ
میں ہی ٹوک دیا۔۔ "صحیح کہہ رہی ہے



سینڈرا۔ مجھے سننے دو اب کونسا نقصان تم نے
میری وجہ سے اٹھایا ہے۔۔ "سینڈرا نے بس
ایک نگاہ منت کرتی عینا کو دیکھا تھا اور اوزان
کو کل رات کا سارا قصہ سنا گئی سوائے براق
کی انٹری کے جس کا کریڈٹ اس نے کچھ
انجان لوگوں پر ڈال دیا تھا۔ اوزان بے اختیار
اپنا سر تھام گیا۔

Kitab Chehra Novels

"اوزان۔۔ "عینا نے بھگتے لہجے کے ساتھ اسے
پکارا تھا مگر وہ نم آنکھیں لیے اسی طرح بیٹھا
رہا۔



"خدا کی قسم عینا۔۔ میں نے یہ سب نہیں چاہا تھا۔ کل رات میرا اور ڈین کا جھگڑا ہی اسی بات پر ہوا تھا وہ نشے میں تمہارے بارے میں غلیظ جملے بول رہا تھا۔ میری اس سے ہاتھ پائی ہی ہو رہی تھی کہ کسی نے میرے سر پر پیچھے سے کچھ مارا تھا اسکے بعد۔۔" اس نے سر اٹھا کر بہن کو دیکھا۔۔ "خدا کی قسم مجھے کچھ یاد نہیں۔۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ اتنا گر جائے گا کہ تمہیں۔۔" عینا قریب ہوتی اسکے بازو سے لگ گئی۔



"مجھے معلوم ہے۔۔ تم ہمیشہ میرے بارے میں سوچتے ہو۔۔"

"مگر حفاظت کبھی نہیں کر پاتا کل اگر۔۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑتا نچلا لب دانتوں تلے دبا گیا۔ یہ اسکی بے بسی کی انتہاء تھی کہ وہ اپنی بہن کی ہی حفاظت نہیں کر پا رہا تھا۔ "اگر کل وہ فرشتے تمہیں بچانے نہ آتے۔۔!! میں کیا کرتا۔۔؟ میں جیتے جی مر جانا عینا۔۔ تمہیں کیا میں کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہ رہتا۔۔" اوذان نے نم آنکھیں اٹھاتے مضبوطی سے اسکا سرد ہاتھ تھام لیا۔ "میرا وعدہ ہے تم



سے میں اس کمینے کو زندہ نہیں چھوڑوں
گا۔!!"

"نہیں۔۔ اوزان پلیز۔۔ ہمیں اب اس معاملے
سے دور رہنا ہے۔۔ میں۔۔ میں نہیں چاہتی اب
تم اس سے کبھی بھی ملو۔۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔ وہ کمینہ اتنی انتہاء پر اتر
آیا اور میں بدلے میں کچھ نہ کروں۔۔ اتنا
بزدل اور بے غیرت سمجھتی ہو تم مجھے۔۔"



"اسے سبق سکھا دیا کل ان لوگوں نے۔۔ بہت مارا تھا۔۔ پلیز اوزان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔ کیوں خود کو نئی مشکلوں میں پھنسا رہے ہو۔۔ کیا پہلے ہی کم مشکل ہے ہماری زندگی۔۔؟" اسکے نم لہجے پر اوزان نے ایک اداس نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ اس کی بہن کو واقعی اس پر اعتماد نہ تھا۔ اور ہوتا بھی کیوں وہ کون سا لمحہ تھا جب وہ اسکے تحفظ کے لیے کھڑا ہوا تھا۔ بلکہ وہ ہمیشہ ہر مشکل میں اسکی ڈھال بن کر کھڑی ہوتی تھی۔



"میرا وعدہ ہے۔۔ کم از کم اب میں تمہیں بھی
اپنی وجہ سے مشکل میں پھنسنے نہیں دوں
گا۔۔"

"اوہو۔۔ عینا بڑی بات کر رہا ہے یہ۔۔" سینڈرا
کے انداز پر وہ نرمی سے مسکرا دی تھی جبکہ
اوزان نے بس ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی
تھی۔

"تھینکس۔۔"



"میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتی ہوں۔۔" اتنا کہتی وہ
روم سے باہر نکل گئی۔ آج اس کا جاب پر
جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اور اسی سلسلے میں
اس نے میج کرنے کا سوچا تھا مگر میج ٹائپ
کر کے وہ کشمکش میں پڑ گئی کہ مسٹر فلکس کو
سینڈ کرے یا اس کو کیونکہ اسے اچھی طرح
یاد تھا اس شخص نے لاسٹ ٹائم بھی اسکی اچھی
خاصی پے کٹ کی تھی۔

"کیا کروں۔۔؟" نچلا لب کاٹتی وہ سخت پریشانی
میں تھی۔ اور آخر کار اس نے اپنی چھٹی کے
بارے میں اسے میج کرنے کے ساتھ مسٹر



فلس کو بھی ای میل سینڈ کردی تھی۔ اسے
یقین تھا وہ شخص کہیں مصروف ہوگا۔ اسکا میج
سین کرنے کی فرصت بھی نہ ہو۔ مگر پھر بھی
احتیاطاً اس نے انفارم کر دیا تھا۔ تاکہ کل وہ پھر
اسکی سیلیری میں سے کٹوتی کرنے نہ کھڑا ہوتا۔
ابھی وہ موبائل جینز کی پوکٹ میں رکھ کر
آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اسکے موبائل پر بیپ
ہوئی تھی۔ اس نے فوراً نوٹیفیکیشن چیک کیا۔
مگر پرائیویٹ نمبر سے آیا 'نو' کا میج ایک پل
میں اسکے وجود سے ساری توانائیاں کھینچ گیا تھا۔



"سراٹس ایمرجنسی۔۔ میرا بھائی ہاسپٹل میں
ہے۔۔"

"نوٹ مائے کنسرن۔۔۔" کیا بے حسی تھی۔۔ کیا
حاکمانہ انداز تھا۔ وہ سن کھڑی بس اسکرین
گھورتی رہی۔

Kitab Chennai Novels

یونیفارم چینج کر کے اچھی طرح اپنی نشانوں سے
بھری کلاسیاں چھپاتی وہ سیدھی کچن ایریا کی
جانب بڑھ گئی تھی۔ جہاں مس سسیلی کوئی قہوہ

۔



بنانے میں مصروف نظر آئیں تھیں۔ ایک نظر
پلٹ کر اسکی جانب دیکھا۔ عینا نے نرمی سے
انہیں ہیلو کہا تھا۔ مگر انہوں نے جواب دینے
کے بجائے بھنویں سکیرتے بغور اسکا جائزہ لیا۔

"یہ تمہارے ہونٹ پر کیا ہوا ہے۔۔؟" عینا کا
ہاتھ بے اختیار اپنے ہونٹ تک گیا۔

Kitab Chehra Novels

"ہونٹ۔۔! وہ۔۔ میں۔۔ واشر و م میں سلپ ہو گئی
تھی۔" ان سے نظریں چراتی اپنے کام میں لگ
گئی۔ یہی وجہ تھی کہ آج وہ یہاں نہیں آنا
چاہتی تھی۔ اسکا ہونٹ اچھا خاصہ سوجھ رہا تھا۔



"احتیاط کیا کرو۔۔ لو اسے چھان کر اس جا
میں نکالو۔۔ سر کو آج مائیکرین ہے۔۔ انہی
کے لیے بنایا ہے۔۔" عینا تھوک نگلتی کام میں
لگ گئی یعنی آج وہ گھر پر ہی تھا۔ وہ تو شکر تھا
وہ وقت پر آئی تھی ورنہ۔۔!!

"سیسی۔۔!!" وہ دونوں کام میں مصروف
تھیں جب ایک تین چار سالہ بچی ہائینک اور
جینز میں ملبوس کچن انٹرینس سے داخل ہوئی
تھی۔ اور دوڑتی ہوئی مس سسلی تک پہنچی
تھی۔



"او مائی چائلڈ۔۔" اپنا کام چھوڑتیں وہ بے ساسکتی
اسکی جانب بڑھیں تھیں۔ اور گود میں اٹھا
گئیں۔ عینا نے حیرت سے اس سنہری بال والی
خوبصورت بچی اور ہمیشہ سپاٹ چہرہ لیے پھرنے
والی مس سسلی کا ملن دیکھا تھا۔

"سسلی میں نے آپکی چاکلیٹ پیسٹریز بہت مس
کیں۔۔"

"جی آپ آگئیں آج۔۔ کس کے ساتھ آئی
ہیں۔۔؟" اسے کچن میں رکھیں چیئرز میں سے
ایک پر بٹھاتیں خود بھی برابر میں بیٹھ گئیں۔



"ایڈی کے ساتھ۔۔ ون منٹ۔۔" بات کرتے
کرتے اس نے خود کو کلنگی باندھے دیکھتی عینا
کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔ "ہو از
شی۔۔؟" مس سسیلی نے ایک نظر عینا کو
دیکھا۔

"شی از نیو ور کر عینا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"اوہ۔۔!! ویل انہیں چاکلیٹ کیک اینڈ پیسٹریز
بنانی آتی ہیں۔۔؟" عینا نے ابرو اٹھاتے اس
چھوٹے بوس کو دیکھا جو ایسا لگ رہا تھا ابھی
اسکا ٹیسٹ لینے والی تھی۔



"یاشی از ویری گڈ ان بیکنگ۔۔"

"ریٹلی۔۔!! پھر مجھے آپ کے ڈھیر سارے
پرومسنز اور رولز نہیں سننے پڑیں گے۔۔" مس
سسیلی ہنس پڑیں۔

"عینا آج جو بے بی سمن چاہیں گی۔۔ کچن میں
وہی بنے گا۔۔" اور عینا کی آئی بروز اس بار
شوٹ کر گئیں۔ آخر کس پرنس کی اولاد تھی
یہ۔۔!!



"سمن۔۔ کہاں ہو یا۔۔ اس لیے نہیں لاتا
تمہیں میں۔۔" کچن کے پاس سے آدم کی آتی
جھنجھلاہٹ بھری آواز پر سمن چیخ سے اترتی
فوراً مس سسیلی کی اوٹ میں ہو گئی۔ "دیکھو
یہاں چھپی ہے یہ لڑکی۔۔" آدم نے گھور کر
اسے دیکھا تھا۔

KitaboSunnat.com
"نویں اتنی جلدی واپس نہیں جاؤں گی۔"

سسی بولیں نا۔۔ "سمن مچلتی ان سے لپٹ گئی۔"

"سر تھوڑی دیر رکنے دیں۔ ابھی تو آئیں ہیں
یہ" مس سسیلی نے انتہائی مہذب انداز میں



درخواست کی تھی۔

"اسکی ماں مجھے کچا کھا جائے گی اگر اسے پتہ
چل گیا کہ میں یہاں دہشتگردوں کے بیچ لے
آیا ہوں اسکے ہم کو۔۔" عینا نے بڑی مشکل
سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی اور سمن کو
دیکھا جو مس سسلی کے عقب سے جھانکتی
اسے گھور رہی تھی۔

"زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ آپ بتائیں لٹچ کیا
آپ دونوں نے۔۔؟"



"نہیں قسم سے بھوکا آیا ہوں۔۔"

"میں بھی۔۔!"

"جھوٹی ڈونٹ کون کھا رہا تھا۔"

"سسی ایک ڈونٹ سے تو پیٹ نہیں بھرتا
نا۔۔؟" آدم نے چیر گھیٹ کر بیٹھتے اسے
آنکھیں دکھائی تھیں۔ اور کام میں مصروف عینا
کو ایک نظر دیکھا۔



"ہیلو عینا۔۔ تم یونی نہیں آئیں آج۔۔!" عینا
نے چونک کر اسکی سمت دیکھا۔ اور اپنے لبوں
پر زبان پھیری تھی۔

"وہ۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔"

"اف یو ڈونٹ مائنڈ لاسٹ ٹاپک کے میرے
کچھ لیکچرز مں ہو گئے تھے اگر تم میری سیپ
کر دو۔۔؟" عینا نے بغور اسکی ڈیسینٹ شکل
دیکھی۔ وہ کافی تمیز دار انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"اوکے۔۔ کل یونی لائبریری۔۔"



"کل تو میں شاید یونی نہ آؤں میری ریس
ہے۔۔ اگر تم مجھے ابھی لائبریری میں کچھ وقت
دے دو۔۔؟"

"ابھی۔۔؟ مگر میں تو۔۔" اس نے مس سسیلی
کی جانب دیکھا تھا جو سمن کے ساتھ پیٹری
سے باہر آرہیں تھیں۔ آدم بھی ان کی سمت
متوجہ ہو گیا۔

"مس سسیلی اگر آپکی اسٹینٹ کو ایک گھنٹے
کے لیے کرائے پر لے لوں میں تو آپ کو کوئی



اعتراض ہوگا۔؟" مس سسیلی نے ایک سوالیہ
نگاہ عینا پر ڈالی۔

"لیکن کیوں۔۔؟"

"مجھے تھوڑا پڑھنا ہے اپنے نیو ٹیوٹر سے۔۔"

"اگر مس مراٹ کو کوئی اعتراض نہیں تو۔۔"

"عینا اعتراض ہے تمہیں۔۔؟"

"نہ۔۔ نہیں بٹ آپ کو مسئلہ ہوگا۔۔ میری
ہیلپ کی ضرورت ہوگی کچن میں۔۔" مس

سسلی نے ناک سے مٹی اڑاتے کاؤنٹر پر رکھے
کھولتے قہوے کا جائزہ لیا۔

"میں کسی ملازم کو بلا لوں گی۔"

"انکل کہاں ہیں سسی۔؟"

"تم چلو عینا ورنہ نیا کام آجائے گا کوئی۔" اپنا

بیگ اٹھاتا مس سسلی اور من کو باتوں میں لگا

دیکھ نکلنے کا اشارہ کر گیا۔ وہ بھی نرمی سے

مسکراتی اسکے پیچھے ہو لی تھی۔ واقعی وہ سچ کہہ



رہا تھا جہاں براق آلیار کا ذکر ہوتا تھا وہاں
کوئی نا کوئی کام اسکی جھولی میں آگرتا تھا۔

"یہ تمہارے منہ کو کیا ہوا۔۔۔ لگ رہا ہے کسی
نے زوردار پیچ مارا ہے۔۔۔" آدم نے ساتھ چلتے
سرسری سا اسے دیکھتے پوچھا۔ اور عینا کے
چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ کتنا صحیح اندازہ لگایا تھا
اس نے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟ کیا واقعی ایسا ہوا ہے۔۔۔؟" اسکی
اڑی رنگت دیکھ آدم کی آنکھوں میں حیرت
ابھر آئی۔



"ن۔ نہیں تو یہ۔۔ یہ تو میں آج صبح واش روم
میں گر گئی تھی۔۔"

"اوہ۔۔!! تو کچھ لگاتیں نا پاگل
لڑکی۔۔" لائبریری کا دروازہ کھولتے کسی جینٹل
مین کی طرح اسے اندر داخل ہونے کی جگہ
دی تھی۔ اور عینا اسکی اس حرکت کو دل سے
سمرا ہے بغیر نہ رہ سکی۔

"یہ بچی کون آئی ہے تمہارے ساتھ۔۔؟" اندر
داخل ہوتے اس نے یونہی پوچھ لیا۔



"سمن۔۔؟ میرے بڑے بھائی تبریز ہیں ان کی
بیٹی ہے۔۔"

"اوہ۔۔!! اچھا" عینا کو بڑی حیرت ہوئی
تھی۔ "وہ شادی شدہ ہیں۔۔؟"

"اوہ یوئسلی یار۔۔" آدم کے لبوں سے ہلکا سا
قہقہہ نکلا تھا۔ اور عینا اپنے بیوقوفانہ سوال پر
بے طرح شرمندہ ہوئی۔

"لیکن غلطی تمہاری بھی نہیں۔۔ تم نے بس
ہمارے دی بگ برو ہی دیکھے ہیں۔۔ ہاں ان کا



بھی مت پوچھنا بس مجھ سے۔۔" وہ اپنی ہی
بات پر لطف اندوز ہوتا بیگ صوفے پر ڈال کر
کتابوں کی ایک شلف کی جانب بڑھ گیا تھا۔
جبکہ عینا کو نہ جانے کیوں اپنے چہرے سے
دھواں اٹھتا محسوس ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels

جیولز لورن کیلیفورنیا کی انتہائی غریب فیملی سے
تعلق رکھتی تھی۔ جہاں دو وقت کی روٹی
کے لیے بھی اسکے ماں باپ کو انتھک محنت
کرنی پڑتی۔ ایسے میں اسکا اسکول سے آگے پڑھنا



ناممکن ہی تھا۔ اور گھر کے حالات سے وہ خود
بھی تنگ تھی۔ ہر روز چھوٹی چھوٹی چیزوں
کے لیے سسکنے، جھگڑنے اور چیخنے سے وہ خود
بھی عاجز آچکی تھی۔ ایسے میں اس نے خود باہر
نکلنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ کم عمر ہونے کے ساتھ
بے حد حسین بھی تھی۔ اور اس بات سے وہ
باخوبی آگاہ تھی۔

Kitab Chehra Novels

اس نے فیشن انڈسٹری میں قدم رکھنے کا فیصلہ
کر لیا تھا۔ اور اسکے ہوشربا حسن کی وجہ سے وہ
سلیکٹ بھی ہو گئی تھی۔ اس نے ہر چھوٹے سے
چھوٹے پیمانے کی ماڈلنگ کی تھی۔ اسے بس کما



کر آگے بڑھنا تھا۔ وہ غربت اور غریب لوگوں
سے شدید نفرت کرنے لگی تھی۔ اور جب اس
نے لائم لائٹ سے بھری دنیا دیکھی۔ اسکا اپنے
غربت زدہ گھر اور ماں باپ سے دل گھبرانے
لگا۔ وہ ان لوگوں کے آس پاس بھی نہیں رہنا
چاہتی تھی۔ اسے ماڈلنگ شروع کیے چھ ماہ
ہو چکے تھے جب اسکی پہلی ملاقات آلیار وانی
سے ایک فلم کے ریڈ کارپیٹ پر ہوئی۔ جہاں وہ
صرف فری کے کھانے کے چکر میں آئی تھی
وہیں وہ انتہائی قیمتی لباس میں ملبوس شخص
ڈائریکٹرز اور پروڈیوسرز کو اپنے جوتے کی نوک



پر رکھا ہوا تھا۔ وہ اس گندمی رنگت اور تیکھے
نقوش والے شخص کو اس طرح دیکھ رہی تھی۔
جیسے وہ ایک ایسا جگمگاتا ستارہ تھا جسے دور سے
دیکھ کر ہی بس آنکھیں خیرہ کی جا سکتیں
تھیں۔ وہ عمر میں یقیناً اس سے بہت بڑا تھا کم
از کم پندرہ بیس سال مگر اس وقت جیولز کی
آنکھوں میں یہ فرق نہیں بلکہ اسکے کفلنکس میں
چمکتے ہیرے تھے۔ اور اسے دیکھنے میں وہ اتنی
مگن ہوئی تھی کہ بے دھیانی میں شو اور گنائیز
سے ٹکراتی اسکے کپڑوں پر سیمپین گرا گئی۔ کئی
لوگ اس حادثے کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔



اور آرگنائزر اسے بے عزت کر کے کھری کھری
سناتا آگے بڑھ گیا۔ وہ اس وقت تو روتی ہوئی
وہاں سے نکل گئی تھی۔ مگر اسے یہ نہیں معلوم
تھا۔ وہ اپنے بخت کا ستارہ چمکا گئی تھی۔ وہ آلیار
وافی کی نظر میں آگئی تھی۔!!

ٹھیک دو دن بعد اسے آلیار وافی نے اپنے
آفس میں بلا لیا تھا۔ وہ بے یقینی کا شکار اب
تک سمجھ نہ سکی تھی کہ یہاں کس آڈیشن
کے لیے بلایا گیا تھا۔ مگر آلیار وافی کی اینٹری
نے اسے اپنی جگہ ساکت کر دیا۔ وہ ملاقات
بہت عام سی تھی مگر جیولز لورن کے لیے بہت



خاص تھی۔ اس دن کے بعد اسکی قسمت بدل گئی تھی۔ وہ اب پرانی جیولر نہ رہی تھی جس میں کونفیڈنس کی کمی تھی جسے ہر شو میں پیچھے رکھا جاتا تھا۔ اب وہ آگے بڑھ رہی تھی اب ہر جگہ اسے پوچھا جاتا تھا۔ اور وہ جانتی تھی یہ چمک کس سورج کی دین تھی۔ اسے معلوم تھا آلیار وانی اپنی طاقت سے اسے چمکا رہا تھا۔ اسے تراش رہا تھا۔

ان کی ملاقاتیں بڑھنے لگیں تھیں۔ وہ شخص دولت کے خزانے اس پر لٹا رہا تھا۔ ابھی انہیں ملے مشکل سے تین ماہ بھی نہیں ہوئے تھے۔



جب آلیار وانی نے اسے اپنی یاٹ پر بلا کر
پروپوز کر دیا تھا۔ اور اس دن جیولز کو احساس
ہوا تھا اسکا حسن اتنی چھوٹی طاقت بھی نہ تھا۔
آلیار وانی اسکے قدموں میں تھا یعنی دنیا اسکے
قدموں کے نیچے تھی۔ ان کی شادی بے حد
بڑے پیمانے پر ہوئی تھی جس میں اس نے
اپنے والدین کو نہیں بلایا تھا۔ آلیار نے اس سے
کہا بھی مگر وہ ٹال گئی تھی۔ اور جس بات کو
جیولز منع کر دے آلیار وانی وہ کام کر سکتا
تھا۔۔۔؟



شادی کو ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے جب
جیولز امید سے ہو گئی تھی۔ جس پر اس نے
بہت شور مچایا تھا اور ابورشن تک کی ضد کرنے
لگی تھی مگر آلیا وانی بھی اس بات پر ڈٹ گیا۔
لیکن جیولز نے اس سے یہ وعدہ لے لیا تھا کہ
یہ ان کی پہلی اور آخری اولاد ہوگی۔ جس پر
آلیا خاموش ہو گیا تھا۔ چاہے اسے یہ بات پسند
نہیں آئی تھی مگر وہ اپنی اولاد سے زیادہ اپنی
بیوی کا عاشق تھا۔ ان کے گھر بیٹے کی پیدائش
ہوئی تھی جسے جیولز نے ہاسپٹل کے بعد دوبارہ
کئی ماہ نہ دیکھا تھا۔ اسے اپنے فکر اور اسٹیٹس کی

فکر تھی جو ان نو ماہ میں بالکل تباہ ہو چکے تھے۔
دوسری جانب براق اب نینی اور کیئر ٹیکرز کے
ہاتھوں پل رہا تھا۔ آلیار وافی کو بزنس کے بعد
اگر کسی چیز کی فرصت ملتی تو وہ صرف جیولز
تھی۔ بیٹے کو وہ کئی کئی ہفتوں نہ دیکھ پاتا تھا
مگر جو بھی تھا۔ براق ماں سے زیادہ باپ کو
جاننا تھا۔

Kitab Chehra Novels

وقت تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ براق کو
عقل آرہی تھی۔ وہ اکیلا جی رہا تھا اسکے ماں
باپ میں اب اکثر جھگڑا رہنے لگا تھا۔ جیولز کئی
کئی ہفتے دوسرے شہروں یا ملکوں کے ٹور پر



ہوتی تھی۔ اور آلیار وانی بزنس سے وقت نکال کر اُسکے پاس کسی پروانے کی طرح پہنچ جاتے۔ وہ دونوں اپنے راستے میں اس تیسرے کو بھول چکے تھے۔ وہ تیسرا جو آہستہ آہستہ بالکل خاموش ہوتا جا رہا تھا۔ مگر جیولز کو پرواہ نہ تھی اس کی شادی کو کئی سال گزر چکے تھے۔ اسکا دل اب آلیار وانی اور اسکے نظر آتے بڑھاپے سے اکتانے لگا تھا۔ وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔ اس لائٹ لائٹ کی زندگی سے بھی اب تھک چکی تھی وہ۔ اسکے پاس بہت پیسا تھا اب اسے نیا اسٹارٹ چاہیے تھا۔ مگر وہ اب براق کو مہینے



میں ایک دو بار وقت دینے لگی تھی۔ لیکن ان دونوں ماں بیٹے میں کچھ بھی تو ماں بیٹے جیسا نہ تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی دور پرے کے رشتے دار کے بیٹے سے ملنے جاتی تھی۔ جو اسکی باتوں کا بس مروتاً جواب دیتا تھا۔ لیکن جیولز کو خاص فرق نہ پڑتا تھا۔ وہ خود بے حد مصروف رہتی تھی۔ اسکی سوشل لائف اسکا پروڈکشن ہاؤس۔۔ اسے ہاؤس وائوز والی ٹینشن پالنے کی کہاں فرصت تھی۔ وقت کچھ اور آگے بڑھا تھا۔ اور جب اسکی اپنے نئے اسٹارٹ۔۔ اپنی اصل

..



محبت سنان احمد پر نظر پڑی تھی۔۔ جس طرح
آلیار وانی کی اس پر پڑی تھی۔۔۔!!!

باتھ گاؤن میں ملبوس وہ ابھی نہا کر نکلا تھا۔
آج شدید سر درد نے اسکی پوری روٹین
ڈسٹرب کر دی تھی۔ اور یہ سہر درد اسکے رتجگے
کا سبب تھا۔ گزشتہ رات وہ ایک سیکنڈ نہ سو سکا
تھا کیونکہ اس نے حلق میں ایک گھونٹ
شراب بھی نہ اتاری تھی۔ اور شراب نوشی کے
بغیر اس پر نیند مہربان نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ



تھی کہ آج وہ اب تک اپنے کمرے میں
موجود تھا۔ سیاہ پینٹ اور سفید شرٹ میں ملبوس
کمرے میں موجود قد آدم آئینے کے سامنے
کھڑے کف لنکس لگا رہا تھا۔ سیاہ گھنے بال جیل
کی مدد سے پیچھے کی جانب بنے تھے۔ کئی دن
سے بڑھی شیف اسکی وجاہت میں مزید اضافہ
کر رہی تھی۔ دروازہ ناک ہونے کی آواز پر عقب
میں اسکا کوٹ تھامے کھڑے ملازم نے اسکے
اشارے پر اندر آنے کی اجازت دی تھی۔

"انکل۔۔۔!!!" براق بے اختیار پلٹا تھا۔ ملازم
کے ساتھ سمن کمرے میں داخل ہوتی دوڑ کر



اس تک پہنچی تھی۔

"مائے پر نسز۔۔" خوشگوار حیرت کا شکار ایک ہی
جست میں اسے اٹھتا کئی بوسے دے گیا۔ یہ
ننھی جان جیسے سیاہی میں چمکتا چھوٹا سا ستارہ
تھی۔

"یہ تو بگ والا سر پر اُڑ دے دیا آپ نے انکل
کو۔۔ کب آئیں۔۔؟"

"تھوڑی زیادہ دیر پہلے۔۔ ایڈی کے ساتھ۔۔"



"تھوڑی زیادہ دیر پہلے۔۔!! اور مجھ سے ملنے
اب آرہی ہو۔۔" براق نے آئی برو اٹھاتے اسکی
جانب دیکھا۔

"وہ میں سسی کے ساتھ ٹی بنوارہی تھی نا آپ
کی۔۔ آپ کے پین ہو رہا ہے نا۔۔!!" سمن نے
ننھے ہاتھوں سے اسکی پیشانی چھوئی تھی۔ براق
کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"جلدی سے میچیکل کس دو تاکہ یہ پین ٹھیک
ہو جائے۔۔" براق کے ماتھا قریب کرنے پر وہ
کھلکھلاتی بوسہ دے گئی۔



"ٹھیک ہو گیا۔۔؟"

"تھوڑا تھوڑا۔۔!!" وہ اسے لیے چائے کی ٹرالی
کے پاس آگیا جہاں ملازم اسکا قہوہ لیے کھڑا
تھا۔

"کیسا ٹیسٹ ہے۔۔؟" سمن نے جھانک کر
براق کے چہرے کے تاثرات دیکھے۔۔"ویری
بیڈ۔۔"

"اوہ۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ میڈیسن تو کڑوی ہی
ہوتی۔۔ جلدی سے پی لیں پھر میں اپنی



پیسٹریز کھلاؤں گی آپ کو۔۔" اسکے دلا سے پر
براق نے سپ لیتے بڑی مشکل سے اپنا قبضہ
ضبط کیا تھا۔

"اور ایڈی کہاں ہے۔۔ مس سسیلی کو تنگ تو
نہیں کر رہا۔۔؟" کن نے تیزی سے سر نفی
میں ہلا دیا۔

"وہ تو میری پیسٹریز بنا رہی ہیں۔۔ ایڈی تو ان
کے ساتھ گئے ہیں۔۔"

"کن کے ساتھ۔۔؟"



"وہ نا۔ انکل وہ جو ہائی ٹیل بنائی ہوئیں
تھیں۔۔ گرین آئیز ہیں۔۔" سمن نے بے چین
ہوتے نام یاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ
براق کی بھنویں سکڑ گئیں۔

"عینا۔۔!!"

Kitab Chahira Novels
"ہاں وہی ان کے ساتھ ہیں۔۔"

"کہاں۔۔؟"



"نیچے بکس والے روم میں۔۔ عینا کو لے کر
گئے تھے وہ۔۔"

"اؤ ہم بھی چلیں دیکھیں تو سہی کہاں ہیں یہ
مسٹر ایڈی۔۔" نہ جانے کیوں اس نے دانت
پیتے اپنا جملہ مکمل کیا تھا۔

"نو۔۔ نو آپ ان کے پاس نہیں جائیں۔۔ ورنہ
وہ لے جائیں گے مجھے واپس۔۔"

"ایسے کیسے لے جائے گا میری پرنسز کی مرضی
کے بغیر کچھ کر کے تو دکھائے۔۔" اسکے مصنوعی



رعب پر سمن چہچہاتی گلے میں باہیں ڈال گئی
تھی۔ وہ دونوں نیچے آئے تو لاؤنچ خالی تھا۔ اسکے
قدم خود بخود ہی لائبریری کی سمت بڑھ گئے۔

"ارے لگاؤ یار۔۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہیل
ہو جائے گا۔۔ ورنہ رات تک تو پورا نیلا پڑ چکا
ہوگا تمہارا ہونٹ۔۔" وہ دروازہ وا کرتا اندر
داخل ہوا تو آدم کی آواز اسکے کانوں سے
ٹکرائی تھی اور نگاہ سیدھی ان دونوں تک گئی۔
ٹیبیل کے پاس دو چیئرز رکھے ایک دوسرے
سے ذرا فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اور بکس ٹیبیل پر
بکھری ہوئیں تھی۔ جبکہ آدم کے ہاتھ میں کوئی



جیل تھا جو اسکی جانب بڑھا رہا تھا۔ مگر کھٹکے کی
آواز پر دونوں ہی دروازے کی جانب متوجہ
ہوئے تھے۔

"ارے اٹھ گئے سیٹھ صاحب۔!!" آدم سیدھا
اس سے مخاطب ہوا تھا جبکہ براق اسکی نہیں
اپنی جگہ سے اٹھتی عینا کی جانب متوجہ تھا۔
"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔"

"میری فرینڈ ٹیوشن دے رہی ہے مجھے۔۔" اسکا
انداز بڑا دوستانہ تھا۔ عینا نے نچلا لب دانتوں



تله دباته ايك نظر آدم كو اور پھر اسه
دكهلاه مگر فوراً هٹا بهي گئي كيونكه اسكي نگاهين اسي
پر تهين۔

"فرينڈ۔۔!! اچھا۔۔!! مجھے نهين پتا تھا ميرے
گھر ميں ٹيوشن بهي دي جارهي هے۔۔" وه اب
قدم اٹھاتا نزديك آگيا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"ميں۔۔ ميں تمهين باقي كل يوني ميں سمجھا۔۔"

"كيوں يار مس سسيلي سه كچه دير كه ليے
كڈنيپ كر كه لاي ا هوں۔۔ اور بتايا تو هے كل



یونی نہیں آؤں گا میں۔۔" اسکی مسلسل چلتی
زبان پر عینا کن اکھیوں سے ایک بار پھر براق
کی سمت دیکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کسی بھی پل
وہ ٹیبل الٹ دے گا۔

"عینا پڑا دیں نا۔۔ ورنہ ایڈی مجھے گھر لے
جائیں گے۔۔ انکل بولیں نا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"واہ سیلفش۔۔!!" آدم نے اس چھوٹے پٹاخے
کو گھورا تھا۔ جبکہ براق نے بس ایک نگاہ عینا پر
ڈالی تھی۔



"بیٹھو۔۔!" عینا اسکا سرد آواز میں کیا اشارہ
سمجھتی شدید حیرت میں ڈوبی واپس ٹک گئی
تھی۔ مگر دم اس کا اس وقت نکلا جب وہ اسکی
دوسری جانب رکھی چیئر گھسیٹتا آبیٹھا۔

"واٹ۔۔؟"

"واٹ۔۔؟ میرا گھر ہے میں جہاں دل چاہے
بیٹھوں۔۔" آدم کی سوالیہ نگاہوں پر وہ بد لحاظی
سے جواب دیتا گود میں موجود سمن کو اپنا
موبائل تھما گیا۔ عینا نے اپنے زخمی ہونٹ کی



پرواہ کیے بغیر اسے چل ڈالا تھا۔ یہ اسکے اندر
بڑھتی ٹینشن کا نتیجہ تھا۔

"واہ یہ اچھا ہے۔۔!! عینا تم بھٹینیو
کرو۔۔" آدم بدمزہ ہوتا بڑبڑایا تھا اور واپس عینا
کی سمت متوجہ ہو گیا۔ مگر عینا اب کہاں کسی چیز
پر کونسنٹریٹ کر سکتی تھی۔۔؟ وہ شخص بالکل
اس کے برابر میں تھا مشکل سے ذرا سے فاصلے
پر اسکے قیمتی کلون کی خوشبو تک وہ محسوس
کر سکتی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر اسکی سرد
نگاہیں۔۔!! جو اسے اپنے وجود پر بخوبی محسوس
ہو رہیں تھیں۔ ایسے میں وہ آدم کو خاک



سمجھاتی۔!! اگلے دس منٹ کے اندر اپنے لہجے کی لرزش پر قابو پاتے اس نے جیسے تیسے ٹاپک کمپلیٹ کروایا تھا۔ اور فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تھینک یو سو مچ یار۔۔ یہ فیور نہیں بھولوں گا میں۔۔" اپنا سامان سمیٹتے اس نے مشکور انداز میں شکریہ ادا کیا تھا۔ اور عینا بے اختیار مسکرا دی مگر جب نگاہ اپنے برابر میں بیٹھے شخص پر پڑی اسکی مسکراہٹ آپ ہی آپ سکڑ گئی۔

"چلو بھی اب سسی سے پیسٹریز پیک کرواؤ۔۔ ورنہ تمہاری اماں مجھے کھا جائے گی۔۔" سمن نے



گھور کر آدم کو اور پھر براق کو دیکھا۔

"آپ جا کر چیک کرو آپ کا فیورٹ سامان ریڈی ہوا ہے یا نہیں۔ اس کی میں ویسے بھی چلنے نہیں دوں گا۔" اسکے رخسار پر بوسہ دیتے براق نے پچکارا تھا۔ اور بکس سمیٹتی عینا کی نگاہ بے اختیار ہی اس منظر پر ٹھہری تھی۔ اس نے آج تک اس سخت مزاج شخص کو کسی سے نرم لہجے میں بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔ مگر وہ اگلے پل نگاہ فوراً ہٹا گئی۔ اسے آدم اور سمن کے ساتھ ہی یہاں سے نکلنا تھا۔ اس لیے



جلدی جلدی بکس سمیٹی انکی سابقہ جگہوں پر
رکھنے لگی۔

"عینا ایک پیسٹری تمہیں میری طرف سے
ہوگی۔" آدم براق کی نگاہوں میں دیکھتا جان
کر سلگاتا سمن کو لیے باہر نکل چکا تھا۔ اور
عینا۔!! اس نے ٹیبل پر رکھیں دو بکس کو اور
پھر کن اکھیوں سے براق کو دیکھا جو اب بھی
اسی جگہ بیٹھا تھا۔ لب تر کرتی براق کی
موجودگی نظر انداز کرتے ٹیبل کی سمت بڑھ
گئی۔



"بیٹھو۔" براق کی سرد آواز پر عینا کا بکس اٹھانا ہاتھ تھم گیا۔ نگاہ اٹھاتے اسکی سمت دیکھا۔ مگر وہ اسے نہیں اسکی چھپی کلائیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں اسکے ساتھ کل ہوئے بھیانک واقعے کے نشان ثبت تھے۔ عینا کو اپنی جگہ جما دیکھ براق نے کلائی سے نگاہ ہٹاتے سلگتی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ اور ان آنکھوں میں موجود تنبیہ عینا کو واپس اپنی کرسی پر گرنے پر مجبور کر گئی۔ اس نے پچھلے پندرہ بیس منٹ دماغ میں ریو اسنڈ کیے تھے مگر ذہن میں کوئی ایسا لمحہ نہیں ابھرا تھا جس میں اس نے کوئی غلطی کی ہو۔ مگر اس



تخص کو اسے افیت دینے کے لیے کسی بہانے
کی کب ضرورت تھی۔؟

"بہت شوق ہے میرے ارد گرد موجود لوگوں
کو اپنا مداح بنانے کا۔؟" عینا نے چونک کر
سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں
حیرت کے سوا کوئی رنگ نہ تھا۔ جو براق کو
مزید جھنجھلا گیا۔ اس نے ایک جھٹکے میں ہاتھ
بڑھاتے اسکی چیئر خود سے نزدیک کی تھی۔ اور
عینا اپنی بے ساختہ اڈتی چیخ نہ روک سکی۔ مگر
اس شخص کو اتنا نزدیک دیکھ اس کا حلق خود
بخود بند ہو گیا۔

..



"Sympathy" چاہیے تو مجھے بولو۔۔ قسم ہے
مجھے بھی تمہاری ایک ایک چال کی پورے ناز
اٹھاؤں گا۔۔ "اسکا بدلتا لہجہ عینا کی روح فنا
کر گیا۔ کس قدر غلیظ سوچ تھی اس کی۔ اور اس
سے مطابق ہر بات اپنے ہی پاس سے ذہن
میں گڑھ لیتا تھا۔

"م۔۔ مجھے کسی کی ہمدردی کی ضرورت
نہیں۔۔" چیئر کی آرم پر رکھا اسکا کثرتی ہاتھ
ہٹانا چاہتا کہ وہ اٹھ سکے مگر براق کی پوزیشن
میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔



"اچھا پھر کل کس کے آسرے پر کنیں تھیں
وہاں۔۔؟"

"میں اپنے بھائی کے لیے گئی تھی۔۔ میں نے
نہیں کہا تھا تم وہاں آؤ۔۔" لحاظ اور ضبط گیا
بھاڑ میں وہ کیوں اسکے الزام سنتی۔۔؟

"تمہیں لگ رہا ہے میں تمہارے لیے آیا
تھا۔۔؟" براق نے ایک آئی برو اچکاتے تمسخرانہ
نگاہ اس پر ڈالی۔ نہ جانے کیوں عینا کو اس پل
شدید جلن محسوس ہوئی تھی اپنی آنکھوں
میں۔۔" یہ خوش فہمی نکال دو۔۔ مگر یہ بات



ذہن سے مت نکالنا۔۔ مجھ سے پہلے تمہیں کوئی
فتح نہیں کرے گا۔۔ یہ بات تمہارے ذہن میں
کھدی ہونی چاہیے۔۔ "عینا نے آنکھوں میں
شدید غیض لیے خود کو گہری نگاہوں سے دیکھتے
شخص کو دیکھا۔

"زر خرید نہیں ہوں میں جو تمہارے اشاروں
کی محتاج ہوں۔۔ یہاں جاب کرتی ہوں میں اگر
تم اسی طرح مجھے ہیرئیں۔۔ "براق اسکی کرسی
کی پشت پر ہاتھ رکھتا جھکا تھا۔ اور عینا کی زبان
تالو سے چپک گئی۔



"ہیریس۔۔!! تمہیں خبر ہی نہیں جب میں
اپنی پر آیا تو کیا کیا کروں گا تمہارے
ساتھ۔۔" اسکے فق چہرے پر پھونک مارتا سیدھا
ہو گیا۔ "اور ایک بات۔۔۔!! آئندہ مجھے
تمہارے یوں بیچ رات میں کیا یہاں سے جانے
کے بعد بھی کہیں یوں تنہا نکلنے کی خبر ملی
تو۔۔" ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑا جیل اٹھایا
تھا۔ "اسی گھر کے کسی کونے میں بندھ کر ڈال
دوں گا۔۔" عینا نے آنکھیں بند کرتے اپنے
آنسو اندر اتارے تھے۔ وہ اس شخص کی
دھمکیوں کی عادی ہو چکی تھی۔ مگر پھر ہر بار یہ



آنسو کیوں ذلت کا شکار کرواتے تھے اسے۔۔؟
وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر دونوں کے
بیچ انتہائی مختصر سا فاصلہ تھا اس لیے اسے پیچھے
ہوتے کرسی کا سہارا لینا پڑا۔

"تمہیں لگتا ہے اس طرح روز مجھے مارچ
کرنے سے میرے پیچھے اپنے غنڈے لگانے
سے تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ
گے۔۔؟" سرخ آنکھوں میں غصہ لیے وہ بھی
دو بدو ہوئی۔ بہت ہو چکی تھی
خاموشی۔۔ "نہیں۔۔ براق آلیار۔۔ سن لو یہ کان
کھول کر۔۔ میں تمہارے غلیظ مقاصد کو کبھی



کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔۔ یہاں صرف اپنا
قرضہ اتارنے تک ہوں۔۔ پھر ایسا غائی۔۔ "اسکا
جملہ مکمل بھی نہ ہو پایا تھا جب ایک ہاتھ
اسے حلق سے پکڑتا کسی سخت چیز پر پٹخ گیا۔ اور
جب حواس بیدار ہوئے اسے احساس ہوا براق
اسے حلق سے پکڑتا ٹیبل پر پٹخ چکا تھا۔

"کیا بولو۔ کیا کہہ رہیں تھیں۔ میں سنا چاہتا
ہوں۔۔" اسکے حلق پر گرفت مضبوط کیے براق
نے اپنے مخصوص بر فیلے لہجے میں پوچھا تھا۔ مگر
اسکی آنکھیں اس وقت لہو رنگ ہو رہیں تھیں۔
اور آنکھیں تو عینا کی بھی خوف و گھٹن سے



ابلنے کو تھیں۔ اسے اس قدر سٹلین ردِ عمل کی
قطعاً توقع نہ تھی۔ "بولو۔۔۔ بہت زبان چل
رہی تھی۔۔" عینا نے گھٹن سے بے بس ہوتے
سر تیزی سے تنفی میں ہلایا تھا۔

"مجھے مت آزماؤ عینا مراط۔۔۔ پہلے بھی کہا تھا
میں نے۔۔۔" اسے چھوڑتے جھٹکے سے بٹھایا
تھا۔ عینا تیز تیز سانس بھرتی بری طرح کھانسنے
لگی۔۔ "نہیں مگر تم مجھے پرو واک کر رہی ہو۔
ہر وہ کام کر رہی ہو جو مجھے ناپسند ہے۔۔۔ اور
تمہیں لگ رہا ہے یہ میں محسوس نہیں
کر رہا۔" وہ اس سسکی کو نہیں سن رہی تھی۔ بس



گہرے گہرے سانس بھرتی آنسو بہا رہی تھی۔
وہ اب بھی اسکے سر پر کھڑا تھا مگر یہ محسوس
کرنے یا ردِ عمل دینے کی اب اس میں سکت
نہیں تھی۔ جب براق نے بڑی عجیب حرکت
کی تھی۔ اور عینا ایک پل کے لیے سر سے پیر
تک سن ہو گئی۔ براق آلیار نے جیل نکال کر
اسکے سوجھے ہونٹ پر لگایا تھا۔ اور وہ شاکڈ پتھر
بنی بیٹھی اسکی انگلیوں کا لمس اپنی ٹھوڑی پر
محسوس کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔!!" وہ سسکتی دور ہوئی تھی
مگر اس شخص کی آنکھوں میں اس وقت ایسا



خوفناک تاثر تھا کہ وہ اپنی ہی بے بسی پر نئے
سرے سے زخمی ہو رہی تھی۔ وہ جیل لگانا دور
ہو گیا تھا۔ مگر وہ ٹیبل پر اسی پوزیشن میں بیٹھی
سک رہی تھی۔ براق نے صرف ایک لمس پر
اتنا ماتم کرنے والی اس لڑکی کو شدید ناگواری
سے دیکھا تھا اور بے اختیار بالوں میں ہاتھ پھیر
گیا۔ اس نے آج تک اپنے آگے اتنی مزاحمت
کرنے والی کوئی مخلوق نہیں دیکھی تھی اور
صنفِ نازک تو بہت دور کی بات تھی۔ اگر
ابھی اپنے سرکل کی کسی لڑکی کو خود سے اتنا
قریب کرتا چھو لیتا تو شاید نہیں بلکہ یقیناً وہ



گلے پل اپنا آپ اسے سونپ دیتی۔ براق آلیار
اپنی وجاہت اپنے چارم اپنی پرسنلیٹی کے سحر
سے بخوبی آگاہ تھا۔ پھر یہ عینا مراٹا آخر کس
کھیت کی مولیٰ تھی۔۔؟

"کیا اور کہیں بھی لگواتا ہے۔۔؟" اپنی سابقہ
جگہ پر بیٹھتے اس نے جان کر جلتی پر تیل ڈالا
تھا۔ وہ بھی تو یہی کرتی تھی۔ عینا نے کہتے سے
ٹکتے بلاخر سر اٹھایا تھا۔ اور انتہائی نفرت سے
اسکی سمت دیکھا۔



"کاش کل تم مجھ تک نہ پہنچ پاتے۔۔ کاش میں
کل ہی مر جاتی۔۔" ایک انتہائی سنگین بات جو
ہوش و حواس میں خود اسکے جسم و جاں کو
لرزا دیتی۔ آج وہ بھی کہہ گئی تھی وہ۔ براق کی
چیز کے آرام پر گرفت مضبوط ہوئی تھی مگر وہ
پھر بھی سپاٹ چہرہ لیے بیٹھا رہا۔

"میں فیصلہ سنا چکا ہوں۔۔ تم جب تک میری
نظر میں ہو موت بھی مجھ سے پوچھ کر تم تک
آئے گی۔۔ پھر گلی کے معمولی غنڈے تو بہت
معمولی چیز ہیں۔۔" اسکا فاتحانہ لہجہ عینا مراط
کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ تھا۔ جھٹکے سے



ٹیل سے اترتی دروازے کی سمت بڑھ گئی اور
براق نے بخوبی دیکھا تھا۔ وہ لائبریری سے باہر
نکلنے سے پہلے ہاتھ کی پشت ہونٹ پر رگڑتی
سارا جیل صاف کر گئی تھی۔ اسکے لبوں پر ایک
پل کے لیے مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔ پراسرار
مسکراہٹ۔۔!!

Kitab Chehra Novels

جاری ہے |



رقم کر

قسط ۱۵

"کیا ہوا تم کیوں اس قدر حواس باختہ کھڑی
ہو۔۔ شادی بابا کی ہو رہی ہے اور رخصتی والی
شکل تم نے بنائی ہوئی ہے۔۔" منہا نے
ناگواری سے باسل کی جانب دیکھا۔



"تو تم کس بات کا بھنگڑا ڈال رہے ہو۔۔؟ وہ
ہمارے ساتھ پاکستان جائیں گی۔۔ تمہیں یہاں
سیٹل نہیں کریں گی۔۔"

"مگر بابا کو تو یہاں کی نیشنلیٹی مل جائے
گی نا بیوقوف۔۔" اس نے آنکھ مارتے اصل
پلان بتایا تھا۔ اور منہا نظریں گھما گئی۔

"بابا کو کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔ وہ پاکستان میں
ہی رہیں گے ہمارے ساتھ۔۔"



"تمہیں کیا پتہ یہ آنٹی کب ان کا مائنڈ چینج
کر دیں۔۔ اور خود سوچو کیا کبھی لگتا تھا
ہمارے بابا۔۔!! ایک انگریزن سے شادی
کریں گے۔۔؟"

"بکواس نہیں کرو۔۔ وہ ہمارے بابا ہیں ہم
زیادہ جانتے ہیں ان کے بارے میں۔۔ اور ان
آنٹی کو مسلم کرنا تھا اسی لیے بابا نے ان
سے شادی کی ہے سمجھ آئی۔۔" باسل کی
بات اسے قطعاً نہیں بھائی تھی۔ حالانکہ وہ اتنا
غلط بھی نہ تھا۔ وہ دونوں اس وقت اس کے



کمرے میں بیٹھے شام میں ہونے والے نکاح کی تیاری کر رہے تھے۔ جو بالکل سادگی سے ہونا تھا۔ جیولز اسلام قبول کر کے اب عائشہ ہو چکی تھی۔ مگر منہا کو وہ اسلام قبول کرنے سے زیادہ بابا کی سائیڈ ہونے پر خوش نظر آئی تھی۔ یعنی وہ صرف اسکے باپ کے لیے مسلمان ہوئی تھی۔ خیر اسے اس بات سے کوئی سروکار نہ تھا یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ تھا۔ اس وقت اسے صرف اپنے باپ کی فکر تھی۔ بلکہ ڈر تھا جو ابھی باسل نے مزید بڑھا دیا تھا۔



"باسل۔۔؟" چپس کے پیکٹ میں منہ دیے
بیٹھے باسل نے بس ہم کیا تھا۔ "کیا تمہیں
واقعی لگتا ہے بابا ہم سے زیادہ ان کی سنیں
گے۔۔؟"

"ظاہر ہے یار بیوی ہوں گی وہ ان کی۔۔
بیوی کی کون نہیں سنتا۔۔" منہا نے زور سے
اسکے بازو پر ہاتھ مارا اور پیکٹ چھین گئی۔ یعنی
اسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

"کیا۔۔؟"



"مثال آپ کی شادی عذیر بھائی سے ہوگی وہ
اکیلی کیوں رہیں گی وہاں۔۔"

"تو تم رک جانا مجھے تو اپنی نیو ممی بہت پسند
آئی ہیں۔۔" واپس پیکٹ چھینتا جان کر مزے
لے کر کھانے لگا۔ منہا سلگتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مرو تم یہاں۔۔ اور نکمے تو ایک نمبر کے
ہو۔۔ یہاں فیوچر کیا ہوگا تمہارا۔۔ یا تو کسی
پیٹرول پمپ پر کھڑے ہو گے۔۔ یا کیب چلا



رہے ہو گے۔۔" باسل بغیر برا مانے قہقہہ لگا گیا۔

"پاگل میری نیو می یقیناً یہ دونوں چیزیں
اون کرتی ہوں گی۔۔ اس لیے فیوچر کی تو
ٹینشن ہی نہیں۔۔" وہ اسے بکواس کرتا چھوڑ
باہر آگئی جہاں مشال سان صاحب کے
کپڑے لیے پریس کرنے جا رہی تھی۔ اور
سان صاحب آئی گلاسز لگائے کچھ ڈاکو منٹس
دیکھ رہے تھے۔ اسکی موجودگی محسوس کرتے
انہوں نے سر اٹھایا تھا۔



"کیا بات ہے بیٹا وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔؟"
یہاں آؤ۔۔۔" منہا ^{بجھکتی} ان کے پاس
آ بیٹھی۔ کونے میں استری کرتی مثال بھی یہ
منظر دیکھ رہی تھی۔ اور اسکے لبوں پر ایک
مدھم سی مسکراہٹ ابھری تھی۔ وہ جانتی تھی
منہا کے پیٹ میں دو تین دن سے اسی نکاح
کو لے کر بل پڑ رہے تھے۔ پہلے تو وہ خوشی
خوشی راضی ہو گئی تھی مگر اب سب کچھ
ایکسیٹ کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ اور منہا کی یہ
بے چینی غلط بھی نہ تھی۔ وہ سب سے چھوٹی
ہونے کی وجہ سے سنان صاحب کی لاڈلی بھی



تھی اور حساس بھی۔ اب ایک نیا فرد گھر میں
شامل ہو رہا تھا تو اسکے یہ خدشات اتنے ناجائز
بھی نہ تھے۔

"بابا ہم واپس کب جائیں گے۔۔؟"

"بس چند دن لگیں گے۔۔ اگر عائشہ کے
ڈاکو منٹس اسی ویک بن گئے تو اگلے ہفتے چلے
جائیں گے۔۔۔ آپ کا دل نہیں لگا رہا
یہاں۔۔؟" سنان صاحب نے بغور اپنی لاڈلی
کو دیکھا۔



"نہیں بس۔۔ گھر یاد آرہا ہے۔۔" انگوٹھے سے
ہتھیلی مسلتی منمنائی تھی۔ سنان صاحب بازو
پھیلاتے اسے حصار میں لے گئے۔

"میرے بیٹے کو اتنی جلدی گھر یاد آنے
لگا۔۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا اتنے دن ہم
یہاں رہے اور کہیں گھومے پھرے نہیں تو
اب کچھ انجوائے کر لیں گے۔"

"وقت کہاں ہے آپ لوگوں کے پاس۔۔
چلے ہی نہیں کہیں۔۔" ناراض ہوتی وہ

..



شکایتوں پر ہی اتر آئی تھی۔ سنان صاحب ہنس
پڑے۔ اتنی ہی سادہ تھی ان کی لاڈلی پل میں
موڈ بدلتی تھی اور ساری ناراضیاں بھول جاتی
تھی۔ "چلو وعدہ ہے تمہارے بابا کا۔۔ الگ
سے اپنی بیٹی کے لیے ٹائم نکال کر گھماؤں
گا۔۔"

Kitab Ghentra Novels

"عینا۔۔!!" وہ لاؤنج میں بیٹھی اپنا یونیورسٹی
کا کام کر رہی تھی۔ جب مین ڈور ان لوک



کرتا اوزان کھرایا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔

"کیا ہوا۔۔ خیریت تو ہے۔۔" بک بند کرتی وہ
اسکی حواس باختہ شکل دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"خیریت۔۔!! بہت بڑا بلند ہو گیا ہے
عینا۔۔ تم یقین نہیں کرو گی۔۔"

"ہوا کیا ہے۔۔۔؟" اوزان اپنا سر پکڑتا

صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔ "بتاؤ اوزان۔۔۔؟"

"مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔ یہ کیسے ہو گیا۔۔"



"کیا بڑبڑا رہے ہو۔۔ ہوا کیا ہے۔۔؟"

"ڈین۔۔!!"

"ڈین۔۔؟ کیا کیا ہے تم نے۔۔ تم اس سے
لڑ کر آئے ہو۔۔؟ میں نے منع کیا تھا
تمہیں" وہ غصیلے لہجے میں کہتی قریب چلی
آئی۔۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں یار ایسا نہیں ہے۔۔ میں نے تو اس
دن کے بعد سے دیکھا بھی نہیں تھا انہیں۔۔
او۔۔ اور ابھی جب میں واپس آ رہا تھا تب



رون سے پتہ چلا۔۔ ڈین اور اسکے دو ساتھیوں
کی لاش ملی ہے دو گلی چھوڑ کر ایک پلاٹ
سے۔۔"

"کیا۔۔!!!" عینا کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ یہ
کیا کہہ رہا تھا وہ۔ اسکی ٹانگوں سے جیسے کسی
نے جان کھینچ لی تھی۔ بے اختیار اوزان کے
برابر میں ڈھے گئی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے
آج سے دو دن پرانا ایک منظر گھوم رہا
تھا۔ اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔ وہ ایسا
کیسے کر سکتا تھا۔۔؟



"لوگ کہہ رہے ہیں کسی بڑے آدمی سے
پنگا لے لیا تھا انہوں نے۔۔" عینا کی شکاٹ
نگاہیں بھائی تک گئیں تھیں۔ اسے سمجھ نہیں
آ رہا تھا وہ کس طرح ری ایکٹ کرتی۔؟ کیا
بتاتی اسکے بھائی کو کہ اس 'بڑے آدمی' کو
جانتی تھی وہ۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ اتنا
بڑا درندہ تھا۔۔!! قتل۔۔!! مانا وہ لوگ
اس سے زیادتی کی کوشش کر رہے تھے جس
کی انہیں سزا بھی ملنی چاہیے تھی۔ مگر
قتل۔۔!!



اسے اپنے ہاتھوں کے روگٹے کھڑے ہوتے
محسوس ہوئے تھے۔ یعنی وہ جو کہتا تھا کہ
اسکے ارد گرد موجود لوگوں کو مار ڈالے گا۔ وہ
واقعی مار سکتا تھا۔ اسے اوزان اور اسکے قتل
کے لیے عینا کے ماضی میں جانے کی
ضرورت بھی نہ تھی۔ وہ اب بھی جب چاہتا
اسے اور اوزان کو ختم کر سکتا تھا۔ اور یہی
خوف اسکی آنکھوں سے آنسو نکلا گیا۔ اسے
نہیں معلوم تھا وہ کس بات پر رو رہی
تھی۔۔ اپنی بے بسی پر۔۔؟ اس شخص کے اس



قدر سفاک ہونے پر۔۔؟ یا اپنے بھائی کی جان
کو خطرے میں دیکھ کر۔۔!!

"عینا۔۔ کیا ہو گیا یار۔۔!!" اوزان اس کے
اچانک رونے پر مزید پریشان ہو گیا۔ مگر اسے
احساس تھا ڈین اور اس کے دوستوں نے مل کر
کس طرح اس کی بہن کو ہراساں کیا تھا۔ شاید
اسی وجہ سے رو رہی تھی وہ۔۔

"وہ لوگ مر چکے عینا۔۔ جنہوں نے تمہارے
ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی اللہ نے انہیں



خود ہی دور کر دیا۔ "وہ کیا کہہ رہا تھا۔؟
اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ جو اصل غلط
کرنے کی کوششوں میں تھا اسکے چنگل سے
کیسے نکلتے وہ۔۔؟ اسے یہ سوچ سوچ کر خوف
آ رہا تھا وہ دوبارہ اس عقوبت خانے میں کیسے
جائے گی جہاں ایک ورنہ کھلے عام اس پر
حملے کے لیے بچے تیز کیے بیٹھا تھا۔ ابھی تو
اس جاب پر اسے مکمل دو ماہ بھی نہ ہوئے
تھے۔ ابھی تو ایک طویل عرصہ اسے وہاں
گزارنا تھا۔



اور پھر وہ اس دن مینشن ہی نہ گئی۔ اس میں
اتنی ہمت نہ تھی کہ اس شخص کو فیس
کرتی۔ اور اپنی آنکھوں میں موجود خوف اسے
دکھا کر مزید حاوی ہونے کا موقع دیتی۔
اوزان کے گیراج جانے کے بعد وہ سارا دن
کمرے میں پڑی رہی تھی۔ اسے کسی بات کا
ہوش نہ تھا۔ اور پھر اگلا دن بھی آن پہنچا۔
مگر حیرت کی بات یہ تھی اسے مینشن سے
کوئی میج ریسو نہ ہوا تھا۔



وہ اگلے دن جاب پر پہنچی تو مینشن میں غیر
معمولی بلچل محسوس ہوئی تھی۔ براق یقیناً
مینشن میں نہ تھا جیسا ملازمین اسے اندر
گھومتے نظر آرہے تھے۔ اور اس نے دل سے
بے اختیار دعا کی تھی کہ وہ کسی ٹور پر ہو۔

"مس مراٹ آپ جس حساب سے چھٹیاں
کر رہیں ہیں۔ مجھے نہیں لگتا آپ بیک سے
آگے کچھ کر پائیں گی۔" اسکے کچن میں
داخل ہوتے ہی مس سسیلی کی آواز کانوں

.. .



میں ٹکرائی تھی۔ اور وہ سر جھکاتی ان کے
نزدیک آرکی۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی مس
سیلی۔۔"

"آج سر کے کچھ گیٹ آرہے ہیں چند دن

وہ یہیں اسٹے کریں گے۔۔ یہ مینو دیکھیں اور

کسی گارڈ کے ساتھ جا کر گروسری لے

آئیں۔۔۔" اسکا بہانہ نظر انداز کرتے انہوں



نے حکم جاری کیا تھا۔ اور وہ آنکھیں پھاڑے
اس لمبی لسٹ کو دیکھنے لگی۔

"میں۔۔۔!! مگر میں کیسے۔۔؟"

"کیوں کیا کبھی گروسری نہیں کی آپ
نے۔۔؟ مس مراٹ ہر بات پر اس طرح
سوال نہیں اٹھاتے۔ دوسرے ملازمین اور
کاموں میں مصروف ہیں ورنہ آپ نے آج
تک کچن سے باہر کا کام نہیں کیا۔" عینا کا
دل چاہا ابھی اسکی مبالغہ آرائی پر لسٹ کے



دو ٹکڑے کر دے مگر وہ محض لب بھیج کر
رہ گئی تھی۔

"یہ کارڈ اور باہر جائیں۔ ڈرائیور منتظر
ہوگا۔ کوشش کیجیے گا جلدی کام ختم
ہو جائے" وہ حکم نامہ سنتی باہر نکل گئی۔ اپنے
گھر کی گروسری اور اس گھر کی گروسری
میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ کیونکہ اس میں
دنیا جہان کا مہنگا ترین سامان درج تھا جبکہ
اسکے گھر کی پوری گروسری اس لسٹ کی سب
سے سستی اشیاء کی قیمت میں مکمل ہو جاتی

..



تھی۔ ڈرائیو وے پر مرسدیز کے پاس جی
یونگ اسکا منتظر کھڑا تھا۔ عینا قدم بڑھاتی کار
کی جانب بڑھ آئی۔ جی یونگ نے بڑے
مودب انداز میں اسکے لیے بیک ڈور کھولا
تھا۔

"تم نے شوفر کی سروسز بھی شروع
کر دیں۔؟" عینا کی اس سے اچھی خاصی بات
چیت تھی۔ مگر اس وقت وہ بڑے پروفیشنل
انداز میں نظر آیا تھا۔ اور اسکے طنز پر وہ
ارد گرد دیکھتا فوراً ڈرائیونگ سیٹ ہر بیٹھ گیا۔



"میرے منہ مت لگو تمہارا چلی چکن ویسے
ہی مجھے بہت مہنگا پڑ چکا ہے۔" اسکے تپے
ہوئے لہجے پر عینا کی بھنویں نا سمجھی سے سمٹی
تھیں۔ پھر ذہن میں یکدم جھموکا ہوا تھا۔ اور
اس بار کار مینشن سے باہر نکالتے جی یونگ
کو اس نے بغور دیکھا۔ وہ صحیح سالم نظر آ رہا
تھا۔ یعنی اسے ٹارچر تو نہیں کیا گیا تھا۔

"میں نے۔۔ کیا کیا۔۔؟" جی یونگ نے بیک
ویو مرر میں اسے گھورا۔



"پتہ نہیں کیسا منسوس سایہ ہے تمہارا۔۔
جس دن سے بوس نے مجھے تمہارے ساتھ
دیکھا ہے میرا تو سمجھو بیڈ پیریڈ ہی شروع
ہو گیا۔۔ بوس اب جب بھی مجھے دیکھ لیں
ایسی سرد نگاہ ڈالتے ہیں بندہ وہیں فریز ہو کر
گر جائے۔۔"

"اگ۔۔ مگر میں نے تو کچھ نہیں کہا تھا
تمہارے بارے میں سر کو۔۔" اس نے
بے چینی سے پہلو بدلا۔



"سب صحیح کہتے ہیں جتنی بھولی تم نظر آتی
ہو اتنی ہو نہیں۔۔ سر کو جال میں پھنسا کر
میری ایک مہینے کی سیلیری کٹ کروادی۔۔ نہ
بابا۔۔ تم سے تو وہ بات کرے جسے بوس سے
گردن کٹوانی ہو۔۔ اور میں نے کونسا تم سے
کڈنی مانگی تھی ایک چلی چکن کا ہی تو کہا
تھا۔۔" اور یہ تین کس بات کی تھی عینا کو
سمجھ آگئی تھی۔

"ایک مہینے کی سیلیری ڈونٹ کرنے سے گناہ
ہی دھلیں گے تمہارے۔۔ اور اتنا ہی خوف



ہے اپنے بوس کا تو جاب کیوں کر رہے
ہو۔۔؟" جی یونگ نے بیک ویو مرر میں ایک
بار پھر اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں اسے دکھائیں
تھیں۔

"ایک مہینے کی سیلیر ایک چلی کچن کے
بدلے میں۔۔!! میں لعنت بھیجتا ہوں۔۔ اور
تمہیں لگتا ہے یہاں آنا اور پھر واپس جانا
آسان ہے۔۔؟ میری بات ذہن میں بٹھا
لو۔۔ یہ لوگ ہمیں مار تو دیں گے مگر جاب
چھوڑنے نہیں دیں گے۔۔ اور میں تو خواہ مخواہ



ہی مروں گا کیونکہ ساری سیکیورٹی ڈیٹیلز
میرے پاس ہوتی ہیں۔ اوپر سے تم بس
میرے ہی پاس دوڑی چلی آتی ہو "عینا نے
اس بار سلگ کر اسے دیکھا تھا۔ مگر وہ مسلسل
بڑبڑاتا اپنی ہی کہانیاں سنا رہا تھا۔ لیکن عینا
کے دماغ میں اب الارم بجنے لگے تھے۔
ٹینشن کے سبب ناخن ہتھیلیوں میں چبھوتی
ونڈو سے باہر دیکھنے لگی۔ وہ واقعی اپنے ارد گرد
موجود لوگوں کو نقصان پہنچا رہی تھی۔ جب
یکدم ہی اسکی پاکٹ میں موجود موبائل پر
رنگنگ ہوئی تھی۔ موبائل نکالتے اسکرین پر



نظر ڈالی جہاں وہی پرائیویٹ نمبر منہ چڑا رہا
تھا۔ مگر کیوں۔۔!! اسے اپنے اندر گھبراہٹ
بڑھتی محسوس ہوئی۔ وہ اسے کیوں کال کر رہا
تھا۔۔؟ یقیناً کل کی چھٹی کرنے پر پھر کوئی
دھمکی دینی ہوگی اور یہ سوچتے وہ ایک سنگین
غلطی کرتی موبائل سوچ آف کر گئی۔

Kitab Chahra Novels

"ڈیڈ آئے ہیں۔۔؟" اس نے آفس میں
داخل ہوتے میکس سے پوچھا۔ اسکی ماں کو



گئے مہینہ ہونے والا تھا۔ جیولز نے پلٹ کر
ایک بار بھی رابطہ کرنے کی کوشش نہ کی
تھی جبکہ آلیار وانی پر ایک جمود کی کیفیت
طاری ہو چکی تھی۔ انہوں نے بزنس سے لے
کر مافیا تک ہر چیز سے نظریں پھیر لیں
تھیں۔ بس چوبیس گھنٹے گھر میں رہتے۔ اس
نے ملازم کو شراب انکی پہنچ سے دور رکھنے
کا حکم دے دیا تھا۔ وہ اپنا جگر خراب کر چکے
تھے۔ ان کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی
تھی۔ اور وہ صرف بیٹھا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔
اس نے ماں باپ کی زندگی میں مداخلت نہ



کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اسے امید تھی کہ
وہ چند ماہ میں واپس اپنی اصل زندگی میں
لوٹ بھی آئیں گے مگر یہ سوچتے اسے ایک
ماہ بیت چکا تھا اور اسکا باپ مزید بدتر
کنڈیشن میں چلا گیا تھا۔ وہ اس سے سخت
ناراض تھا۔ اسکی نظر میں ان دونوں کو الگ
کروانے کی سب سے بڑی وجہ وہی تھا۔

"نو سر۔۔ وہ آج صبح ہی اپنے جیٹ میں کہیں
روانہ ہوئے ہیں۔۔" براق کی بھنویں جڑ

۔۔



کنیں۔ اس نے موبائل اٹھاتے باپ کا نمبر
ڈائل کیا تھا۔ جسے دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا۔

"تمہیں منع کیا ہے نا میں نے۔۔ مجھ سے
رابطے کی کوشش مت کرو۔۔" وہ فون پر
دھاڑے تھے۔

"کہاں ہیں آپ۔۔؟"

"یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم مجھ
سے۔۔؟"



"بتائیں کہاں ہیں اس وقت۔۔؟"

"تم میرے باپ نہیں ہو۔۔"

"مجھے بتائیں ورنہ میں ابھی آپ کی لوکیشن
ٹریک کروا کر اٹھوا لوں گا آپ کو۔۔" براق
کی بھی اب بس ہو چکی تھی۔

"شٹ اپ۔۔ میں تمہاری محبوبہ نہیں ہوں
جسے دھمکی دے کر اٹھوا لو یا سب اگلا لو۔۔
تم مجھ سے ہو۔۔ یہ بات یاد رکھنا۔۔"



"میں آپ سے ہوں۔۔ یہ میں نہیں آپ
بھول رہے ہیں۔۔ اور میری محبوبائیں چل کر
مجھ تک آتی ہیں۔۔ اتنی معلومات تو آپکو بھی
ہے"

"مجھے سب معلوم ہے۔۔ اسی لیے گردن میں
اتنا بڑا سریہ آچکا ہے تمہاری۔۔ نکلے گا یہ
سریہ بھی نکلے گا ایک دن۔"

"میں نے اپنی گردن کے سریے کی انچڑ
معلوم کرنے کے لیے کال نہیں کی آپ



کو۔۔ پوائنٹ پر آئیں۔۔"

"پوائنٹ پر تو آچکا ہوں میں۔۔ یاد رکھنا کچھ
نہیں بھولا میں نہ تمہیں نہ تمہاری ماں کو۔۔
اپنے جال میں پھنساتے ہو سب کو۔۔ تم
دونوں غدار میری آستین میں بیٹھے
تھے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"آپ مجھے بتا رہے ہیں یا نہیں۔۔"

"میں لعنت بھیجتا ہوں تم پر۔۔" اتنا کہتے وہ
فون کہیں پھینک گئے تھے مگر کال ڈسکنیٹ



نہیں ہوئی تھی۔ وہ کسی سے چیخ چیخ کر باتیں
کر رہے تھے۔ یقیناً جون سے۔!!

"ہیلو۔۔۔ سر۔!!" جون کی گھبراہٹ بھری
آواز فون پر ابھری تھی۔

"ٹو ہیل و۔۔۔" دو چار گالیاں جون کو نوازتا
دھاڑا تھا۔ "مجھے بتا نہیں سکتے تھے جب ڈیڈ
نکل رہے تھے۔"

"س۔۔۔ سر میں نے کال کی تھی۔۔۔ بٹ
آپ اٹھا نہیں رہے تھے۔" اس نے مودب



انداز میں صفائی دی تھی۔" اور آپ فکر نہیں
کریں سر اس وقت نیویارک اپارٹمنٹ میں
ہیں۔۔ میں آپ کے ساتھ ٹچ میں رہوں
گا۔" براق کال کاٹتا موبائل ٹیبل پر پھینک
گیا۔ آج کل اس کا دماغ سب نے گھما رکھا
تھا۔ جس میں اول نمبر پر اسکا اپنا باپ تھا۔

"اور کوئی حکم سر۔۔" جون موبائل ٹیبل پر
رکھتا آلیار صاحب کے سامنے آکھڑا ہوا۔ مگر
انہوں نے اسے باہر جانے کا اشارہ کرتے



موبائل اٹھایا تھا۔ اور ایک ان نون نمبر پر میسج بھیج دیا۔

"آج شام تک کا وقت ہے تمہارے پاس واپس پلٹنے کا۔۔ ورنہ لندن میں کہاں رہ رہی ہو اور کس سے شادی رچانے جارہی ہو سب کی خبر ہے مجھے جیولز لورن۔۔ کیونکہ میں بھی اسی شہر میں ہوں۔۔"



وہ جی یونگ کے ساتھ مارٹ پہنچ کر مطلوبہ
اشیاء لیتی پھر رہی تھی۔ جس میں اسے زیادہ
مسئلہ نہیں ہو رہا تھا کیونکہ جی یونگ کو ہر
چیز کی لوکیشن پہلے سے معلوم تھی۔ یعنی وہ
گروسری کے لیے آتا رہتا تھا جی مس
سسیلی نے اسے عینا کے ساتھ بھیجا تھا۔ نہیں
بلکہ جی یونگ کے ساتھ ہیلپر کے طور پر
اسے بھیجا تھا۔

"تم اس سیکشن میں جاکر میٹ پیک کر
واؤ۔ میری انگلی پکڑ کر چلو گی کیا۔؟" پینٹ



کی جیب سے اپنا بجتا موبائل بے دھیانی میں
ریسو کر کے کان سے لگاتا اسے ڈپٹ گیا تھا۔
عینا ناگواری سے اسے دیکھتی ٹرائی گھیٹ کر
آگے بڑھ ہی رہی تھی۔ مگر جی یونگ کے
منہ سے نکلنے والے الفاظ نے اس کے قدموں کو
بریک لگا دیا۔

"ہے۔ ہیلو بوس۔" اس نے پلٹ کر دیکھا
اس وقت اس لمبے چوڑے سیکیورٹی گارڈ کا
رنگ بھی اڑ چکا تھا۔ اور یہ کال 'اس شخص'
کے علاوہ اور کس کی ہو سکتی تھی۔۔؟ یکدم

~



ہی اسکے پیٹ میں گرہیں پڑھنے لگیں۔ اس کا
موبائل پچھلے ایک گھنٹے سے آف تھا۔ جی
یونگ نے فون پر بات کرتے ایک مشکوک
نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"ایس بوس۔۔ شی از وڈ می۔۔ مس سسیلی نے
گرو سری کے لیے بھیجا تھا۔" جی یونگ نے
اس سے اشارے سے موبائل کے بارے
میں پوچھا۔ مگر وہ اشارے میں ہی ساتھ نہ
لانے کا بتا گئی۔ اتنی بیوقوف بھی نہیں تھی وہ
کہ ایک نئی بلا اپنے سر لیتی۔



"بوس۔۔ مس مراط مینشن میں موبائل بھول
آئی ہیں۔۔ ن۔۔ نو بوس۔۔ شاپنگ بس کمپلیٹ
ہونے۔۔ او۔۔ او کے بوس جو آپکا
حکم۔۔" موبائل کان سے ہٹاتے اس نے تیز
نگاہوں سے عینا کو گھورا۔

"تم کیا عذاب بن کر میری جاب کے پیچھے
پڑ گئی ہو۔۔ موبائل کیوں نہیں لائیں۔۔ سر کو
اب خود ہی جواب دینا۔"



"کیوں۔۔ لیکن ہم انہی کے کام سے تو آئے
تھے۔۔ اور۔۔ اور تم ایگزٹ کی طرف کیوں
جار ہے ہو۔۔ ہمارا سامان تو وہاں ہے۔۔"

"مس مراط آپ کو اپنی جان اور جاب پیاری
نہیں مگر مجھے ہے۔۔ سر نے کہا ہے اگلے
دس منٹ کے اندر ہم انہیں مینشن میں
ملیں۔۔" اس کے جی یونگ کے ساتھ آگے
بڑھتے قدم یکدم تھم گئے۔ جی یونگ نے
اسکے رکنے پر پلٹ کر دیکھا۔



"چلیں۔۔ مس مراٹ۔۔ مجھے نہیں معلوم سر کا
اور آپ کا کیا مسئلہ ہے۔۔ بٹ پسیں گے ہم
سب۔۔ یہ لکھوا لیں۔۔" اور اسکی بلیک میلنگ
خاصی کار آمد رہی تھی وہ سب چھوڑ چھاڑ
اسکے ساتھ ایگزٹ ڈور کی جانب بڑھ گئی۔ اور
واقعی اگلے دس منٹ کے اندر اندر جی یونگ
اسے لے کر مینشن پہنچ چکا تھا۔ یہ وہی جانتی
تھی جی یونگ نے کس طرح اپنی جاب اور
جان بچانے کے لیے اپنی اور اسکی جان
خطرے میں ڈالی تھی۔ کار سے اترتی سیدھی
اندر کی سمت بڑھ گئی مگر راستے میں اسے



میکس نظر آیا تھا جو اس پر ایک متجسس نگاہ
ڈالتا جی یونگ کی سمت بڑھ رہا تھا۔ یعنی وہ
شخص آچکا تھا۔ وہ انہیں نظر انداز کرتی کچن
کی سمت بڑھ گئی۔ جہاں مسٹر فلکس اور مس
سیلی بھی سر جوڑے کچھ ڈسکس کر رہے
تھے۔ اسکی آمد پر مسٹر فلکس نے گلا کھنکھارا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"مس مراط یہ آخری بار ہوا تھا۔ آج کے
بعد آپ آئندہ کسی کام کے لیے مینشن سے
باہر نہیں جائیں گی۔۔ انڈر اسٹوڈ۔۔!!" عینا



نے جبرے بھیجتے مس سسلی کو دیکھا۔ مگر
وہ سینئر تھیں۔ انہیں کچھ نہیں کہا جاسکتا تھا۔
اس لیے اسے ہی خاموشی سے سنا تھا۔

"یس مسٹر فلکس۔"

"مس سسلی سب وقت پر ریڈی ہونا
چاہیے۔۔ گیٹ کچھ دیر ریٹ کریں گے۔۔
اسکے بعد ہی کچھ کھائیں گے۔"

"یس مسٹر فلکس۔۔ سب وقت پر ریڈی ملے
گا آپکو۔" اس نے بے اختیار گھڑی کی سمت



دیکھا تھا۔ جو دن کے چار بج رہی تھی۔ یعنی
ابھی چار گھنٹے اور گزارنے تھے۔ مسٹر فلکس
کے جانے کے بعد وہ بھی کام میں لگ گئی
تھی۔ اور مسلسل دو تین گھنٹے مس سسلی کے
ساتھ لگی رہی۔ آج پورا مینیو اٹیلیمن تھا۔ اور
ہر چیز بہت احتیاط اور دیکھ بھال سے بنائی گئی
تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ کون گیسٹ
آئے تھے اور ان کی تعداد کتنی تھی۔ نہ ہی
اسے جاننے میں دلچسپی تھی۔ کام کے دوران
اس کے کپڑے اچھے خاصے برباد ہو چکے
تھے۔ مس سسلی کے کہنے پر وہ یونیفارم چینج



کرنے کے لیے کچن سے نکل گئی تھی۔ اسکا
رخ کاریڈور سے ہوتے ڈریسنگ روم کی
جانب تھا۔ جب بیچ میں اس کے قدم کھٹکے
تھے۔ لیفٹ ونگ سے آتی نسوانی قہقہے کی
آواز نے اسے حیرت میں ڈال دیا۔ اور نہ
جانے اسے کیا ہوا وہ اپنا راستہ بھول کر
تجسس کے مارے اس جانب کھنچی چلی گئی۔
دیوار کی اوٹ سے ہلکا سا جھانکتے اس نے
منظر دیکھا تھا مگر جو چیز اس کے سامنے آئی تھی
اسکا چہرہ شرم و حیا سے سرخ کر گئی۔ ایک
دراز قد ہو شرابا سراپے کی مالک لڑکی اپنے



گولڈن براؤن بال کھولے انتہائی مختصر لباس
جو اسکے گھٹنوں سے بھی کافی اونچا تھا، میں
ملبوس ہائی ہیل پہنی۔ سیاہ شرٹ اور پینٹ
میں ملبوس براق کے سینے پر دونوں ہاتھ
رکھے اسے پلر سے لگائی انتہائی نزدیک کھڑی
تھی۔

"تم ہمیشہ یہی کرتے ہو۔ تمہیں مجھے تنگ
کرنا اچھا لگتا ہے۔؟" اسکا دلربا انداز کسی بھی
عابد و زاہد کو پاگل کر سکتا تھا۔ وہ جو بھی تھی
اسکی مصنوعی کھنکھتی آواز بڑی کمال تھی۔ مگر



براق آلیار پینٹ کی پاكٹس ميں ہاتھ ڈالے
بزار كھڑا تھا۔ عينا كو سمجھ نہيں آيا كہ وہ
اب تك كيوں كھڑى تھى۔ پلٹ كيوں نہيں
رہى تھى۔ مگر ہائے يہ تجسس۔!!

"ہاں مجھے معلوم ہے يہى سچ ہے۔"

"نہيں مجھے ايسا كوئى۔۔" اُبھى اسكا جملہ مكمل
بھى نہ ہوا تھا۔ جب اسكى تيز نگاہ ديوار كى
اوٹ سے نظر آتى كسى كى گھنى پونى ٹيل پر
پڑى تھى۔ اور ايسا ہوسكتا تھا وہ نہ پہچانتا۔۔؟



اسکے لبوں پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری
تھی۔ اور دیوار کی جانب دیکھتا پیٹ کی پاکٹ
سے ایک ہاتھ نکال کر اس ہوشر با کی نیم
عریاں کمر پر رکھ گیا۔ "شوق نہیں۔۔ تمہیں
معلوم ہے میں کس مزاج کا ہوں۔۔"

"تمہارے مزاج کی ہی تو بننا چاہتی ہوں
میں۔۔ مجھے اپنے رنگ میں کیوں نہیں
رنگتے۔۔؟" وہ اونچی ہوتی کچھ اور قریب ہوئی
تھی۔ اور اس سے زیادہ دیکھنا عینا مرط کی
آنکھوں اور حیا دونوں کو ہی گوارا نہ تھا۔ اسکا



چہرہ شرم سے تپ اٹھا تھا۔ اس سے پہلے کہ
پکڑی جاتی وہ تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔
مگر ابھی اس نے دس سے بارہ قدم ہی آگے
بڑھائے ہوں گے کہ اپنے پیچھے کسی کے
بھاری قدموں کی چاپ محسوس ہوئی۔ اس کا
دل خود بخود ہی تیز رفتار سے دھڑکنے لگا۔
لیکن اسکی چھٹی حس جس شخص کے سنگنل
دے رہی تھی وہ تو ابھی اس لمبے بال والی
ہوشر با کے ساتھ تھا۔!! پھر کیسے۔؟ مگر
اس نے پلٹ کر شک دور کرنے سے بہتر
اپنے قدموں کی اسپیڈ بڑھانی بہتر سمجھی تھی۔



ابھی وہ چینجنگ روم کے پاس بنے ایریا میں
داخل ہوئی تھی۔ اور قدموں کی چاپ یکدم
ہی آنا بند ہو گئی۔ عینا نے بے اختیار پلٹ کر
دیکھا۔ پورا کوریڈور دور دور تک خالی پڑا تھا۔
اسے جیسے سکون کی سانس آئی تھی۔ مگر اگلے
لمحے وہ سانس رک بھی گیا تھا جب کسی نے
جینڈس ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولتے اسے
اندر کی سمت کھینچا تھا۔ اسکے حلق سے
بے ساختہ چیخ بدآمد ہوئی تھی۔ مگر ایک مضبوط
ہاتھ اسے حلق میں ہی گھونٹ گیا۔



"یہ جرم کر کے فرار ہونے کی عادت جان
سے مار دے گی ایک دن تمہیں۔۔" "عسنا
پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص
کو دیکھ رہی تھی۔ جس کے لبوں پر اس وقت
سرد مسکراہٹ تھی۔ اس نے تڑپ کر اسکا
ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹایا۔ براق وہ ہاتھ اسکے
برابر میں دیوار پر ٹکا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"مم۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ نہ ہی
بھاگی ہوں میری ڈیوٹی۔۔"



"یعنی تمہاری نظر میں چھپ کر ایک لڑکا
لڑکی کو دیکھنا جب وہ۔۔۔"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔" اسکے
بے باک جملے پر سرخ پڑتی بیچ میں ہی کاٹ
گئی۔۔۔ "میں صرف وہاں سے گزر رہی
تھی۔۔۔ جب۔۔۔"

"جب۔۔۔؟" وہ بغور اسکی بدلتی رنگت اور
بھنچے جبروں کو دیکھ رہا تھا۔ جو اسکے ارد گرد
ہونے پر ہمیشہ ایسے ہی نظر آتے تھے۔ عینا



نے لب تر کرتے اسکی سمت دیکھا مگر وہ
اس قدر گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
اسے اپنے اندر گھٹن بڑھتی محسوس ہوئی۔ وہ
اپنی غلطی پہلے ہی تسلیم کر چکی تھی۔ پھر کس
بات کی بحث۔؟

"آئی۔۔ آئی ایم سوری۔۔ میں نے کچھ نہیں
دیکھا۔۔" اسکے فرار حاصل کرنے کی چالاکی
پر براق نے ایک آئی برو اچکائی تھی۔



"کچھ۔۔!! پھر یہ رنگت اتنی سرخ کیوں
ہو رہی اگر کچھ نہیں دیکھا تو۔۔؟" اسکی حالت
سے لطف اندوز ہوتا وہ یقیناً اسکا ضبط آزما رہا
تھا۔ عینا کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ ساتھ
نفرت کا رنگ بھی ابھرنے لگا۔ مگر براق بغیر
کوئی تاثر دیے اسے دیکھتا رہا۔

"میں کہہ رہی ہوں۔۔ آئی۔۔ ایم۔۔۔ سوری۔۔
اگر تمہیں اس بات پر میری پے کٹ کرنی
ہے دین گو آ ہیڈ۔۔" وہ اس کے ساتھ



جینٹس ڈرینگ روم میں تنہا کھڑی نہیں رہ
سکتی تھی۔ اور ابھی کوئی آکر دیکھ لیتا تو۔۔؟

"شٹ اپ۔۔ تمہیں لگتا ہے میرے پاس بس
ایک ہی طریقہ ہے تمہیں سزا دینے
کا۔۔؟" عینا مراط بلاخر اسے سلگانے میں
کامیاب ہوئی تھی۔ جبکہ اب وہ بغیر کوئی
رہسپونس دیے دیوار سے چپکی کھڑی اسے
دیکھنے کے بجائے قد آدم الماریوں کو دیکھ
رہی تھی۔ "موبائل دو۔۔" عینا کی پہلے بھنویں
جڑی تھیں۔ پھر نگاہیں اس تک آئیں۔۔



"ایلیسیوز می۔۔؟"

"موبائل دو۔۔۔ یا میں خود نکالوں۔۔" نگاہیں
نچی کرتی اسکی پینٹ کی پاکٹ کی جانب
دیکھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا موبائل اسکی
پینٹ کی کس پاکٹ میں ہوتا تھا۔

"دور ہو۔۔!!" عینا انتہائی سخت لہجے میں
پھنکاری اور اسکا ہاتھ پینٹ کی پاکٹ کی
جانب بڑھتا دیکھ براق سیدھا کھڑا ہو گیا۔ عینا
نے موبائل نکال کر اسکی سمت بڑھا دیا۔



"پاسورڈ۔۔؟" اسے اپنی آنکھوں میں جلن
مزید بڑھتی محسوس ہوئی۔ یعنی اسکا ضبط کبھی
بھی چھلکنے والا تھا۔ مگر وہ مزید اس شخص کو
اپنے نزدیک آنے کا موقع نہیں دے سکتی
تھی۔ یہ قاتل اوباش کچھ بھی کر سکتا تھا اسکے
ساتھ۔

"3348... اسکا پاسورڈ ٹائپ کرتا وہ سیدھا
کال ہسٹری میں گھسا تھا اور لب بھینپتا اگلے
پل اسکی ٹھوڑی جکڑ گیا۔



"ہاؤ ڈیئر یو اگنور مائی کال۔۔" اسکرین اسکے
سامنے کرتے اپنی دوپہر میں بھیجی گئی کال
دیکھا رہا تھا جس کے بعد عینا نے موبائل
آف کر دیا تھا۔

"اگر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ موبائل
تمہارے پاس نہیں تھا اس وقت۔۔ آئی
سوئیر۔۔ میں وہ کروں گا تم سوچ بھی نہیں
سکتیں۔۔" اسکے پھنکارتے انداز پر وہ بے اختیار
پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ حالانکہ اس نے
قسم کھائی تھی وہ اس شخص کے سامنے کبھی



کمزور نہیں پڑے گی۔ مگر یہ درندہ ہمیشہ اسے
ہارنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

"آنسو نہیں آنس رہا ہے مجھے۔"

"تو سنو۔ مجھے تم جیسے قاتل سے بات نہیں
کرنی تھی۔ میں تمہاری شکل تو کیا اس گھر
کو بھی پلٹ کر نہیں دیکھنا چاہتی۔" جنونی
انداز میں اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔ "کتنے بے رحم
ہو تم۔ تم نے ان لوگوں کا قتل کر دیا۔ کیا
ذرا سی بھی انسانیت نہیں تم میں۔۔؟" براق



کی بھنیوں نا جھی سے سکڑیں تھیں۔ پھر یکدم
ہی اسے وہ تین قتل یاد آئے تھے جنہیں
اپنی پرسنل گن سے شوٹ کیا تھا۔

"تمہیں ان کی موت کا دکھ ہے۔۔؟ حالانکہ
لگی تھے وہ۔۔ ورنہ میری گن سے مرنے کا
شرف صرف میرے خاص دشمنوں کو حاصل
ہوتا ہے"

"کس قدر سفاک ہو تم۔۔ انسانوں کا قتل
تمہاری نظر میں کوئی بات ہی نہیں۔۔؟" اور



اب براق کے چہرے پر ناگواری پھیلنے لگی
تھی۔ یہ چالاک بننے والی لڑکی ان رییسٹ کی
موت کا غم منارہی تھی۔!!

"ہاں وہ تو میں دیکھ ہی چکا ہوں ان کے
ساتھ تم انسانیت کے کونسے کھیل کھیل رہیں
تھیں۔۔ بس برداشت نہیں ہوا مجھ

سے۔۔" چہرے پر عجیب سی تاثرات لیے وہ
گہرا وار کر گیا تھا۔ جو اس قدر نشانے پر لگا
تھا کہ عینا ایک پل کے لیے بالکل بلیٹک



ہو گئی۔ اسے لگا اسکے منہ سے لفظ چھین لیے
گئے ہوں۔۔

"یہ پاسورڈ نہیں بدلنا چاہیے۔۔" اسکا برف
ہاتھ تھامتا موبائل ہتھیلی پر رکھ کر باہر نکل
گیا۔ اور عینا کتنی ہی دیر تک وہاں اسی کیفیت
میں کھڑی رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

مسٹر فلکس نے اسے ڈنر کے بعد گھر جانے کا
آرڈر دیا تھا۔ نتیجتاً وہ لاؤنج میں کھانے کی



سچی میز سے کچھ فاصلے پر بٹلر اور ایک ملازم
کے ساتھ قطار میں کھڑی تھی۔ آج چونکہ
خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ اس لیے اسکی ڈیوٹی
ان لوگوں کو کھانا کھلانے کی بھی تھی۔

وہ ملازمین کو کام کرتا دیکھ رہی تھی کہ نبوی
بلو تھری پیس میں ملبوس تبریز جو کہ ابھی
تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا۔ اسکے ساتھ ایک
ایٹیلیسٹن شکل و صورت والا لمبا چوڑا شخص
اسے ٹیبل کے نزدیک آتا نظر آیا تھا۔



"براق سے تم ہی بات کر سکتے ہو۔۔ اور میں
یہ بھی جانتا ہوں وہ تمہیں کبھی نہیں ٹالے
گا۔" اس اٹیلیسن شکل و صورت والے
شخص نے اپنے اٹیلیسن لہجے میں بولتے تبریز
کو مخاطب کیا تھا۔

"میں نے ابھی اس پلان پر غور نہیں کیا۔۔
کل آفس میں فرصت سے بات کریں گے
اس پر۔۔" تبریز اور وہ شخص اب اپنی
نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ جبکہ وہ لڑکی اسے
دوبارہ نظر نہیں آئی تھی۔ مگر نگاہ جب



سیڑھیوں کی سمت اٹھی وہ ایک پل کے لیے
اٹھی رہ گئی تھی۔ سیاہ تھری پیس میں ملبوس
شانِ بے نیازی سے اترتے براق کے پہلو
میں موجود سیاہ شرٹ اور ٹائٹ فنڈ پینٹ
میں ملبوس ایک شان سے سیڑھیاں اترتی وہ
لڑکی اسے کوئی ملکہ لگی تھی۔ کیونکہ اسکا ہر
نقش حسین تھا۔ وہ واقعی کوئی عام لڑکی نہ
تھی۔ اسکے سحر میں جب عینا مراط گرفتار
ہو سکتی تھی۔ تو کوئی بھی مرد اسکے سحر سے
بچ کر نکلتا یہ ناممکن تھا۔ اسکی براق پر بھی
ایک نظر پڑی تھی مگر وہ ہمیشہ کی طرح



سپاٹ تاثرات چہرے پر سجایا ہوا تھا۔ اسکی نگاہ
عینا پر نہیں پڑی تھی۔ وہ پیچھے آتے میکس
سے کچھ ڈکس کر رہا تھا۔

"ہیلو۔۔ مسٹر تبریز۔۔" نیچے آتے وہ ہوشربا
ایک ادا سے کہتی تبریز کے پاس آکر رکی
تھی۔

"ہیلو رونیکا۔۔ ہاؤ آر یو۔۔" تبریز نے جگہ
سے اٹھتے اس لڑکی سے ہاتھ ملایا۔ اور اگلے
لمحے چھوڑ بھی گیا تھا۔



"آئی ایم فائن۔۔ مگر اب تم مجھے بالکل بوڑھے
لگنے لگے ہو۔۔" ٹیبل کی دوسری جانب بیٹھا
لوکا اپنا قبضہ نہ روک سکا۔

"ڈارلنگ یہ ہمارے بوس سے چھوٹا ہے۔۔
شاید تم بھول رہی ہو۔۔"

"او کم آن جس قدر بورنگ یہ ہو چکا ہے۔۔
مجھے ڈر ہے ریلیجیئس ایکٹیویٹیز نہ شروع
کردے۔۔" بھائی کے برابر میں بیٹھتے اس
نے خدشہ ظاہر کیا۔ "یہ پہلے مجھے کئی گیدرنگز



میں نظر آتا تھا مگر اب سب ختم۔ اسکی بیوی نے آہستہ آہستہ اپنے وش میں کر لیا ہے۔۔ "رونیکا کے جلتے لہجے پر لوکا محفوظ ہوتا

ایک بار پھر ہنس پڑا جس میں تبریز کی مسکراہٹ بھی شامل تھی۔ عینا کو پتہ نہیں کیوں یہ شخص بڑا پسند تھا۔ اسکے دماغ میں تبریز ضمیر کو دیکھ کر ایک فیملی مین کا خاکہ بننا تھا۔ ایک بیوی۔ ایک پیاری سی بیٹی۔ اور

انتہائی سینسیبل اور مہذب۔۔ چاہے اس کا جو بھی کاروبار تھا مگر عینا کی نظر میں اس شخص کی اچھی ایج تھی۔ وہ واقعی اسے براق کا بالکل



اوپوزٹ لگتا تھا۔ جبکہ بغیر کوئی تاثر ظاہر کیے
سینئر چیئر گھسیٹتے براق کی نگاہ کونے میں
کھڑی عینا پر اب گئی تھی۔ وہ سوچوں میں گم
ٹیبل کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔ اسکے ماتھے
پر بل آئے تھے۔ چیئر پر بیٹھتے رسٹ وائچ
دیکھی جو سوا آٹھ بجا رہی تھی۔

"یعنی جو شریف ہو رہے ہیں وہ تمہاری نظر
میں بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔۔ پھر تو بھی
تم رون اور براق کو ہی آئیڈیل
سمجھو۔۔" رونی کا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ بڑی



بناوٹی مگر ھنلتی ہوئی ھنسی تھی اس کی۔ مگر
تبریز کے چہرے پر موجود تاثرات اب سنجیدہ
ہو چکے تھے۔

"نہیں رونن تو بالکل نہیں۔۔۔ اسے تو میں
ایک ٹھگ سے زیادہ نہیں سمجھتی۔۔۔ پتہ نہیں
لڑکیاں کیسے اسکے دام میں آتی ہیں۔۔۔ اور وہ
میرے آئیڈیل پر نہیں اترتا۔۔۔ وہ بھی جلد
عشق میں پڑھنے والوں میں سے ہے۔۔۔"



"واہ۔ تو میری سسٹر کو پلے بوائے پسند
ہیں۔؟" بھنا ہوا بکرا اپنی پلیٹ میں نکالتے
لوکا نے رونیکا کو مصنوعی گھورا تھا۔ مگر معنی
خیزی سے براق کی جانب دیکھا تھا۔ اور یہ
چیز عینا بھی نوٹس کر گئی تھی۔ ظاہر ہے وہ
فارغ کھڑی تھی اسکی توجہ بھٹک بھٹک کر
ٹیبل پر ہی جا رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں ایسا تو نہیں کہا میں نے۔۔ بٹ آسان
ٹارگیٹ نہیں پسند مجھے بھی۔۔" پلیٹ میں ذرا
سی سیلڈ نکالتے اسکی نگاہ اپنی پلیٹ میں

.. //



اسٹیک نکالتے براق تک کئیں تھیں۔ "مجھے تو وہ پسند ہے جو بار بار پھسل جائے اور ہاتھ نہ لگے۔" اسکی مسرور سی آواز عینا تک بھی پہنچی تھی۔

"یعنی مشقت پسند ہو تم۔" تبریز جیسے کنکلو جن تک پہنچا تھا۔ اندازہ تو لوکا کو بھی تھا کہ اسکی بہن کس طرح فدا تھی براق پر مگر اس نے براق کی جانب سے کبھی کوئی پیش رفت نہیں دیکھی تھی۔ عینا لوکا کی بہن کے تاثرات نہ دیکھ پائی تھی کیونکہ رونیکا کی اسکی



جانب پشت تھی۔ اور براق جیسے ان سنی کر گیا تھا۔

"میں نے سنا ہے رون آج کل رشیا پہنچا ہوا ہے۔۔؟" براق کے یکدم ٹوپک بدلنے پر ٹیبل پر خاموشی چھا گئی۔ تبریز نے کھانے سے ہاتھ روکتے ایک نظر لوکا اور براق کو دیکھا جس کے تاثرات کافی سرد تھے۔ جبکہ رونیکا بد مزہ ہوتی اپنی پلیٹ میں رکھے کھانے سے کھینے لگی۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ اور وہ عادی تھی۔۔ گلا کھنکھارتے لوکا نے یہ خاموشی ختم



کی۔ جو بڑا ڈپلومیٹک قسم کا انسان تھا۔ اور آخر
حد تھا معاملے کو سلجھانے اور تباہی سے
بچانے کا سوچتا تھا۔

"ہاں کچھ انڈر گراؤنڈ فائنس اریج کروارہا
ہے وہ۔۔ تم نے کولمبیئنز پر تو ویسے ہی بین
لگوا دیا۔"

Kitab Chehra Novels

"اس سے بولو سنبھل کر چلے۔۔ ہم سے پرانا
نہیں ہے وہ اس گیم میں۔۔ جس طرح
کولمبیئنز پیٹھ میں چھرا گھونپ سکتے ہیں رشینز



بھی منہ کے بل گرا سکتے ہیں۔۔" اسکا
وارنگ بھرا لہجہ لوکا کو اپنی جگہ چوکنا کر گیا
تھا۔ وہ لوگ سیونٹی اور تھرنٹی پر سینٹ کے
ریشیو سے پارٹنرز تھے۔ اور براق اگر وارنگ
دے رہا تھا تو انہیں واقعی چوکننا رہنا تھا۔ مگر
وہ کیا بتا ان لوگوں کو اسکا اپنا بھائی رون
کس قدر باغی اور جنونی تھا۔ کچھ فاصلے پر
کھڑی عینا نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے
ایک نظر ساڑھے آٹھ بجاتی رسٹ واپس کو
دیکھا تھا۔ اور پھر برابر میں کھڑے ورکر کو۔



"ہم کیوں کھڑے ہیں یہاں۔۔؟ یہ لوگ
جس مقدار میں کھا رہے مجھے نہیں لگتا کہ
دوبارہ چیزیں لانے کی ضرورت پڑے
گی۔۔" اسکے بچکانہ سوال پر ورکر بے اختیار
مسکرا دیا۔

"مس مراٹ۔۔ یہ رولز ہیں اس مینشن کے۔۔
ہم اس لیے یہاں کھڑے ہیں تاکہ جس
کھانے میں تھوڑی بھی کمی بیشی ہو ہم فوراً
اسے ٹیبل سے ہٹا دیں۔۔" اور عینا کا منہ او



کی صورت کھلا تھا۔ وہ کیسے بھول گئی تھی یہ
گھر نہیں محل تھا اسکے اپنے رولز تھے۔

"تم کب سے جا ب کر رہے یہاں۔۔" ان کی
آواز انتہائی مدہم تھی کہ ٹیبل تو کیا کسی
قریب سے گزرتے شخص کو بھی نہ پہنچ
پاتی۔ مگر ٹیبل پر بیٹھا ایک شخص تھا جسے اس
وقت اپنے پارٹنر اور تبریز کی مستقبل میں
ہونے والی شپمینٹ سے زیادہ کونے میں
کھڑے اپنے ملازموں کے بیچ چلتی گفتگو نے
متجسس کر دیا تھا۔ وہ بخوبی دونوں کے ہونٹ



ہلتے اور ایکسپریشن بدلتے دیکھ سکتا تھا۔ اور
رونیکا جو اپنے مینیکیورڈ ناخنوں سے مشروب
سے بھرے گلاس پر انگلیاں پھیرتی براق کی
توجہ اپنی جانب مبذول کروانا چاہ رہی تھی
اسے کہیں اور متوجہ دیکھ غیر محسوس انداز
میں اسکی نظروں کے تعاقب میں مڑ کر دیکھا
جہاں کوئی نہیں تھا سوائے دو ملازمین
کے۔!! اور پھر واپس براق کو دیکھا جس
نے انتہائی ناگوار تاثرات کے ساتھ میکس کو
نزدیک بلایا تھا۔ وہ بظاہر اپنی شیمپین پی رہی
تھی مگر اسکی نگاہ براق اور میکس پر تھی۔



براق نے نہ جانے میکس کو کیا اشارہ کیا تھا۔
وہ فوراً سر ہلاتا ان ملازمین کی سمت بڑھ چکا
تھا۔

"مس مراٹ۔۔!!" میکس کے قریب آنے پر
عینا خاموش ہوتی پیدھی ہو گئی۔

"کیا ہوا۔۔؟"

"آپ شاید جان کر رہی ہیں یہ سب
اب۔۔؟" اسکے سنجیدہ انداز پر عینا کے چہرے
پر الجھن ابھری۔



"اور کیا کر رہی ہوں میں۔۔؟" ایک نظر اپنے
برابر میں کھڑے ورکر کو دیکھتے واپس اسکی
سمت دیکھا۔

"یہ۔۔!!" اس نے ورکر کی سمت اشارہ
کیا۔ "آپ کا تو کچھ نہیں جائے گا نقصان
اسے اٹھانا پڑے گا۔۔ اور تم مس مراٹ کے
پاس کھڑے کیا کر رہے ہو جاؤ یہاں
سے۔۔" میکس نے اس کے برابر میں کھڑے
ملازم کو ڈپٹ کر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ جبکہ
عینا کو سمجھ نہیں آیا کہ یہ اچانک کیا ہوا



تھا۔" اب آپ یہ بتائیں خود گھر جائیں گی۔
یا سر پوچھ رہے ہیں یہیں روک لیں
آج۔؟" اسکا ایک جملہ پل میں عینا کی
رنگت فق کر گیا۔ اس نے آنکھوں میں
بے یقینی لیے ٹیبل پر بیٹھے براق کو دیکھا جو
اسے ہی خستہ نگاہوں سے دیکھتا اپنا
مشروب پی رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"مجھے کوئی شوق نہیں یہاں رکنے کا۔ مسٹر
فلکس نے ہی آرڈر دیا تھا۔" جبرے بھینچتے
بھینچے ہوئے لہجے میں بولی۔



"آپ کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا اس
وقت۔۔ آپ گھر جائیں میں مسٹر فلکس سے
بات کر لوں گا"

"یہ احسان کس پر کر رہے ہو۔۔؟ اور ٹائم
دے رہی تھی۔۔ میرا احسان تھا یہ۔۔ سمجھ
آئی۔۔ اور اپنے اس بوس سے بولو مجھ سے
بدلہ لینے کے چکر میں بے ضرر لوگوں کو
نقصان پہنچانا چھوڑ دے" میکس کو ششدر
کھڑا چھوڑ تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی۔
جبکہ رونیکا ابھی نگاہوں سے براق کو دیکھ



رہی تھی جس کی سرد نگاہیں اس دور جاتی
ور کر پر تھیں۔ کیا تھا یہ سب۔۔؟ اتنے اہم
ڈنر سے لا تعلق بیٹھا وہ ساری توجہ ایک
معمولی ور کر کی جانب کیوں کیا ہوا تھا۔؟
اسے یہ کنکیشن سمجھ نہیں آیا تھا۔

Kitab Chahra Novels

جاری ہے



رقم کر

قسط ۱۶

اس وقت وہ انتہائی ڈپریشن میں بیٹھی مسلسل
اپنی ہائی ہیل سے فرش پر ٹک ٹک کر رہی
تھی۔ اسکے مینیکیور ہوئے ناخن چہرے پر
موجود نادیدہ بال بار بار کسے ہوئے جوڑے
میں کرنے کی کوششوں میں تھے۔ صبح جس



وقت اسے ان نون نمبر سے آلیار وانی کا میج
ریسیو ہوا وہ ایک پل کے لیے بلیٹک ہو گئی
تھی۔ یعنی اسکا اتنا پیسہ بہا کر آئیڈینٹیٹی چینج
کرنا سب رائیگاں گیا تھا۔ وہ شخص اس تک
پہنچ گیا تھا۔

مگر جیولز لورن بھی اپنے نام کی تھی۔ اس نے
اپنی ضد پوری کی تھی اور آج شام پانچ بجے
وہ سنان احمد سے خفیہ مقام پر نکاح کر آئی
تھی۔



"میں تمہیں اپنا سکون ہر گز چھیننے نہیں
دوں گی آلیار۔ ایک عرصہ تم جیسے شخص
کے لیے اپنی عمر اپنی جوانی ضائع کی مگر اب
نہیں۔" مگر اسے اب بہت چالاکی اور
سمجھداری سے آگے کا پلان ترتیب دینا تھا۔
پیسہ اسکے پاس بے تحاشا تھا اور اپنے
وفاداروں کو وہ اب تک اتنا بھر چکی تھی کہ
اسکے لیے جان تک کی قربانی دینے سے دریغ
نہ کرتے اتنا تو اسے بھی معلوم تھا۔ مگر آلیار
وفا اسکے سامنے ایک ہاتھی کی طاقت رکھتا تھا
اور وہ چیونٹی جیسی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ اسکے



جانے کے بعد وہ اسکے غم میں شراب کے
نشے میں لو تھ پڑا اپنی زندگی کی آخری گنی
چنی سانسیں لے رہا ہوگا۔ کیونکہ آلیار وانی کی
میڈیکل کنڈیشن سے وہ بھی آگاہ تھی۔ یہ تو
اسکے گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی
ہوش سنبھال کر انتقام کی آگ میں دوڑا چلا
آئے گا۔

ڈوریل کی آواز پر اسکی ہیل کی ٹک ٹک بند
ہوئی تھی۔ آج سنان صاحب کی فیملی کو اس
نے اپنے نیو اپارٹمنٹ میں مدعو کیا تھا۔ مگر



اس بھیانک صورتحال میں خوشگوار ماحول میں
ڈنر کرنے کا وقت نہ تھا اسکے پاس۔ اسے اپنے
پلان پر جلد از، جلد عمل کرنا تھا جو بالکل
ریڈی تھا۔ اپارٹمنٹ کا گیٹ کھولتے اس نے
کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ ان سب کو
دیکھا تھا۔ وہ تینوں بہن بھائی بڑے خوشگوار
انداز میں اس سے ملے تھے مگر دروازہ بند
کرتے سنان صاحب نے اس کے چہرے کے
تاثرات بھانپ لیے۔



"سب خیریت ہے نا عائشہ۔۔؟" باپ کے سوال پر منہا اور مشال نے کچھ الجھ کر انکی سمت دیکھا تھا۔ مگر جیولز ضبط کھوتی یکدم ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ وہ سب بوکھلاتے ہوئے اس کے قریب آئے تھے۔

"کیا بات ہے عائشہ۔۔ آپ اس طرح کیوں رورہی ہیں۔۔؟" سنان صاحب نے انہیں سہارا دیتے صوفے پر بٹھایا تھا۔

"کچھ ٹھیک نہیں سنان۔۔ وہ۔۔ وہ شخص۔۔"



"کون شخص۔۔؟"

"میرا سابقہ شوہر۔۔ وہ مار دے گا۔۔ وہ اسی
شہر میں ہے۔۔ میں۔۔ میں نے تمہیں بتایا تھا
نا وہ کتنا خطرناک ہے۔۔" اور ایک میں ان
سب کے چہروں کے رنگ اڑ چکے تھے۔ مگر
سنان صاحب نے فوراً خود کو سنبھالا۔

"یہ اس شخص کا ملک نہیں ہے۔۔ اور آپ تو
ویسے بھی آئی ڈینٹیٹی چیکنگ کر کے یہاں آئی
ہیں۔۔ وہ شخص آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔"



"نہیں سنان وہ۔۔ وہ مافیا سے بلونگ کرتا
ہے۔۔ وہ جہاں جاتا ہے جسے چاہتا ہے خرید
لیتا ہے۔۔ اور اسے میرا پتہ چل چکا
ہے۔۔" اپنا سر پکڑتی ایک بار پھر رونے لگی۔
سنان صاحب بے یقینی کے عالم میں بیٹھے اسے
دیکھ رہے تھے۔ کئی لمحے تک لاؤنج میں
خاموشی چھائی رہی صرف جیولز کی سسکیاں
گونج رہیں تھیں۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ اسے آپ کا پتہ چل
چکا ہے۔۔؟"



"عائشہ۔۔!!" سنان صاحب کی تنبیہ پر جیولز نے اپنے موبائل میں موجود آلیار وافی کا آج بھیجا میج ان کے سامنے کھول دیا۔ اور جیسے جیسے وہ میج پڑھ رہے تھے ان کا دماغ گھومتا جا رہا تھا۔

"آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی یہ بات۔۔" غصیلے لہجے میں کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو بھی اس آگ میں دھکیل دیا تھا۔ اگر جیولز صبح ہی یہ میج انہیں دکھا دیتی تو شاید وہ کوئی



حل نکال لیتے۔ جبکہ جیولز نے انتہائی دھکی
نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا۔ "مم۔۔ میں کیا
کرتی۔۔؟"

"مجھے فوراً پاکستان کے ٹکٹ کنفرم کروانے
ہوں گے۔۔" اپنا موبائل نکالتے کسی کو کال
ملانے لگے۔

"کوئی فائدہ نہیں اسکا۔۔" سنان صاحب سمیت
ان تینوں بہن بھائیوں نے ہنسنے لگی
سمت دیکھا۔ جو ان پر ایک کے بعد ایک بم



پھوڑ رہی تھی۔" میں معلوم کروا چکی ہوں۔۔
دو دن تک کوئی فلائٹ نہیں۔۔"

"واٹ۔۔!!" وہ واقعی اس وقت چیخ اٹھے
تھے۔

"مگ۔۔ مگر میرے پاس ایک حل ہے۔۔"

"کیسا حل آج میری اولاد بھی موت کے منہ
میں کھڑی ہے اور تم مجھے دلا سے دے رہی
ہو۔۔" وہ پاگل نہ ہوتے تو اور کیا کرتے۔ مگر



مشال جیولز کی بے بسی دیکھتی باپ کے
نزدیک آگئی۔

"بابا آپ پلیز کول ہو جائیں۔۔ اس میں آنٹی کا
تو کوئی قصور نہیں نا۔"

"کیسے قصور نہیں یہ مجھے صبح ہی اس بات
سے انفارم کر سکتی تھیں۔۔"

"میں۔۔ میں سب ٹھیک کر دوں گی۔۔ بس تم
ایک بار راضی ہو جاؤ سین۔۔ آلیار ہمارا کچھ
نہیں بگاڑ پائے گا۔"



"کیا ٹھیک کرو گی بولو۔"

"میرے گارڈز نیچے ویٹ کر رہے ہیں جب تک ہم پاکستان نہیں جاسکتے۔۔ وہ لوگ ہمیں سیفلی فرانس شفٹ کر دیں گے۔۔ پھر اسکے بعد جو تم چاہو گے وہ ہوگا۔" جیولز کے حل پر انہوں نے ایک کشمکش بھری نگاہ اپنی اولاد پر ڈالی تھی۔ مگر وہ تینوں جیولز سے متفق نظر آرہے تھے۔



"ٹھیک ہے پھر ہمیں اپارٹمنٹ سے اپنا سامان
اور پاسپورٹ وغیرہ لے کر آنا ہوگا۔"

"اوکے بٹ پہلے میں اپنا لگج لے لوں پھر
تمہارے اپارٹمنٹ سے ڈائریکٹ ایئرپورٹ
کے لیے نکلیں گے۔۔ میرا پیئجر جیٹ میں وہیں
ہمارا انتظار کر رہا ہوگا۔۔" پھر اسے اپنا سامان
سمیٹنے میں مشکل سے دس منٹ لگے تھے اور
وہ لوگ چند منٹ بعد جیولز کی پرائیویٹ کار
میں بیٹھے تھے۔ جیولز کے ساتھ آگے پیئجر
سیٹ پر بیٹھے سنان صاحب کسی گہری سوچ



میں کم تھے۔ منہا نے ایک نظر اپنے برابر
میں بیٹھی مثال کو دیکھا۔ اور وہ اسکی نگاہوں
کا اشارہ سمجھتی ہاتھ تھپک گئی تھی۔ مگر جب
اچانک ہی ان کی کار پر پیچھے سے کسی نے
بڑی زوردار ٹکرماری تھی۔ وہ سب جھٹکا
کھاتے اپنی چیخیں نہ روک سکے۔ جیولز نے
زرد پڑتا چہرہ لیے ہوا اس قابو میں رکھتے بیک
ویو مررڈ میں دیکھا۔ جہاں دو مرسڈیز ان کے
پیچھے آرہیں تھیں۔ اور اسے لگا اس پل اسکی
اسٹیر رنگ پر گرفت کمزور پڑ جائے گی۔



انہیں۔۔ نہیں آلیار۔۔ یہ میں ہونے نہیں دوں
گی۔۔ تمہارے ہاتھ آنا بھی میرے لیے موت
ہے۔۔ اس سے بہتر ہے میں تم سے بھاگنے
کی کوششوں میں مر جاؤں۔۔ خود کو سنبھالتے
سنان صاحب کو دیکھا جو اس وقت سخت
پریشان نظر آرہے تھے۔ جب ایک اور ٹکر
ماری گئی تھی۔ جیولز گاڑی کا گیر چینیج کرتی
فل اسپید پر ڈال گئی۔

"وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں سنان ہمیں
ڈائریکٹ ایئرپورٹ پہنچنا ہوگا۔"



"ہمارے پاسپورٹ فلیٹ میں ہیں جیولز تم
ہوش میں تو ہو۔۔" وہ سختی سے ڈیش بارڈ
تھامے دھاڑے تھے۔ اصل فکر انہیں اپنی
اولاد کی تھی۔ خاص کر منہا کی۔ اس کی حال
ہی میں اتنی بڑی سرجری ہوئی تھی۔ یہ حالات
اسکی جان خطرے میں ڈال سکتے تھے۔

"اسکی فکر تم مت کرو۔۔ میں۔۔ میں کسی سے
منگوا لوں گی ورنہ اگر ابھی ایئرپورٹ نہ پہنچے
تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔"



"بابا آنٹی صحیح کہہ رہی ہیں۔۔" مشال کی
سہمی ہوئی آواز پر وہ لب بچھتے سختی ہاتھ
ڈٹیش بارڈ پر مار گئے۔ وہ دونوں کاریں اب
بھی ان کے پیچھے ہی تھیں۔

"ہے۔۔ مائے لو۔۔!!" یکن میں داخل ہوتا
پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔ مگر
وہ بغیر کوئی تاثر دیے اپنے کام میں مصروف
رہی۔ "یار گڈ مارنگ تو کہہ سکتی



ہو۔۔" جوڑے سے نکلتیں اسکی لائٹ براؤن
لٹوں کو چہرے سے ہٹاتا وہ بڑے پیار بھرے
انداز میں بولا تھا۔

"پیچھے ہٹ جائیں تبریز۔۔ کام کرنے دیں۔۔"

"مجھ سے اہم کب سے ہونے لگا یہ
کام۔۔۔" اسکے کندھے پر ٹھوڑی ٹکاتا اسے
منانے کی کوششوں میں تھا۔ رات کو جب وہ
ڈنر اور پھر رنگ فائٹ کے بعد گھر لوٹا۔ تب
تک لیلیٰ اور سمن دونوں سوچکیں تھیں۔ اور



لیلیٰ کے اسکے گھر آنے سے پہلے سو جانے کا مقصد صرف یہ ہوتا تھا کہ وہ اس سے خفا ہوتی تھی۔ ورنہ وہ چاہے بزنس میٹنگز یا کہیں سے بھی لوٹنے میں رات کے چار کیوں نہ بجا دیتا وہ اسکے انتظار میں جاگتی رہتی۔ مگر کل اسے معلوم تھا کہ وہ براق کے گھر ڈنر پر جا رہا ہے۔ اس لیے وہ شام سے ہی بگڑے موڈ میں پھر رہی تھی۔

"لیلیٰ یار بات کرو۔۔۔"



"کیا بات کروں۔۔ بھی آپ نے سنی ہے
میری۔۔؟" وہ سرد لہجے میں کہتی بغیر پلٹے کام
میں مصروف رہی۔

"تو یار تم مجھے سمجھ کر بھی نہیں سمجھتیں۔۔
براق اور میں الگ نہیں ہیں نہ ہی کبھی الگ
ہو سکتے ہیں۔۔ اور تم چاہتی ہو میں اپنے بھائی
کو بیچ راہ میں اکیلا چھوڑ دوں۔۔"

"ہاں وہ تو بارڈر پر جنگ لڑ رہا ہے۔۔ راہِ حق
میں قربانیاں دے رہا ہے نا جس کو چھوڑنا



گناہ ہوگا آپ کے لیے۔۔" اس کے طنز پر وہ اس کے برابر میں کھڑا ہوتا سلب سے ٹیک لگا گیا۔ تاکہ اس کا چہرہ دیکھ سکے۔

"تو تم نے بھی ٹھیکا نہیں اٹھایا ہوا سوشل ورک کرنے یا دوسروں کے لیے اپنا دل گردہ نکال کر بیچنے کا۔۔ یہ سوشل گیدرنگز اور چیئرٹی ایونٹس میں جانا کم کرو وہی دماغ خراب کر رہے ہیں تمہارا۔۔ ہمیں عجیب مافیا مین بنا کر رکھا ہوا ہے تم نے اپنی نظر میں۔۔ بیوی بزنس کرتے ہیں ہم



بزفس۔۔"لیلیٰ نے ایک سرخ تاسفی نگاہ اس پر
ڈالی تھی اور بغیر کچھ کہے۔ اوون کی سمت بڑھ
گئی۔ جبکہ تبریز اپنی چلتی زبان پر بے اختیار
بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔

"اچھا ناشتے میں کیا ہے یہ تو بتادو۔۔؟"

"بولیٹس اور کلاشنکوف ہے آپ کے لیے۔۔"

ٹیلیں پر بیٹھ کر انتظار کریں۔۔" اس کے تپے
ہوئے لہجے پر تبریز کے لبوں پر مسکراہٹ
دوڑ گئی۔



"تو یہ اتنی طرح کے ناشتے کس کے لیے بن رہے ہیں۔۔۔ سمن کی گینگ کو انوائیٹ تو نہیں کر لیا۔۔۔" مگر کچن سے باہر نکلتے اسے اس سوال کا جواب بھی مل گیا تھا۔ جہاں جینز اور سویٹر میں ملبوس آدم صوفے پر بیٹھا نظر آیا تھا۔ یعنی یہ ساری تیاریاں اپنے چہیتے دیور کے لیے کی گئیں تھیں۔ آدم نے ایک نظر بھائی کو دیکھا تھا اور پھر آنکھیں مسلتی سیڑھیوں سے نیچے آتی سمن کی جانب متوجہ ہو گیا۔



"اے ڈرنی گرل فریش ہو کر آؤ۔" مگر وہ
دوڑتی ہوئی اس تک آئی تھی اور برابر میں
گھس گئی۔ آدم نے ناک بند کرنے کی ایکٹنگ
کی تھی۔ اور کھلکھلاتی اسکے گرد باہیں ڈال
گئی۔

"ایڈی مجھے پھر لے چلو نا انکل کے
پاس۔" اسکے لاڈ بھرے انداز میں کہے جملے
پر تبریز نے موبائل سے نگاہ ہٹاتے چونک کر
ان دونوں کی جانب دیکھا اور اسی پل آدم
نے بھی بھائی کو دیکھا تھا۔



"کیا کہہ رہی ہو میں کیوں لے کر جاؤں
گا۔۔ اپنی ماں سے پٹوانا چاہتی ہو۔۔" وہ فوراً
ہاتھ جھاڑتا ناشتے کی ٹیبل پر آگیا۔ جہاں لیلیٰ
چیزیں لا کر رکھ رہی تھی۔

"اٹھو ہیلپ کرو لیلیٰ کی۔۔" تبریز کے حکم پر
وہ بد مزہ ہوتا کچن کی سمت بڑھ گیا۔

"یہ آپ کے چاند چہرے پر غصے کے بادل
کیوں چھائے ہیں۔۔؟" کٹے ہوئے فروٹس کا
باؤل تھماتی لیلیٰ کو اس نے مشکوک نگاہوں



سے دیکھا تھا۔ جب یکدم ہی اسکے ذہن میں
جھموکا ہوا۔ اور وہ اپنی مسکراہٹ نہ ضبط
کر سکا۔

"بھائی آپکی ناظمی کی پرواہ کیے بغیر ڈنر اٹینڈ
کرنے تو نہیں چلے گئے تھے کل۔۔؟" لیلیٰ
نے انتہائی افسردہ نگاہوں سے دیور کو دیکھا
تھا۔ "ارے یار کیوں پریشان ہوتی ہیں۔۔ وہ
روینکا کیا کرے گی۔۔ بس تھوڑا سا۔" واپس
پلٹتے اس کا باقی جملہ منہ میں ہی رہ گیا۔ کیونکہ
تبریز نے جن نگاہوں سے اسے دیکھا تھا وہ



اسے چپ کروانے کے لیے کافی تھا۔ مگر اسکا
ادھورا جملہ بھی پورا کام کر گیا تھا۔ اور لیلیٰ اس
وقت خونخوار نگاہوں سے تبریز کو گھور رہی
تھی۔

"یار یہ بکواس کر رہا ہے۔۔۔ وہ ویسے بھی
براق۔۔۔" تبریز تیزی سے کچن کی جانب لپکا
تھا۔ جہاں ابھی وہ مڑی تھی۔ آدم اطمینان سے
بیٹھتا اپنی پلیٹ بھرنے لگا۔ بہت کم اسے ایسے
بھرپور ناشتے نصیب ہوتے تھے کیونکہ وہ



اپارٹمنٹ میں رہتا تھا اور کچھ بھی الٹا سیدھا
حلق مار کر لیتا تھا۔

"بتاؤ نا ایڈی۔۔۔ پلیز۔۔۔" وہ پھر برابر میں آتی
اسکے کندھے سے لگ گئی۔

"چپ پلیز کی بچی۔۔"

"پلیز کی نہیں تبریز کی بچی۔۔" سمن نے بھی
جواباً اسے گھورا تھا۔



"ہا۔ بتاتا ہوں تیری ماں کو۔۔ اپنے باپ کا
نام لے رہی ہے۔۔"

"پھر میں بھی بتاؤں گی۔۔ مجھے پولیس کی بچی
کہہ رہے تھے۔۔"

"جاؤ بتادے۔۔ میں کسی سے نہیں ڈرتا۔۔"

"لایبر۔۔ بابا اور انکل سے تو اتنا۔۔۔
ڈرتے" اس نے دونوں ہاتھوں کو دور تک
پھیلا یا تھا۔ آدم نے اسکا چھوٹا سا ہاتھ گھورتے
ہوئے سائیڈ میں پھینکا۔۔



"ہاں پھر اپنے بابا کے ساتھ ہی نکلو۔۔ اب
میں تو لے کر جاؤں گا نہیں۔۔"

"پھر میں ماما کو بتاؤں گی۔۔ چپکے چپکے کہاں
لے کر گئے تھے آپ مجھے۔۔" وہ بھی بغیر
ڈرے چٹخارہ لے کر بولی تھی۔ اسے معلوم تھا
اسکا باپ اسکی ماں کو بتائے بغیر یہ کام کبھی
نہیں کرے گا۔ صرف اسکا چاچو ہی تھا جو یہ
قدم اٹھا سکتا تھا۔ آدم نے اس پانچ سالہ فتنے
کو دیکھا جو جتنا زمین کے اندر تھا اتنا ہی باہر
تھا۔



"اب بولیں چلیں گے یا نہیں۔۔؟"

"کہاں جانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔۔" لیلیٰ اور
تبریز بڑے خوشگوار موڈ میں کچن سے نکلے
تھے۔ اور ٹیبل پر بیٹھتے لیلیٰ نے ہی بیٹی سے
پوچھا۔

"سیکریٹ ماما۔۔ یہ ایڈی اور میری پرسنل بات
ہے۔۔ ورنہ پلان کینسل ہو جائے گا۔" اسکی
چلتی زبان پر آدم کا دل چاہا سامنے رکھے
فروٹس کے باول میں اپنا منہ چھپا لے یا یہ

۔۔



فروٹس اپنی جیبی کے منہ میں ڈال دے۔
کیونکہ لیلیٰ کی اب کھوجتی کچھ ابھی نگاہیں دیور
پر ہی تھیں۔

"سینڈوچ دینا مجھے ذرا بڑی زبردست خوشبو
آ رہی تھی۔" تبریز جو بیٹی اور بھائی کی بوگھس
چال سے پہلے ہی آگاہ تھا۔ بیوی کو فوراً اپنی
جانب متوجہ کیا تھا۔ لیلیٰ نے ایک سینڈوچ
آدم کی پلیٹ میں رکھتے ٹرے تبریز کی سمت
بڑھا دی۔ "ویسے تم آج کل اپنی صبا آنٹی کی
طرف نہیں جارہیں۔" اسے اب بھی پوری



طرح اس بات سے نہ نکلتا دیکھ تبریز اسکا
فیورٹ ٹاپک چھیڑ گیا تھا۔ اور اس بار وہ واقعی
اپنی آنٹی کی باتوں میں لگ گئی تھی۔ جبکہ آدم
اور سمن اپنی کھسیاہٹ بھری مسکراہٹیں روکتے
ناشتے کی سمت متوجہ ہو گئے تھے۔

"کون ہے یہ۔؟" وہ جو کافی دیر سے مس
سبیلی کے ساتھ گارڈن میں کھڑی لڑکی کا
بغور جائزہ لے رہی تھی۔ بلاخر مسٹر فلکس سے



پوچھ گئی۔ وہ مشکل سے تین سے چار بار ہی
براق کے گھر آئی تھی۔ وہ بھی ہمیشہ لوکا سے
ضد کر کے۔ مگر اس نے آج تک مس سسلی
کے علاوہ کسی فیمل ورکر کو یہاں کام کرتے
نہ دیکھا تھا۔ اور اس اچھی خاصی اٹریکٹو لڑکی کو
یوں کھلے عام دندناتا دیکھ اسے مسلسل کچھ
کھٹک رہا تھا۔ حالانکہ اسے براق کے اسٹینڈرڈز
اچھے سے معلوم تھے۔ کم از کم وہ مغرور
شخص ایک نوکر پر تو کبھی نظر نہ ڈالتا۔ اس
نے آج تک اسے حد پار کرنے نہ دی تھی
جس کے حسن کا بڑے سے بڑا طرم خان



بھی گرویدہ ہو جاتا۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ یہ لڑکی
مسلل اسکی نظروں کے سامنے تھی اور براق
آلیار تھا تو مرد ہی نا۔!! وہ بھی آوارہ
مزانج۔!!

"مس اینٹونی۔۔ یہ مس سیلی کی اسٹینٹ
ہیں۔ ابھی دو ماہ پہلے ہی کام شروع کیا ہوا
ہے انہوں نے۔۔"

"مگر اس سے پہلے تو مجھے کبھی کوئی فیمل
ورکر نظر نہیں آئی اس مینشن میں۔۔" مسٹر



فلکس نے چونک کر اسکی کھوجتی آنکھوں میں
دیکھا۔

"میڈم۔۔ یہ سر کے آرڈرز تھے۔۔ اسی لیے
رکھا ہے انہیں۔۔" رونیکا کی بھنویں بے اختیار
سکڑ گئیں۔

"براق نے رکھا ہے اسے۔۔؟" اور اسکی آواز
میں موجود شک مسٹر فلکس کو بے اختیار
پچھتاؤے میں ڈال گیا۔ انہیں یہ بات ایک



آؤٹ سائیڈر سے ڈسکس نہیں کرنی چاہیے
تھی۔

"ایس میم میں نے ریکامینڈ کیا تھا۔۔۔ سر نے
منع نہیں کیا بس۔۔۔" وہ اپنے طور پر بات
سنجھال گئے تھے۔ مگر رونیکا جو پہلے صرف عینا
کو دیکھ رہی تھی۔ اب ان نگاہوں میں سرخی
بھر آئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"بلا کر لاؤ اسے یہاں۔۔۔"



"یس میم۔۔" وہ وہاں سے نکلتے گاڑن کی
جانب بڑھ گئے۔ جہاں مس سسیلی اور عینا
کھڑیں نئے لگنے والے پودوں کا جائزہ لے
رہیں تھیں۔

"مس مراط۔۔!!"

"یس مسٹر فلکس۔۔!!"

KitabChehra Novels

"آپ کو مس اینٹونی وہاں کھڑیں بلا رہی
ہیں۔۔" مسٹر فلکس کے پیغام پر عینا نے
چونکتے مس سسیلی کو اور پھر اپنے عقب میں



دیکھا۔ جہاں گلاس وال کے پار روڑیکا کھڑی
تھی۔

"جاؤ تم۔" مس سسیلی کھوجتی نگاہوں سے
مسٹر فلکس کو دیکھتیں عینا کو جانے کا اشارہ
کر گئیں تھیں۔ وہ قدم بڑھاتی گھر کے اندر
کی جانب بڑھ گئی۔ اس نے کل رات کے بعد
اس گھر کے کسی فرد کو بھی نہ دیکھا تھا۔ سننے
میں آیا تھا۔ براق رات کو گھر ہی نہ لوٹا تھا
جبکہ لوکا اپنے کسی کام کے سلسلے میں نکلا ہوا
تھا اور آج ہی ان لوگوں کی واپسی تھی۔



"میم آپ نے بلایا۔؟" رونیکا جو کسی ملکہ کی طرح اسکن کلر پینٹ اور وائٹ لوز شرٹ میں ملبوس صوفے پر براجمان تھی۔ عینا کو اپنے سامنے آنے کا اشارہ کیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔؟"

"عینا۔۔ عینا مراط۔۔"

Kitab Chehra Novels
"کہاں رہتی ہو۔۔؟"



"اسی شہر میں۔۔!!" عینا نے اپنی حیرت پر
قابو پاتے اسے جواب دیا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے جہاں تم جاب کر رہی
ہو۔۔ ان لوگوں کا تعلق کس سے ہے اور
کتنے خطرناک لوگ ہیں یہ۔۔؟" اپنے ناخنوں
کا جائزہ لیتے اس نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں
سوال کیا تھا۔ عینا نے نا سمجھی سے اسکی جانب
دیکھا۔ یہ کیسا سوال تھا اور اس سے کیوں
پوچھا جا رہا تھا۔ مگر جو بھی اسکا جواب وہ بہت
گہرائی سے جانتی تھی۔



"نومیم میں بس۔۔ ایک ورکر ہوں یہاں۔۔ یہ
لوگ کون ہیں یا کس قسم کے ہیں۔۔ مجھے اس
بارے میں کوئی علم نہیں۔۔" رونیکا نے ایک
آئی برو اچکاتے بغور اسکے تاثرات دیکھے۔ جو
بلکل سپاٹ تھے۔ نہ خوف تھا نہ
گھبراہٹ۔۔!!

"تم مجھے خاصی شریف لڑکی لگتی ہو۔۔" لبوں
پر مسکراہٹ لیے وہ ہائی ہیل پہنی اپنی جگہ
سے اٹھتی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔ "ایک



بات بتاؤں۔۔؟" اس کے کان کے پاس جھکتی
رازدارانہ انداز میں بولی تھی۔

"یہ جو تمہارا مالک ہے نا۔۔" اور صرف اس
شخص کے ذکر پر ہی عینا کو اپنی رنگت نچرتی
محسوس ہوئی تھی۔ جسے رونیکا نے محفوظ ہوتے
واضح دیکھا تھا۔ "اس سے بچ کر رہنا۔ اس کے
ہاتھ کوئی لگ جائے تو جانے نہیں دیتا یو
نو۔۔" اور ہوتی جان کر بات ادھوری چھوڑ
گئی۔ عینا زرد چہرہ اور آنکھوں میں عجیب سا
تاثر لیے اسے دیکھتی رہی۔ وہ تو مجبور تھی اسی



لیے یہاں تھی۔ مگر یہ لڑکی۔۔!! یہ تو آزاد
تھی پھر کیوں خود کو جان کر اس خطرے
میں ڈال رہی تھی۔ کیا اسے اپنی عزت پیاری
نہ تھی۔۔؟

"میرا تو مشورہ ہے۔۔ اپنی جان اور عزت
پیاری ہے تو یہ جاب جلد از جلد چھوڑ
دو۔۔" اسکے مخلصانہ انداز پر عینا کے چہرے پر
اداسی سی چھانے لگی۔ کاش یہ آپشن اسکے پاس
ہوتا۔



"میں یہ نہیں کر سکتی میم۔۔؟"

"کیوں۔۔؟" اس بار رونیکا کے لہجے میں
ناگواری ابھر آئی۔ اس نے زندگی میں کبھی
اپنے گھر کے ملازمین کو اتنا منہ نہیں لگایا تھا۔
جتنا اس معمولی لڑکی سے بات کر لی تھی۔

"کیوں نہیں کر سکتیں۔۔؟"

KitabChehra Novels

"میں نے۔۔ میں نے قرض لیا تھا۔ اسکو ادا
کرنے تک مجھے یہاں جاب کرنی پڑے



گی۔۔"وہ مدھم آواز میں اس لڑکی کو اصل
بات بتا گئی تھی۔

"کتنا قرض۔۔؟" عینا نے چوکتے ہوئے اسکی
جانب دیکھا۔ اسے کیوں اتنی دلچسپی ہو رہی
تھی۔۔؟ "بتاؤ مجھے عینا۔۔؟" رونیکا نے لہجہ
ایک بار پھر نرم کر لیا تھا۔

"ایک۔۔ ایک لاکھ ڈالر۔۔" لب تر کرتے اس
نے آماؤنٹ بتائی تھی اور رونیکا نظریں گھما
گئی۔ 'بلڈی پوؤر۔۔!!' یہ اس نے دل میں کہا



تھا۔ مگر ایک طرح سے تسلی بھی ہوئی تھی
کہ یہ غربت اور پیسے کا معاملہ تھا۔

"ویل۔۔۔ اس وقت میری ہیلز ہی تمہارے
قرض سے کہیں زیادہ قیمت کی ہیں۔۔۔ میں
چاہوں تو تمہیں اس غلامی سے آزاد کروا سکتی
ہوں مگر اب تم قرض کے بدلے کام کر رہی
ہو تو سنسیرٹی سے کرو۔۔۔" رعونت سے کہتی
وہ نکل گئی تھی۔ جبکہ عینا گہرے شاک میں
کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہ گئی تھی۔ ایسا کیسے
ہو سکتا تھا جو لڑکی دس سیکنڈ پہلے اتنی نرمی

..



اور اپنائیت سے بات کر رہی تھی۔ اگلے پل
پھن مارتی نکل گئی تھی۔

سیاہ سوٹ میں ملبوس چہرے پر سنگلاخ تاثرات
لیے وہ پورچ میں کھڑی گاڑیوں کی قطار کی
سمت بڑھ رہے تھے۔ جب آٹومینک سسٹم کے
ذریعے سیاہ رنگ کا مین گیٹ کھلا تھا اور دو
مرسدیز کے ساتھ ایک بوگاتی تیزی سے
ڈرائیو وے پر آکر رکی تھی۔ جسے دیکھتے ہی



انہوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اندر کون بیٹھا تھا۔ وہ جھٹکے سے جون کی سمت پلٹے تھے۔

"اسے کس خبیث نے خبر کی تھی۔۔۔" پوری قوت سے دھاڑتے اسکا گریبان پکڑ گئے۔

"س۔۔۔ سر۔۔۔ مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

"کیسے نہیں پتہ۔۔۔ تم غداروں کو میرے ساتھ لے کر پھر رہے ہو اور تمہیں نہیں

پتہ۔۔۔!!"



"چھوڑ دیں اسے۔۔ آپ پر نظر رکھنے کے لیے۔۔ مجھے کسی تیسرے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" چارکول پیٹ اور شرٹ میں ملبوس جس کے اوپری بٹن کھلے تھے۔ سیلوز فولڈ کرتا نزدیک چلا آیا تھا۔ آلیار صاحب نے جون کو چھوڑتے انتہائی سرخ ناگوار نگاہوں سے بیٹے کو گھورا تھا۔ مگر اسکی نگاہوں میں بھی کوئی نرمی بھرا تاثر نہ تھا۔

"یہاں آنے کا مقصد اگر مجھے روکنا ہے تو دفع ہو جاؤ۔۔ اب مجھے کوئی نہیں روک



سکتا۔۔" براق نے انکے گرجتے انداز کو نظر انداز کرتے گاڑڈ کو انگلیوں کے اشارے سے غائب ہونے کو کہا تھا۔

"میری جگہ پر تم میرے ہی سامنے میرے ملازمین پر آرڈر نہیں چلا سکتے۔۔" گاڑڈ کو دور کاروں کے پاس جا کر کھڑا ہوتا دیکھ وہ پھر پھنکارے۔ اور اب براق پوری طرح ان کی جانب متوجہ تھا۔

"کیا چاہتے ہیں بس مجھے یہ بتائیں۔۔"

-



"تمہیں کیوں بتاؤں۔۔ تم جاؤ عیش کرو۔۔ یہ
میرا معاملہ ہے۔۔ میں سنبھال لوں گا۔"

"ڈیڈ۔۔!! بہت ہو چکا ہے۔۔ مجھ سے ٹو دی
پوائنٹ بات کریں۔۔" وہ عین ان کے سامنے
آکھڑا ہوا۔ دونوں کے قد ہی اونچے تھے مگر
بیٹا باپ کو کراس کرتا چند انچ اونچا جا رہا تھا۔

"میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔۔ تم جانتے ہو اچھی
طرح کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔!!"

"یعنی اب وہ ضد بن چکی ہیں آپکی۔۔؟"



"ہاں کیونکہ میں غیر تمند ہوں تمہاری طرح
بے غیرت نہیں جس نے اپنی ہی ماں کو
بھاگنے کا رستہ دیا۔" ان کے مزید مشتعل
ہونے پر براق نے ناک نوک کو پہنچ کرتے
خود کو کڑے امتحان سے گزارا تھا۔

"پھر مجھ سے ایک ڈیل کریں۔!!"

"کیسی ڈیل؟"

"جیولز لورن۔!! انہیں کوئی نقصان نہیں
پہنچائیں گے۔" آلیار وافی کی بھنویں جڑ



کنیں۔

"تمہیں لگتا ہے میں اسے۔۔!! اسے نقصان
پہنچا سکتا ہوں۔۔؟"

"مجھے اب آپ پر یقین نہیں۔۔ آپ کی حرکتیں
دن بدن کسی دیوانے جیسی ہوتی جا رہی ہیں۔۔
بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہے جب سے وہ گئی ہیں
آپ اپنی اس جگہ۔۔" اس نے کنپٹی پر انگلی
ماری تھی۔ "سے سوچنا چھوڑ چکے ہیں۔ اس



بات کا احساس بھی نہیں آپکو کوئی دشمن اس
بات کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔۔"

"مجھے مت بتاؤ کہ کیا کرنا ہے۔۔ اور اگر
تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری 'ماں' کو نقصان
پہنچانے جا رہا ہوں۔۔ یہ لو۔۔" انہوں نے اپنی
سیاہ گن نکالتے اسکی سمت بڑھادی۔۔ "جس
وقت میری نیت بدلتے دیکھو۔۔ مجھے اسی وقت
مار دینا۔۔" براق کے سختی سے بھنچے جڑوں
میں حرکت ہوئی تھی۔ وہ اپنی سرخ آنکھوں
سے باپ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جو ایک



عورت کے لیے۔۔ صرف ایک بے وفا عورت
کے لیے انتہاؤں پر جا رہا تھا۔ یا شاید خود کو تباہ
کر چکا تھا۔

"میں ساتھ چل رہا ہوں۔۔" سرد لہجے میں
کہتا اپنی کار کی سمت پلٹ گیا تھا۔ آلیار وافی
کی سرد آنکھوں میں تفاخر کا رنگ ابھرا تھا۔
اگلے پل اپنی کار کی سمت بڑھ گئے۔

"کیسی ہو۔؟" عذیر کی آواز پر اس نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹا تھا۔ اسے کیا بتاتی زندگی صرف ایک دن کے اندر اندر کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی۔ کل رات وہ لوگ جس طرح جان بچا کر وہاں سے نکلے تھے۔ ایسا بدترین وقت کبھی خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔ وہ جیولز کے پرائیویٹ جیٹ میں بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے الیگٹور پر اس وقت فرانس کے شہر کینس میں موجود تھے۔ اور فلحال کسی کروڑ میں اٹے کر رہے تھے۔



"میں۔۔ میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ کب آرہے ہو تم
لوگ واپس۔۔ انکل سے دو دن پہلے بات ہوئی
تھی میری مگر اب رابطہ ہی نہیں ہو
پارہا۔۔" اور اسے معلوم تھا یہ رابطہ کیوں
نہیں ہو پارہا تھا۔ کیونکہ سنان صاحب اس
وقت سخت الجھنوں میں تھے۔ ان کا موبائل
نک اسکے پاس تھا۔ اور وہ اس وقت بھی کروڑ
کے سیکنڈ فلور پر جیولز کے بااعتماد ساتھی
موڈرک کے ساتھ میٹنگ کر رہے تھے۔



"ہاں بابا بس واپسی کے کاموں میں ہی الجھے
ہیں۔۔"

"اور تم۔۔؟ تمہیں بھی تو مجھے کال کرنے کی
فرصت نہیں ملی۔۔" اسکا لگاوٹ بھرا لہجہ
مشال کے دل کا کوئی تار نہ چھیڑ سکا تھا۔ وہ
اس وقت اتنی پریشان اور خوفزدہ تھی کہ اگر
وہ زیادہ دیر اس سے بات کرتا تو وہ مکمل طور
پر اس پر کھل جاتی۔ "اب اس طرح چپ
ہونے کو تو کسی نے نہیں کہا۔۔" وہ اسکی
خاموشی کو جھجک سمجھا تھا۔



"عذیر۔۔!!" چند لمحے کی خاموشی کے بعد
اس نے بڑے عجیب سے لہجے میں اسے پکارا
تھا۔

"بولو۔۔ مثال۔۔"

"اگ۔۔ اگر اللہ نہ کرے ہم۔۔ نہ آسکے۔۔ یا
ہم نہ مل سکے۔۔ کیا آپ مجھے یاد کریں
گے۔۔؟"

"یہ کیا بیوقوفی کی باتیں کر رہی ہو۔۔ ایسا کیوں
ہوگا بھلا۔۔؟" مثال نے ہاتھ کی پشت سے



بے اختیار اپنا آنسو پونچھا۔

"سوری۔۔ پتہ۔۔ پتہ نہیں کیوں دل عجیب
ہو رہا ہے۔۔"

"ایسے وہم نہیں پالتے مشال اچھا سوچو۔۔ اور
یہ بتاؤ ہماری چھوٹی کیسی ہے۔۔"

"وہ۔۔ وہ ٹھیک ہے ابھی باسل کے ساتھ
قریبی کیفے گئی ہے۔" وہ یہ نہ کہہ سکی کہ
باسل اس وقت منہا کے ساتھ کروڑ میں
بنے میڈیکل روم میں تھا۔ منہا کے ڈرپ چڑ



رہی تھی۔ اس کا کل رات سے ہی بی بی لو
ہو رہا تھا۔ وہ دونوں ابھی بات ہی کر رہے
تھے۔ کہ یکدم ہی اسے شیشے ٹوٹنے اور
فائرنگ کی آواز آئی تھی۔

"یا اللہ۔۔!!" اسکے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔
فائرنگ کی آتی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔
اسے اپنا دل کسی گہری کھائی میں گرتا محسوس
ہوا۔ وہ موبائل پھینکتی دیوانہ وار باہر کی جانب
لپکی تھی۔ عذیر اب بھی کال پر تھا۔ آوازیں
اور گولیوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا۔!!



"میں نے یہ کچھ پیسے جمع کیے
تھے۔۔۔" سینڈرا نے ایک خاکی رنگ کا
اینولب نکال کر اسکی سمت بڑھایا تھا۔ وہ جو
اپنے جنرل میں تیزی سے پوائنٹس لکھ رہی
تھی۔ اسکی بات پر چونک کر سر اٹھایا۔

"تو مجھے کیوں دے رہی ہو۔۔۔؟"

"ٹین تھاؤزینڈ ڈالر ہیں۔۔۔ اور جمع کر کے دوں
گی اپنے اس بوس کے منہ پر مار دینا۔"



"تم۔۔ تم پاگل ہو۔۔؟ میں تمہارا خون چوس کر یہ قرض اتاروں گی۔۔؟" عینا نے بے یقینی سے اپنی جذباتی دوست کو دیکھا تھا۔ سینڈرا آج کافی دن بعد اسکے گھر آئی تھی۔ اور اس وقت وہ عینا کے ساتھ اسکے کمرے میں ہی بیٹھی تھی۔

"یہ رقم میرا خون چوس کر نہیں آئی۔۔ بونس ہے۔۔ اور اگر مجھے اس ذلیل کرینل سے تمہاری جان چھڑوانے کے لیے خون بھی دینا



پڑا تو دوں گی۔۔" وہ اس وقت عینا کو خاصی
سنجیدہ نظر آئی تھی۔

"قسم سے اگر لڑکا ہوتی تو اگلے ہی پل تم پر
فدا ہو جاتی۔۔" عینا نے بات کا رخ بدلنے
کے لیے اسے ہلکے پھلکے انداز میں چھیڑا تھا۔
مگر وہ بالکل بھی متاثر نہ ہوئی۔

"یہ مذاق نہیں ہے عینا۔۔ وہ شخص دن
دھاڑے تمہیں جب دل چاہے دھمکیاں دے
دیتا ہے۔۔ گاڈ فور بڈ کسی دن تمہیں اپنی



انتقامی۔۔ "وہ یکدم اپنے لب بھیج گئی۔ اور
اداس نگاہوں سے عینا کی بدلتی رنگت دیکھی۔

"یو آرمائے اونلی فرینڈ عینا۔۔ تمہیں کچھ ہوا
تو۔۔" عینا جنرل بند کرتی بے اختیار اسے گلے
سے لگا گئی۔

"آئی لو یو سین۔۔ تم بہت بہت اچھی ہو۔۔
میری بہنوں سے بھی بڑھ کر ہو۔۔ اور اللہ کی
قسم تمہارا ساتھ ہی میری سب سے بڑی پاؤر
ہے۔۔"



"مگر عینا اس طرح مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ تمہیں

اوذان اور اس بیٹ کا ہر جانہ ادا کرنے میں
مہینوں لگ جائیں گے۔" اور مجھے نہیں لگتا وہ

شخص اتنی مہلت تمہیں دے گا۔" سینڈرا
نے اسے خود سے الگ کرتے آئینہ دکھایا تھا۔

عینا کی آنکھوں کے سامنے براق کی اسٹڈی
میں دی گئی دھمکی یاد آگئی۔ وہ بھی تو یہی کہتا
تھا۔

KitabChehra Novels

"سین میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں۔"

میں



"کیا میں۔۔؟ اس شخص سے تمہاری عزت کو
خطرہ ہے عینا اور یہ بات تم نے اوزان تک
سے چھپا رکھی ہے۔۔ آخر یہ کیا بچپنا ہے۔۔
میرے منہ میں خاک مگر وہ شخص جب کوئی
انتہائی قدم اٹھائے گا تم تب اسے بتاؤ
گی۔۔؟"

"تو کیا کروں میں بولو۔۔ سین اوزان جذباتی
ہے اگر۔۔" ابھی اس کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا
تھا جب اسکی نگاہ ادھ کھلے دروازے پر پڑی
تھی۔ اور اسکے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔



یا شاید شاک کے سبب کچھ نکل ہی نہ سکا۔
سینڈرا اسکا فق پڑتا چہرہ دیکھ بے ساختہ پلٹی
تھی۔ جہاں نم آنکھیں لیے اوزان کھڑا تھا۔

اسکی آنکھ شور کی آوازوں سے کھلی تھی۔
آنکھیں نیم وا کرتے کمرے کی سیلنگ اور
پھر سر پر لگی خالی ڈرپ کو دیکھا۔ جب ایک
بار پھر ونڈو سے توڑ پھوڑ اور فائرنگ کی

..



آوازیں آئیں تھیں۔ فارنگ۔!! اور وہ جھٹکے
سے اٹھ بیٹھی۔

"منہا۔!!" اسے ہوش میں دیکھ دروازے
کے پاس واز لیے کھڑا باسل لنگڑاتا ہوا تیزی
سے اسکی جانب لپکا۔ "یہ۔۔ یہ کیسی آوازیں
ہیں باسل۔۔" شیشے سے بنی کھڑکی سے باہر کی
جانب دیکھتے اس نے حواس باختگی سے پوچھا۔
مگر جب نگاہ باسل کی زرد رنگت پر اور پھر
ٹانگ پر گئی جس پر بڑی سی پٹی لپیٹی تھی
اسکے ہوش اڑ گئے۔ "یہ۔۔ کیا ہوا تمہاری ٹانگ



کو۔۔ تم کچھ بول کیوں نہیں رہے۔۔؟" اس کے
پینچنے پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔

"کچھ ٹھیک نہیں ہے عینا۔۔ باہر۔۔ باہر۔۔"

"باہر کیا۔۔"

"ان لوگوں نے حملہ کر دیا ہے بابا۔۔ عائشہ

آئی۔۔ آئی۔۔"

"کیا ہوا ان سب کو۔۔" منہا کو لگا اس کا دل

بند ہو جائے گا۔۔



"میرا کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ ابھی کچھ دیر پہلے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر فائرنگ کے سبب شیشہ میری ٹانگ میں آگسا۔" وہ رو رہا تھا۔ اور منہا۔!! وہ کیا کرتی۔۔؟ اس کے تو حواس ہی ٹھکانے پر نہ تھے۔

"ہمیں۔۔ ہمیں جانا ہوگا۔" ڈرپ کا پائپ ہاتھ سے کھینچتی بیڈ سے اتر گئی۔ "نہیں منہا ہم اس طرح نہیں جاسکتے۔"



"مگر ہم ایک جگہ بند ہو کر تماشا بھی نہیں
دیکھ سکتے۔۔ وہاں ہماری فیملی مر رہی ہے
باسل۔۔" اس بار وہ بھی رو پڑی تھی۔ باسل
اپنے آنسو ضبط کرتا اسے لیے دروازے کی
سمت بڑھ گیا۔ آوازیں آنا بند ہو چکی تھیں۔
یکدم ہی عجیب سی خاموشی فضاء میں چھا چکی
تھی۔ منہا نے سہمتے باسل کی جانب
دیکھا۔ "یہ۔ یہ اچانک خاموشی کیسی
ہو گئی۔۔؟" اس وقت وہ دونوں ہی خوفزدہ
تھے۔ آخر عمریں ہی کیا تھیں ان کی۔۔؟ اللہ
کا نام لیتے دونوں باہر نکل گئے مگر باسل کی



ٹانگ کا کپرا بالکل سرخ پڑ چکا تھا اور وہ یکدم
ہی لڑکھڑایا تھا۔

"باسل۔۔ تم۔۔ تم ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔"

"اس بات کا وقت نہیں چلو ابھی۔۔" وہ اسے
لیے ساتھ چل رہا تھا۔ دونوں چھپتے چھپاتے اپر
ڈیک پر آگئے تھے۔ یہ کروڑ چار منزلہ تھا اور
اس وقت وہ دونوں سب سے اونچی منزل پر
تھے۔ مگر یہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔



"تم تھوڑی دیر یہاں بیٹھو۔" اسے درد سے
کانپتا دیکھ منہا نے اسے بیٹھنے کو کہا تھا۔ اور
اس بار باسل نے بحث نہیں کی تھی۔ پسینے
سے شرابور ہوتا وہ کونے میں پلر کی اوٹ
میں ہو کر بیٹھ گیا۔

"کہیں مت جاؤ منہا۔ ورنہ تمہیں بھی۔"

"میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔" اسے
دلاسہ دیتی ارد گرد دیکھنے لگی۔ "بابا آپنی کہاں
ہو آپ لوگ۔؟" وہ ہمت کرتی اسی فلور پر



چاروں اطراف جھانک رہی تھی۔ مگر جب
اسکی دوسری منزل کی بالکنی میں نظر پڑی اسکو
لگا اسکا دل پھٹ جائے گا۔ پھٹی آستین اور
بکھرے بال لیے وہ کوئی اور نہیں بلکہ مشال
تھی۔ جو آہستہ آہستہ بالکنی کی گریل کی
جانب بڑھ رہی تھی۔ اس نے بمشکل خود کو
چپخنے سے روکا تھا۔ ورنہ باسل اور اسکی جان
بھی خطرے میں آسکتی تھی۔ اور سب چھوڑ
چھاڑ تیزی سے سیڑھیوں کی جانب لپکی تھی۔
اسے نہیں معلوم تھا وہ کس طرح گرتی پڑتی
تیسری اور پھر دوسری منزل تک پہنچی تھی۔



اور قدم مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھا گئی۔ مگر
راستے میں ہڑی لاشیں اسکا دل مزید خوفزدہ
کر گئیں تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی
بھیانک خواب ہو۔ اپنی اور مشال کی حفاظت
کے لیے فرش پر پڑا ایک خون میں لت پت
چاقو اٹھاتی وہ اس کمرے کی جانب بھاگی جس
کی بالکنی میں اس نے مشال کو دیکھا تھا۔ اور
جیسے جیسے وہ اس کمرے کی جانب بڑھ رہی
تھی منظر صاف اور واضح نظر آتا جا رہا تھا۔
ایک شخص اسکی جانب بڑھ رہا تھا اس نے
محض جینز پہن رکھی تھی۔ وہ مشال سے چند



قدم ہی دور تھا۔ اور بس یہ لمحوں کا کھیل تھا
منہا کے حلق سے بہن کے لیے پکار بھی نہ
نکل پائی تھی کہ زخمی چہرہ لیے مزید پیچھے ہٹی
مشال پلک جھپکتے بالکنی سے چھلانگ لگا گئی۔

"آپی۔۔۔!!" اسکی دلخراش چیخ فضاء میں
گوونچی تھی۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ بہت
دیر۔۔۔!! مشال سنان نہیں رہی تھی۔ اس نے
عزت کی خاطر زندگی گنوا دی تھی۔ اسکی
بہن۔۔ اسکی ساتھی مر گئی تھی۔



رؤگر

قسط ۱۷

Kitab Chehra Novels

"آپی۔۔۔!!" اسکی دلخراش چیخ فضاء میں
گوونجی تھی۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ بہت
دیر۔۔۔!! مثال سنان نہیں رہی تھی۔ اس



نے عزت کی خاطر زندگی گنوا دی تھی۔
اسکی بہن۔۔ اسکی ساتھی مر گئی تھی۔ مگر وہ
درندہ جو مشال کو لوٹنے آیا تھا وہ اس
آواز پر پلٹا تھا۔

"چچ۔۔۔ چچ۔۔۔ چچ۔۔۔ دیر کر دی تم
نے۔۔" وہ انگلش ایکسپٹ میں خباثت سے
بولتا قریب آ رہا تھا۔ اور منہا۔۔!! وہ
دھاڑے مار مار کر روتی بالکنی کی جانب
لپکی تھی۔ گریل سے نیچے جھانکا جہاں



صرف سمندر کا گہرہ پانی۔ کوئی وجود زندگی
کے لیے جدوجہد بھی نہیں کر رہا تھا۔

"آپی۔۔ نہیں۔۔ پلیز آپی۔۔!!" وہ مسلسل
چنج رہی تھی۔ یکدم ہی کسی نے بالوں سے
پکڑ کر اسے پیچھے گھسیٹا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"بڑی نہ سہی چھوٹی سہی۔۔" منہا نے
دھندلی نگاہوں سے اس درندے کا مکروہ



چہرہ دیکھا تھا۔ وہ اسے گھیٹتا کمرے میں
لایا اور منہ کے بل زمین پر پھینک گیا۔

"کمینی تو تھی کہاں۔ ہمیں تو کہیں نظر
نہیں آئی تھی پورے کروڑ میں۔" منہا
ہاتھ زمین پر رکھے سسکیاں بھر رہی تھی۔
اسکی آنکھوں کے سامنے سے اب تک وہ
منظر نہیں ہٹا تھا جب مشال نے بالکنی
سے چھلانگ لگائی تھی۔ اسے اب تک
یقین نہیں آرہا تھا اس نے اپنی بہن کو



کھودیا تھا۔ "میرے ساتھیوں نے ایک ایک
جگہ چھان ماری تو چھپی کہاں
تھی۔۔۔؟" وہ اس کے سر پر آکھڑا ہوا۔
اور منہا اپنے انتہائی قریب اسکی موجودگی
محسوس کرتی صروف رو رہی تھی۔ ابھی وہ
مشال کے غم سے نکلتی تو کچھ سوچتی
نہ۔!! جب اسکی نگاہ کچھ دور پڑے اپنے
چاقو پر پڑی یہاں آتے وقت شاید اسکے
ہاتھ سے گر گیا تھا۔ اس پر نہ جانے کیسا
جنون طاری ہوا اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ

-



پھرتی سے چاقو اٹھاتی پلٹی تھی اور اس
شخص کی دائیں ٹانگ میں اسکی خطرناک
نوک سے پے در پے وار کرتی چلی
گئی۔ "آہ۔۔۔" کمرے میں ایک ساتھ ان
دونوں کی چیخیں ابھری تھیں۔ مگر شاید
منہا اس وقت اپنے حواس کھو چکی تھی۔ وہ
پاگل ہو گئی تھی۔ اس پر جنونیت طاری
ہو گئی تھی۔ اس شخص کی چیخیں۔۔۔ اپنے
بالوں پر اسکی خطرناک گرفت۔۔۔ اسے
کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ بس وہ ایک



کے بعد ایک وار کیے چلی جا رہی تھی۔
اس شخص کے خون نے منہا کے چہرے
کر رنگ ڈالا تھا۔ مگر اسکا انتقام جیسے ابھی
پورا نہیں ہوا تھا۔

"منہا۔۔۔!!!" دروازے سے تیزی سے
اندر داخل ہوتے ایک شخص نے اسے
زبردستی پرے دھکیلا تھا۔ اس درندے نے
اٹھنا چاہا تھا مگر منہا اسکی حالت اچھی
خاصی خراب کر چکی تھی۔



"جلدی چلو یہاں سے۔۔" سامنے پڑے
شخص کی حالت دیکھ جیولز کا وفادار
موڈرک خوفزدہ ہوتا منہا کو گھسیٹتا واپس
چوتھی منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ مگر
منہا کی نگاہیں اب بھی اسی کمرے پر جمی
تھیں جہاں وہ درندہ تڑپ رہا تھا۔ جہاں
سے اسکی بہن نے اپنی جان دی تھی۔

"میری بہن۔۔ میں۔۔ میری آپی۔۔"



"ہاں میں جانتا ہوں میں نے دیکھ لیا
ہے۔۔" وہ لب بھینپتا اسے گھسیٹتا ہوا اوپر
لے آیا تھا۔ اس وقت وہ بھی بری طرح
گھبرایا ہوا تھا۔ جو ہو رہا تھا یہ کسی نے بھی
پلان نہ کیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میری۔۔ میری بہن۔۔ مش۔۔ مشال۔۔
مرگئی۔۔ اس۔۔ اس درندے کی وجہ
سے۔۔" وہ سکتے کی کیفیت میں خود سے



ہمکلام تھی۔۔"وہ۔۔وہ کیوں مری۔۔
میں۔۔میں بابا۔۔کو کیا جواب۔۔دوں
گی۔۔بابا۔۔!!"اسے یکدم جیسے کچھ اور
بھی یاد آیا تھا اور موڈرک کی سمت دیکھا
جو کال پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"بابا کہاں ہیں۔۔بتاؤ میرے بابا کہاں
ہیں۔۔؟"موڈرک نے کال کاٹنے اسکے
چہرے کو دیکھا جہاں جا بجا خون کی
پھیشیں تھیں۔



"منہا۔۔ چلو یہاں سے۔۔ ابھی وقت نہیں ہے۔۔"

"اٹکیا۔۔ مطلب۔۔ ممیں بابا کو یہاں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔ بتاؤ میرے بابا کہا ہیں۔۔" موڈرک کا گریبان پکرتی وہ ہذیاتی کیفیت میں چیخ رہی تھی۔



"تمہیں دیکھنا ہے کہاں ہیں تمہارے
بابا۔؟ تو آؤ۔۔" وہ اسے کروڑ کی بلکل
پچھلی جانب لے گیا جہاں سے زمینی راستہ
شروع ہوتا صاف نظر آرہا تھا۔ مگر
موڈرک کو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ
پڑی تھی۔ گارڈز کی ایک فوج کے بیچوں
بیچ دو سیاہ سوٹ میں ملبوس اشخاص موجود
تھے۔ ایک کھڑا تھا اور دوسرا بیٹھا دو
لاشوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ لاشوں۔۔۔!!!
ایسا لگا اس کا دل کسی گہرائی میں جا گرا



ہو کیونکہ وہ خون میں لت پت لاشیں جو
اسے صاف نظر آرہیں تھیں وہ ان کی
شناخت کر سکتی تھی۔ وہ لاشیں کسی اور کی
نہیں بلکہ عائشہ اور سنان احمد کی لاشیں
تھیں۔ وہ ڈیک پر پڑا بے جان وجود کوئی
اور نہیں بلکہ اسکا باپ تھا۔ جو اب مر
چکا تھا۔!! ان درندوں نے اسکے باپ
کو بھی مار ڈالا تھا۔ کیسی قیامت تھی۔ کیا
غم تھا جو اس پر ٹوٹا تھا۔!!



رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا۔ جب اچانک
ہی اسکی آنکھ کھلی تھی۔ بھنویں سکیرے وہ
نگاہیں سیلنگ پر جما گیا۔ یہ اسکے کمرے کی
سیلنگ تھی۔ وہ گھر پر تھا۔ مگر اسکا ذہن
بیدار نہیں ہو پارہا تھا۔ وہ اب تک اس
بھیانک خواب کی کیفیت میں تھا جو اب
سے کچھ دیر پہلے اس نے دیکھا تھا۔ مگر وہ
بھیانک خواب تو ماضی تھا جو پہلے ہی



ہو چکا تھا۔ یعنی وہ آج پھر کسی خوفناک یاد
کی طرح دہرایا گیا تھا۔ وہ تو ڈھیر ساری
شراب پی کر سویا تھا۔ اسے تو مدہوشی
بھری نیند آنی چاہیے تھی۔ یا اب یہ نشہ
بھی اس پر اپنا اثر کھوتا جا رہا تھا۔؟ پسینے
سے تر سفید شرٹ اور پینٹ میں ملبوس
وہ بغیر کپڑے چھینچ کیے شاید ایسے ہی سو
گیا تھا۔



بیڈ سے اٹھتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس
وقت اسکا دل قابو سے باہر تھا۔ وہ اب
تک اسی خواب میں جی رہا تھا جو کچھ دیر
پہلے اس نے دیکھا تھا۔ مینشن کی گھمبیر
خاموشی میں وہ اپنے قدم گھیٹا سیکنڈ فلو
پر آگیا۔ یہ پورشن کسی کے استعمال میں نہ
تھا۔ نہ ہی کسی کو آنے کی اجازت تھی
سوائے مخصوص افراد کے۔۔ براق کے
قدم آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ اور بلاآخر
سب سے آخری کمرے کے پاس آکر



اسکے قدم تھم گئے۔ پچھلے کئی ماہ سے اس
نے اس کمرے کا رخ نہیں کیا تھا۔ مگر
آج ایک خواب نے اسے اس کمرے کے
پاس پھر سے لا کھڑا کیا تھا۔ سرد بینڈل پر
ہاتھ رکھتا دروازہ کھول گیا۔ جہاں صرف
ایک نائٹ بلب روشن تھا۔ کچھ بھی واضح
نظر نہیں آرہا تھا۔ مگر اسے پھر بھی معلوم
تھا کیا چیز کس جگہ رکھی تھی۔ کمرے میں
ایک کھڑکی تھی جس پر سفید پردے لٹکے
تھے۔ چار دیواروں میں سے تین دیواریں



خالی تھیں۔ اور چوتھی دیوار کے ایک
کونے پر ڈبل ڈور سیاہ رنگ کی کبڈ رکھی
تھی۔ وہ سائیڈ لیمپ آن کرتا اس کبڈ کی
جانب قدم بڑھا گیا۔ یہ عام کبڈ نہیں
تھی۔ یہ دروازے سے بھرا ایک بکسا تھا۔ جس
میں کچھ درد اسکا تھا اور باقی سارا اسکے
باپ کا۔ !!!

کبڈ کھولتے اس نے سب سے اوپر بنے
خانے میں سے ایک پیکٹ نکالا تھا۔ جس



میں ایک تھری پیس سوٹ۔۔ ایک
موبائل۔۔ ایک والٹ۔۔ اور ایک گن بھی
تھی۔۔!!

ان چیزوں میں کچھ بھی تو الگ بات نہ
تھی۔۔ مگر ایک بات تھی۔۔ ایک دل چیر
دینے والی کہانی تھی۔۔ کہہ دوں کہ اس پر
آلیار وانی کے خون کے نشانات۔۔!!

اسکے باپ کی موت کے لمحے۔۔!!!



اسکے باپ کی بے بسی۔۔!!

اسکے باپ کا نامراد عشق تھا۔۔!!

براق کی آنکھیں جلنے لگیں۔ یہ چیزیں کتنی
ہی پرانی کیوں نہ ہو جاتیں وہ جب جب
دیکھتا تھا۔ دل نئے سرے سے جلتا تھا۔ وہ
کیسے بھولتا وہ منظر اسکے باپ نے اسکے
ہاتھوں میں جان دی تھی۔ وہ عاشق جو



پہلے ہی عشق میں مر رہا تھا۔ اس شخص کی
بیٹی نے اسے پورا مار دیا تھا۔!!

آنکھوں میں جلن بڑھنے لگی تھے۔ پیکٹ
واپس اسی کبڈ میں رکھتا پلٹا تھا۔ مگر نگاہ
عین سامنے سنگل بیڈ پر پڑے وجود پر
ٹھہر گئی۔ وہ کتنی ہی دیر تک وہیں کھڑا
اس وجود کو دیکھتا رہا۔

آٹھ سال۔۔۔!!!



پورے آٹھ سال گزر چکے تھے اسکے باپ
کو گزرے۔ مگر اس کا عشق آج بھی
زندہ تھا۔!!

جیولز لورن آج بھی زندہ تھی۔ مگر مردہ
سے بدتر۔!!!

جیولز لورن آٹھ سال سے کومہ میں
تھی۔!!!



براق قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آگیا۔ ان
گزرے آٹھ سالوں نے اس عورت سے
اسکی جوانی اسکا غرور اسکا حسن چھین لیا
تھا۔ اسکے سنہری بالوں میں اب چاندی اتر
چکی تھی۔ چہرے پر اب جھرریاں واضح
ہونے لگیں تھیں۔

"کاش اس وقت آپ ہوش میں
ہوتیں۔۔۔ کاش آپ کو احساس ہوتا کہ



آلیار وانی آپکی چاہ میں مر گیا ہے۔۔ کاش
آپ کے حصے میں پچھتاؤ آتا۔۔ "اتنا کہتا
وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

خاک ہوتی ہوئی ہستی سے اٹھا

Kitab Chehra Novels

عشق کا بوجھ بھی مٹی سے اٹھا



ہجر تھا بار امانت کی طرح

سو یہ غم آخری ہچکی سے اٹھا

لو ترے بعد بڑھی اشکوں کی

Kitab Chehra Novels

شعلہ عشق بھی پانی سے اٹھا



دل نے آباد کیا عشق آباد

خاک ہو کر اسی بستی سے اٹھا

دل اسی درد کی زلفوں کا اسیر

Kitab Chehra Novels

ہائے وہ درد جو پسلی سے اٹھا



یا مجھے قید عناصر سے نکال

یا مری خاک کو پستی سے اٹھا

آخری وقت میں ہر رنج کا بوجھ

Kitab Chehra Novels

خم شدہ ریڑھ کی ہڈی سے اٹھا



اس سے پہلے کہ مرا نام آ جائے

مجھے اس ڈولتی کشتی سے اٹھا

"اوذان۔۔!!" عینا کے لب آہستہ سے
ہلے تھے۔ جبکہ دوسری جانب اذان نم
آنکھوں سے اسے دیکھتا پلٹ
گیا۔ "اوذان۔۔ اوذان۔۔ پلیز میری بات



سنو۔۔ کہاں جا رہے ہو۔۔" وہ تیزی سے
اسکے پیچھے لپکی تھی۔

"ہٹ جاؤ میرے راستے سے عینا۔۔ آج
مجھے احساس ہو رہا ہے کتنا بزدل۔۔ کتنا
گھٹیا اور خود غرض ہوں میں۔۔ تمہیں
مصیبت میں پھینک کر ہمیشہ ایک جانب
ہو جاتا ہوں مگر اب نہیں۔۔!!" اسے تچ
سے ہٹانے کی کوشش کرتا دروازے کی
سمت بڑھ رہا تھا۔



"سینڈرا۔۔ سینڈرا اسے روکو پلیز۔۔ تم سمجھ
کیوں نہیں رہے۔۔"

"میں اب اسی وقت تمہاری سنوں گا۔
جب اس شخص کو سبق سکھاؤں گا۔۔ ہٹو
میرے راستے سے۔۔"

"ہوش میں ہو تم کیا کہہ رہے ہو
یہ۔۔" اس بار سینڈرا بھی اسکے سامنے آگئی
۔



تھی۔ جبکہ عینا پھوٹ پھوٹ کر رونا
شروع ہو چکی تھی۔

"ہوش میں تو اب آیا ہوں۔۔ اور تم۔۔
اسکی دوست ہونے کا دعویٰ کرتی ہو۔۔
مجھے بتا نہیں سکتی تھیں یہ میرے پیٹھ
پیچھے کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔"

"میں۔۔ میں بتانا چاہتی تھی۔۔ مگر عینا
نے۔۔"



"انف۔ عینا ہٹو میرے سامنے سے۔۔"

"اوذان۔ پلیز میری۔ میری بات تو
سنو۔"

"میں کہہ رہا ہوں ہٹ جاؤ میرے
سامنے سے۔۔" اس وقت واقعی اودان کی
آنکھوں میں خون اتر ا ہوا تھا۔ مگر عینا ٹس
سے مس بھی نہ ہوئی۔



"ورنہ کیا۔ کیا کرو گے تم۔۔؟" اس کے
سینے پر زور سے ہاتھ مارتی چیخی تھی۔ "تم
اس شخص کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اوزان۔
کچھ نہیں۔"

"تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے میں
تمہیں اپنی نظروں کے سامنے اس
درندے کے ہاتھوں کھلونا بننے
دوں۔؟" اوزان نے صدمے کی کیفیت



میں چختے بہن کو دیکھا تھا۔ اسکی بہن کو
اس پر اتنا یقین بھی نہ تھا۔؟ کیسا بزدل
اور کمزور تھا وہ۔!!

"وہ بہت طاقتور ہے اوزان۔۔ اس کے
لیے قتل کوئی بڑی بات نہیں۔۔ اگ۔۔
اگر تم وہاں گئے وہ تمہیں مارنے میں لحد
بھی نہیں لگائے گا۔ اور اسکے بعد بتاؤ کیا
ہوگا میرا۔۔؟ کہاں جاؤں گی
میں۔۔؟" بہن کی سسکیاں اسے مزید



پاگل کرنے لگیں تھیں۔ کیا اتنے ہی
بے بس تھے وہ۔؟ کیا واقعی ان کے ہاتھ
میں کچھ نہ تھا۔؟

"میں پہلے ہی سب کچھ کھو چکی ہوں۔
ایک واحد تم ہی تو ہو۔ میں تمہیں کھونا
نہیں چاہتی پلیز۔ مجھ پر ترس کھاؤ۔" وہ
روتے روتے گرنے لگی تھی۔ سینڈرا نے
اسے فوراً سہارا دیا تھا۔



"عینا۔۔ میری۔۔ میری بات سنو۔۔" اوزان
اسکے قریب جھکتا دونوں ہاتھ تھام
گیا۔ "ہم اگر اس سے لڑ نہیں سکتے تو۔۔ تو
اس سے دور تو جاسکتے ہیں نا۔۔؟" سینڈرا
اور عینا نے ٹھٹھک کر اسکی سمت دیکھا
تھا۔ یہ کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔!! "ہاں عینا۔۔
اب ہم مزید یہاں نہیں رہیں گے۔۔ کسی
بھی شہر یا ملک چلے جائیں گے مگر یہاں
نہیں رہیں گے۔۔" اسکی بھیانک بات پر
سینڈرا نے انتہائی شاکڈ نگاہوں سے اسے



دیکھا تھا۔ اسکا دل اس پل جیسے کئی
کرچیوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ کتنی آسانی
سے فیصلہ کر گیا تھا وہ۔!

"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو اوزان ہم ایسے
کیسے جاسکتے ہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیوں نہیں جاسکتے۔۔؟ تم اس ذلیل کے
گھر نہیں جاؤ گی اب عینا۔۔"



"مگر اوزان۔۔ وہ بہت خطرناک شخص
ہے۔۔ اس سے بھاگنے کا فائدہ نہیں۔۔ اس
نے ایک شخص تو مسلسل میرے پیچھے لگایا
ہوا ہے۔۔" عینا کو اسکا یہ قدم کسی طرح
بھی درست نہ لگا تھا۔ اور براق کے ہاتھ
کس قدر لمبے تھے اس بات سے بخوبی
آگاہ تھی وہ۔۔

"مجھے نہیں معلوم ہم بھاگ سکتے ہیں۔۔
کم از کم کوشش تو کر ہی سکتے ہیں۔۔"



جہاں ننانوے فیصد ہمارے خلاف ہے
وہاں ایک فیصد ہمارے حق میں بھی تو
ہے نا۔ "عینا نے بے بسی سے سینڈرا کی
جانب دیکھا جو اس تمام عرصے میں چپ
رہی تھی۔

"صحیح کہہ رہا ہے اوزان۔ تم لوگوں کو
یہاں مزید نہیں رہنا چاہیے۔"

"لیکن سین۔۔ تم یہاں اکیلی۔۔"



"میں اکیلی نہیں ہوں میرے سارے
فرینڈز وغیرہ یہیں رہتے ہیں۔۔ وہ شخص
مجھے کچھ نہیں کرے گا۔ اور جب کوئی
ثبوت ہی میرے خلاف نہیں ہوگا تو
سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔" اسکی آنکھیں
چاہے نم تھیں مگر اس نے حق بات کہی
تھی۔ اور یہ عینا محسوس کر گئی تھی۔



"اور تم اس اسٹاکر کی فکر نہیں کرو بس
سامان سمیٹو اور بیک سائیڈ سے اوزان کے
ساتھ نکلو۔ میں تمہاری ہوڈی پہن کر
اپنے گھر نکل جاؤں گی۔ تاکہ وہ
ڈسٹریکٹ ہو جائے۔" عینا کی آنکھیں ایک
بار پھر بھرنے لگیں تھیں۔ یہ زندگی نے
کونسا نیا موڑ لیا تھا۔ اسے اپنی بہترین
دوست جس کا کئی سالوں کا ساتھ تھا اس
سے دور ہونا پڑ رہا تھا۔ عینا سینڈرا سے
لپٹی زار و قطار رو پڑی۔ اوزان نے یہ منظر



جلتی آنکھوں سے دیکھا تھا مگر وہ اپنے دل
پر سل رکھ چکا تھا۔ بات صرف اسکی نہ
تھی۔ یہ اسکی بہن کی زندگی اسکی عزت کا
معاملہ تھا۔

Kitab Chehra Novels

اسکا باپ مر چکا تھا۔!! ان درندوں نے
اسکے باپ کو بھی مار ڈالا تھا۔



"باب۔۔۔" منہا غم سے پاگل ہوتی تیز
آواز میں چیختی اس سے پہلے ہی موڈرک
اسکے منہ پر ہاتھ جما گیا۔ "کیا کر رہی ہو
لڑکی وہ لوگ ہمیں بھی مار دیں
گے۔۔۔" مگر وہ اس وقت آپے میں کہاں
تھی۔ اس کی زندگی برباد ہو چکی تھی۔ اسکی
فیملی تباہ ہو چکی تھی اسکے اپنے مر گئے
تھے۔



"نہیں مجھے بھی مرنا ہے۔۔ میں بھی زندہ
نہیں رہوں گی۔" منہا سنا اس پل واقعی
اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔ اور اسی مزاحمت
میں موڈرک کی گن کوٹ سے پھسلتی
اسکے قدموں میں آگری۔ وہ یکدم ٹھٹھکی
تھی اور اپنے پیروں میں پڑی اس سیاہ
رنگ کی گن کو دیکھا۔ اور اگلے ہی لمحے
اس جانب لپکتی گن اٹھا گئی۔



"یہ یہ کیا کر رہی ہو لڑکی۔۔ یہ بچوں کا
کھیل نہیں ہے۔۔"

"نہیں۔۔ اب نہیں۔۔ میرے باپ کو۔۔
میری آپنی کو مار دیا ان لوگوں نے۔۔
عائشہ آنٹی کو بھی مار دیا۔ اب نہیں۔۔ تم
کو جانا ہے تم جاؤ۔" اس نے گن پر
گرفت مضبوط کرتے نیچے دیکھا تھا اور
نشانہ لگایا۔ اسکا پورا وجود ہولے ہولے لرز
رہا تھا مگر اس نے گن پر گرفت ڈھیلی

-



پڑنے نہ دی تھی۔ "آر یو شور۔ ہم پھنس
سکتے ہیں منہا۔۔۔" اس نے آخری بار
اسے تنبیہ کرنی چاہی تھی۔ کیونکہ اسکی
گرفت گن پر بلکل صحیح تھی۔ اور وہ ابھی
اپنا جملہ مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ فضاء
میں ایک ساتھ کئی فائرز کی آوازیں ایک
ساتھ ابھری تھیں۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔!!!" عینا کو نہیں معلوم تھا یہ
آواز کس جانب سے آئی تھی وہ بس اندھا



دھند فائرنگ کر رہی تھی۔ جب دوسری
جانب سے بھی فائر کھول دی گئی۔ کچھ
گارڈز کروڑ کی جانب لپکے تھے۔ اسی پل
کروڑ پر ایک ہیلی کاپٹر کی آواز پر
موڈرک اسے گھسیٹا آگے بڑھنے لگا۔ اس
تمام صورتحال میں اسکے بازو پر گولی لگی
تھی۔ مگر اس وقت یہاں سے نکلنا
ضروری تھا۔

"جلدی چلو۔۔۔"



"با۔۔۔ باسل۔۔۔ وہ۔۔۔ وہاں۔۔۔"

"تم بیٹھو۔۔۔ میں باسل کو لارہا
ہوں۔۔۔" اسے ہیلی کاپٹر میں چڑھاتا وہ
اوزان کی جانب لپکا تھا جو دوسرے
سرے پر پلر کی اوٹھ میں تھا۔ اور سب
سے مشکل مرحلہ یہی تھا کیونکہ وہ چوٹ
کے سبب غنودگی میں جا چکا تھا۔ گارڈز کی
آوازیں قریب آتی جارہیں تھیں باسل کو



موڈرک نے جیسے تیسے ہیلی کاپٹر میں ڈالا
گارڈز اپر ڈیک پر آتے فائر کھول چکے
تھے۔ مگر منہا نے موڈرک کو اوپر جاتے
ہیلی کاپٹر میں چڑھانے کے لیے پوری جان
لگا دی تھی۔ وہ اس شخص کو ان درندوں
کے حوالے کر کے نہیں جاسکتی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"تم نے ان کے کنگ آلیار وافی کا مار ڈالا
ہے منہا۔۔۔" موڈرک نے ہیلی کاپٹر میں
چڑھتے اسے پہلی خبر یہ دی تھی۔ فضاء



میں فائرنگ کی آوازیں اب بھی گونج
رہیں تھیں۔ مگر ان کا ہیلی کاپٹر اس
بھیانک منظر سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ اس
نے کھڑکی سے اس کروز کی جانب ایک
آخری نگاہ ڈالی تھی۔ جہاں اسکا سب کچھ
ختم ہو چکا تھا۔۔۔!!!!

Kitab Chehra Novels



وہ کمرے میں واپس لوٹا تو اس کا موبائل
زور و شور سے بج رہا تھا۔ اور اسکرین پر
اس وقت جس شخص کا نمبر جگمگا رہا تھا۔
ایک پل کے لیے اسے ٹھٹھکا گیا۔

"بوس ایک خبر ہے آپ کے لیے۔۔!!"

Kitab Chehra Novels
"کیسی خبر۔۔" اسکی بھنویں سمٹیں تھیں۔



"موڈرک کا پتہ چل چکا ہے۔۔۔" براق
کی فون پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ آٹھ
سال۔۔ آٹھ سال سے اسکے کان یہ خبر
سننے کے منتظر تھے۔ آٹھ سال سے وہ
موڈرک اور اس قاتلہ کو ڈھونڈ رہا تھا۔ یہ
آٹھ سال اس نے انتقام کی آگ میں جلتے
کس طرح گزارے تھے یہ بس وہ جانتا
تھا۔



"لیکن آپ کو سن کر شاید افسوس ہو
موڈرک آج سے چھ سال پہلے مرچکا
ہے۔۔۔!!!"

"واٹ۔۔۔!!!" وہ باقاعدہ دھاڑا تھا۔ اتنے
سال بعد ملنے والا سراغ بھی بیکار گیا
تھا۔۔۔؟

"یس بوس مگر ہم اسکے اسسٹینٹ کو اٹھوا
چکے ہیں۔۔۔ جس کے پاس موڈرک کے



تمام آکاؤنٹس کے پاسورڈ ہیں۔۔ جس کی
چھان بین میں ہمیں کچھ اور بھی ملا
ہے۔۔۔"

"میرے صبر کا امتحان مت لو
مارش۔۔۔!!!" وہ خود پر ضبط کرتا ارد گرد
چکر کاٹ رہا تھا اب۔

"سر جس لڑکی کی آپ کو تلاش تھی اسکا
ڈیٹا مل چکا ہے۔۔" اور براق کے قدم



فریز ہو گئے۔۔ "کیا کہا۔۔؟"

"بوس جس کی آپ کو تلاش تھی وہ مل گئی ہے۔۔ میں نے تصویر اور ڈیٹا آپ کو واٹس ایپ کیا ہے ابھی۔۔" براق نے موبائل کان سے ہٹاتے لمحے کی تاخیر کیے بنا واٹس ایپ آن کی تھی۔ اس کا آٹھ سال کا انتظار بلاآخر تمام ہو رہا تھا۔ منہا سنان اس سے بس چند سانسیں دور تھی۔ اسکی جان اب براق آلیار کی مٹھی میں



ہو گئی۔ اپنے منجر کی ٹوپ پر جگمگاتی چیٹ
آن کرتے اس نے دھندلی تصویر پر ڈاؤن
لوڈ کرنے کے لیے کلک کیا تھا۔ مگر اگلا لمحہ
براق آلیار پر کسی پہاڑ کی طرح ٹوٹا تھا۔ وہ
ساکت کھڑا چیٹ میں موجود اس تصویر
اور ڈیٹیل کو دیکھ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

منہا سنان۔۔۔ عینا مراط۔۔۔!!!



وہ پتھرائی نگاہوں سے عینا کی چند سال
پرانی تصویر دیکھ رہا تھا۔ مگر وہ اسے پہچان
سکتا تھا یہ وہی تھی۔۔۔!! لیکن یہ یقین
کیسے آتا کہ جس لڑکی کے قتل کے
منصوبے وہ پچھلے آٹھ سال سے بنا رہا
تھا۔ وہ پچھلے دو ماہ سے اسکے حواس پر
طاری تھی۔ اسکے گھر میں اسکی زندگی میں
دندناتی پھر رہی تھی۔ اسے بیوقوف بنا رہی
تھی۔۔۔!!! براق کی آنکھوں میں خون
اترنے لگا



موبائل بیڈ پر پھینکتا کبڈ کی سمت بڑھا تھا۔
اور جب تک مطلوبہ شے اسے نہ مل گئی
جو چیز ہاتھ لگتی جارہی تھی وہ زمیں بوس
کرتا جارہا تھا۔ اور بلاآخر اسے وہ فائل نظر
آگئی تھی۔۔۔!!! جو آج سے آٹھ سال
پہلے جون نے اسے دی تھی۔ اسکی ماں کی
بے وفائی کی داستان۔۔۔ اسکے عاشق کا شجرہ
نسب۔۔



سنان احمد۔۔۔!!

مشال سنان۔۔۔!!

پاسل سنان۔۔۔!! وہ اسی تصویر پر
کھٹک گیا تھا۔ ایک پندرہ سالہ لڑکا جو
اب تیس سال کا ہو چکا تھا۔

اور سب سے آخری منہا سنان۔۔۔!!!
ایک چودہ سالہ کم عمر لڑکی جو آج بائیس



سال کی ہو چکی تھی۔ جو آٹھ سال اسے
رس رس کر گزارنے چاہیے تھے یا شاید
اب تک مر چکی ہوتی۔۔ وہ اسکی آنکھوں
کے سامنے دندناتی رہی اور وہ اتنا بے خبر
رہا۔۔!!

براق اسکی لڑکپن کی تصویر کو گھورتا رہا۔
کاش یہ تصویر وہ پہلے نکال کر دیکھ
لیتا۔!! کاش ان گزرے دو ماہ میں وہ
کبھی یہ فائل کھول لیتا۔!!



"مگر اب نہیں منہا سنان۔۔ اب تو
موت بھی ملے گی اور سزا بھی۔" اسکی
تصویر مٹھی میں ملتا عجیب جنونی
مسکراہٹ لیے بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھاتا
میکس کو کال ملا کیا۔

Kitab Chehra Novels

"فوراً پہنچو۔۔ ہم ابھی نکل رہے ہیں۔"



رکھ کر

قسط ۱۸

"کہاں ہے وہ۔۔۔!!" براق نے شدید
طیش کے عالم میں اپنے گارڈ کا گریبان
پکڑا تھا جسے عینا کی مخبری کے لیے رکھا
گیا تھا۔ گارڈ نے پسینے میں شرابور ہوتے



مدد طلب نگاہوں سے اسکے عقب میں
کھڑے میکس کو دیکھا تھا۔

"س۔۔ سر میں نے۔۔ میں مم۔۔ میج کیا
تھا آپ کو۔۔ کال بھی کی۔۔ وہ۔۔ وہ بیچ
رات میں اپنی دوست کے گھر گئی
تھی۔۔" براق نے اسکا گریبان چھوڑتے
میکس کی جانب دیکھا۔



"جاؤ پتہ کرو۔۔ وہاں چھپ کر بیٹھی ہے
کیا وہ۔۔ اور اگر وہیں ہے تو یہاں کھسیٹتے
ہوئے میرے پاس لاؤ۔" اسکا گرجدار
زہر میں بجھا لہجہ ایک پل کے لیے میکس
کو بھی ششدر کر گیا تھا۔ مگر وہ فوراً سر
ہلاتا چند گارڈز کو ساتھ لیے باہر نکل گیا۔

جس وقت وہ اپنے گارڈز سمیت عینا کے
گھر پہنچا تھا۔ گھر لاک پڑا تھا۔ جسے اسکے
گارڈز نے لمحوں میں توڑ کر کھول دیا تھا۔



مگر اسے مزید طیش اس وقت آیا جب
گھر خالی ملا۔ وہ اس کی ضبط و برداشت
مسلل آزما رہی تھی۔ مگر عینا مراط کو یہ
نہیں معلوم تھا جتنا وہ پک رہا تھا اتنی ہی
شدت سے پھٹتا۔ ان آٹھ سالوں میں اس
نے بس اس لمحے کا انتظار کیا تھا مگر وہ
لڑکی چھوٹی چھوٹی چال بازیوں سے اپنے
لیے اتنا ہی گہرا گرھا کھود رہی تھی۔ لاؤنج
کے بیچ و بیچ کھڑا وہ پورے گھر پر نگاہ
ڈال رہا تھا۔ جہاں کچن کے علاوہ دو



دروازے اور تھے۔ قدم بڑھاتے ایک
دروازہ کھول کر دیکھا جو لڑکے کا کمر الگ
ہی نظر آرہا تھا۔ یعنی یہ باسل کا کمر تھا۔
اس نے پلٹ کر ایک گارڈ کو اشارہ کیا۔

"اسکے گیراج میں معلوم کرواؤ کہاں ہے

یہ۔۔" حکم دیتا دوسرے کمرے کے

دروازے کی سمت بڑھ گیا۔ یہ یقیناً اس

کا کمر تھا۔ دروازے پر ٹھوکر مارتا اندر

داخل ہو گیا اور اندر داخل ہوتے ایک



مانوس مہک نے اسکا استقبال کیا تھا۔ منہا
سنان کے مخصوص چیری شیمپو کی خوشبو
اسکے نحتوں سے ٹکرائی تھی۔ اس نے
جرے سختی سے بھینچ لیے۔ آنکھوں کے
سامنے ایک ایک منظر گزر رہا تھا۔ جب
جب وہ اسے جانتے ہوئے بھی چھل کرتی
رہی۔ دیواروں پر کریم کلر ہوا تھا۔ ایک
چھوٹا سا سنگل بیڈ۔ چھوٹی سی ڈریسنگ پر
اسکا مختصر سا سامان سلیقے سے رکھا تھا۔
قدم اٹھاتا کونے میں رکھی ڈبل ڈور کبڈ



کی جانب بڑھ گیا۔ مگر دونوں حصے لاک
تھے۔ براق نے ایک کے بعد بس دوسرا
طاقتور جھٹکا لگایا تھا۔ اور دونوں دروازے
کھل گئے۔ مگر تقریباً نوے فیصد خالی کبڈ
اور خالی جھولتے ہینگر اسکا منہ چڑا رہے
تھے۔ براق کا دماغ ٹھنکا۔ !!

کپڑے غائب ہونے کا کیا مقصد تھا۔؟
اور اسے لگا کسی نے اس کے اندر آگ
بھر دی ہو۔ پوری قوت سے الماری کا



دروازہ بند کیا تھا۔ کمرے میں زوردار آواز
گونجی تھی۔ یعنی وہ گناہ پر ایک اور گناہ
کر گئی تھی۔ وہ اسکی آنکھوں میں دھول
جھونک کر ایک بار پھر بھاگ گئی تھی۔
باہر سے آتی آوازوں پر براق کے قدم
باہر کی سمت بڑھ گئے۔ میکس کے ساتھ
گارڈز سینڈرا کو زبردستی گھسیٹتے اندر لا
رہے تھے۔



"چھوڑو مجھے۔۔ آخری مسئلہ کیا ہے
تمہارے ساتھ" اپنے بازو چھڑانے کی
کوشش میں ہلکان ہوتی سینڈرا نے اندر
داخل ہوتے بے اختیار سامنے کھڑے
شخص کو دیکھا تھا۔ اور اس کے اندر وہ
تمام حوصلہ اور ہمت ختم ہوتی محسوس
ہوئی جو عینا کے جانے کے بعد اپنے اندر
پیدا کر رہی تھی۔ اسے معلوم تھا یہ لوگ
اس سے پوچھ گچھ کے لیے ضرور آئیں
گے۔ مگر اتنی جلدی۔۔!! اور وہ بھی اس



انداز میں اس نے بھی تصور بھی نہ کیا تھا۔

"کہاں ہے وہ۔۔؟" اس شخص کے لہجے میں موجود کمانڈ اور سختی سینڈرا کا دم خشک کر گئی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ شخص عینا کو حاصل کرنے کے لیے اتنا پاگل ہو رہا تھا۔۔۔!!!

"کون۔۔؟"



"تم چاہتی ہو میں ڈیٹیل میں جاؤں۔۔؟
پھر تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ یہ
تمہارے ارد گرد کھڑے آدمی تم سے
اگلوانے کے لیے کتنی ڈیٹیل میں جائیں
گے۔۔" اسکی خوف ناک دھمکی سینڈرا کے
چہرے کا رنگ پھیکا کر گئی تھی۔ اسے اپنی
ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی
تھی۔



"مم۔۔ میں کچھ نہیں جانتی۔۔ میں۔۔ میں
تو عی۔۔ عینا کے گھر۔۔ ابھی۔۔ ابھی چند
گھنٹے پہلے آئی تھی۔۔ وہ وہ یہیں
تھی۔۔" براق گردن ترچھی کرتے اسکا فق
چہرہ دیکھا۔

"اچھا۔۔!! پھر اچانک ایسا کیا ہوا کہ وہ
سامان سمیٹ کر ہی بھاگ نکلی۔۔؟"

"مم۔۔ مجھے۔۔ مجھے سچ میں نہیں معلوم۔۔
وہ۔۔ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کیوں جائے



گی۔۔"

"اس بات کا جواب مجھے تم دو گی۔۔ اور
بتاؤ گی کہاں ہے وہ۔۔" گارڈز نے لائیفلز
نکال کر اسکے سر پر رکھ دیں تھیں۔

"میں۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ آئی۔۔
آئی سوئیر مجھے نہیں معلوم وہ کہاں
ہے۔۔" اس نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا
تھا۔ میکس نے سینڈرا کا موبائل ان لاک
کرتے اسکی جانب بڑھایا تھا۔



"سر فحالمس مرط سے کوئی رابطہ نہیں
ہوا ان کا۔" سینڈرا کا دل دھک سے رہ
گیا۔ اسکے موبائل کو ہیک کر لیا گیا
تھا۔۔۔!! براق نے ایک ناگوار نگاہ اسکی
جانب ڈالی تھی۔ جو ابھی بغیر کچھ کیے ہی
ہاتھ پاؤں چھوڑ چکی تھی۔

"اپنے پاس رکھو۔۔ اور اس پر بھی نظر
رکھنا۔" اتنا کہتا باہر نکل گیا۔ گارڈز بھی
سینڈرا کو چھوڑتے براق کے پیچھے ہی باہر



نکل گئے تھے۔ کار میں بیٹھتے اس نے عینا
کی چیٹ آپن کی تھی۔ جہاں نہ پیکچر لگی
تھی نہ لاسٹ سین شو ہو رہا تھا۔ اس لڑکی
نے براق آلیار کا نمبر تک سیو نہیں کیا
ہوا تھا۔

"اگر تم خود مجھ تک نہیں پہنچیں اور میں
تم تک پہنچ گیا تو سمجھ لو منہا سنان۔۔
تمہاری زندگی کو لیونگ ہیل نہ بنادیا تو
میں بھی آلیار وانی کا بیٹا نہیں۔۔!!" اس



نے میج سینڈ کر دیا تھا۔ مگر عینا کو ریسو نہ
ہو سکا تھا۔ لیکن اسے معلوم تھا وہ جہاں
بھی جائے گی ایک بار تو ضرور آن کرے
گی اپنا موبائل۔!!

وہ منہ دھو کر باہر آئی تو اوزان کہیں
جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ جبکہ ٹیبل پر
ایک شاپر رکھا تھا جس میں یقیناً ریڈی
میڈ ناشتہ رکھا تھا۔



"کہاں جارہے ہو۔۔" شاپر میں سے ریپڈ
سینڈوچ نکالتے اس سے پوچھا۔

"اسی اسٹریٹ کے کونے پر ایک میکینک
ہے۔۔ وہاں میری بات ہوگئی ہے انہیں
میرا کام پسند آیا ہے بس وہیں جا رہا
ہوں۔۔" اسکا سینڈوچ ریپر کھولتا ہاتھ تھما
تھا۔

"تم پاگل ہو۔۔ اگر۔۔ اگر کسی نے تمہیں
پہچان لیا۔۔ کوئی ضرورت نہیں



ہے۔۔ "سینڈوچ واپس شاپر میں رہتی
اسکے قریب آگئی۔

"منہا بچوں جیسی باتیں مت کرو۔۔ ہمیں
یہاں شفٹ ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔۔
اور کسی کو کیا پتہ کہ ہم لاس ویگاس کے
ایک چھوٹے سے ٹاؤن کے در بے نما گھر
میں رہ رہے ہیں۔۔؟"

"تم اسے نہیں جانتے وہ کہیں سے بھی
نکل کر آسکتا ہے۔۔" اسکے چہرے پر پھیلا



تفکر اوزان کو نظریں گھمانے پر مجبور
کر گیا۔ وہ ایک ہفتے سے اسے گھر کا قیدی
بنانے میں لگی تھی۔ کہیں بھی آنے جانے
نہیں دے رہی تھی۔ کھانے پینے کے
سامان کے لیے بھی وہ زبردستی نکلتا
تھا۔ "اور دوسری بات تم مجھے منہا کیوں
کہہ رہے ہو۔۔۔ کتنی بار منع کیا ہے۔۔۔ عینا
نام ہے میرا۔"



"ہاں میری ماں مجھے معلوم ہے۔۔ مگر میں
پھر بھی گھر پر نہیں ٹکوں گا۔۔ کوئی
جائیداد رکھ کر نہیں لایا تھا پاگل لڑکی۔۔
پیسہ کمانا ہے ورنہ اس شخص کا تو پتہ
نہیں بھوک سے ضرور مر جائیں
گے۔۔" اسکی ایک جانب سے نکلتا فرش پر
پڑے بیگ کی سمت بڑھ گیا۔ اس نے
ایک کمرے اور ایک لاؤنج کا گھر بمشکل
کرائے پر لیا تھا۔ جس کے کمرے میں عینا
سوتی تھی اور وہ لاؤنج میں سوتا تھا۔ لاؤنج



میں ایک ہی باتھ روم تھا جو وہ دونوں استعمال کرتے تھے۔

"اور یاد رکھنا عینا موبائل لپ ٹاپ کچھ آن نہیں کرنا۔" اسکی تنبیہ پر اسے بے اختیار سینڈرا یاد آئی تھی۔ نجانے اس شخص نے کیا کیا ہوگا اس کے ساتھ۔

Kitab Onehira Novels

"اوڈ۔۔ سینڈرا ٹھیک تو ہوگی نا۔۔؟" اسکے اداسی میں پوچھے گئے سوال پر اوڈان کے چہرے سے ایک رنگ آکر گزرا تھا۔ یہاں



آنے سے پہلے جو تحریر اس نے اس پاگل
لڑکی کی آنکھوں میں پڑی تھی۔ وہ کیسے
بھول سکتا تھا۔

"تم فکر نہیں کرو ٹھیک ہی ہوگی
وہ۔۔" نظریں چراتا بیگ سے اپنی جیکٹ
نکال کر پہننے لگا۔

"آس پاس کسی سے بات کرنے یا
تعلقات بڑھانے کی ضرورت نہیں میرے



جاتے ہی لاک کر لینا دروازہ۔۔ اور کسی
کے کہنے پر ہر گز مت کھولنا۔۔"

"تم مجھے اتنا فالتو سمجھتے ہو۔۔ میں تو جیسے
بڑی سوشل اینمل تھی یہاں آنے سے
پہلے۔۔ لے دے کر سینڈرا اور ایلکس کو
ہی جانتی تھی۔۔" اور یکدم ہی وہ
دروازے کی سمت بڑھتے بڑھتے ٹھہر گئی۔
ایلکس۔۔!! اس سے تو آخری بار مل بھی



نہ سکی تھی۔ نجانے زندگی میں پھر کب
ملاقات ہوتی۔۔!!

"اچھا اب بند کرو دروازہ۔ ایک تو ہماری
اردو اور تیز لہجوں پر آس پاس والے ایسے
ہی مشکوک ہو جائیں گے۔" وہ اسے اللہ
حافظ کرتا نکل گیا تھا۔ عینا دروازہ لاک
کرتی گہری سانس بھر کر وہیں دروازے
سے ٹیک لگا گئی۔ اسے اب تک یقین نہیں
آ رہا تھا۔ وہ دونوں ایک بار پھر اس



درندے کے جال سے نکل آئے تھے۔ وہ
کھل کر سانس لے رہی تھی۔ کہیں بھی وہ
غلیظ نظریں نہ تھیں جو ہر جگہ اسکا پیچھا
کرتی تھیں۔ اس شخص کی دھمکیاں راتوں
کو پہروں خوف سے جگاتیں تھیں۔ وہ
شخص کسی بدروح کی طرح اس کے پیچھے
پڑ چکا تھا۔ مگر اسکی دعا تھی وہ اسکی
غیر موجودگی اتنی جلدی محسوس نہ کرتا۔



دیکھا جاتا تو ایک طرح سے ان دونوں کا
وہاں سے نکلنا اس لیے بھی اچھا ہوا تھا
کیونکہ اسے معلوم تھا یہ شخص پچھلے آٹھ
سالوں سے انہیں سونگھتا پھر رہا تھا۔ یہی
وجہ تھی کہ موڈر نے ان کی شناخت اور
شہریت دونوں ہی بدلوا دیں تھیں۔ اور
انہیں ایسے شہر میں شفٹ کیا تھا جہاں
اس شخص کی ان تک پہنچ نہ ہو۔ وہ دل
سے موڈرک کی شکر گزار تھی کیونکہ اگر
وہ نہ ہوتا شاید مشال، سنان صاحب اور



جیولز کی طرح وہ دونوں بھی نہ بچتے۔
لیکن موڈرک کی اچانک موت نے انہیں
مشکلوں میں ڈال دیا تھا۔ جس ارفن ہاؤس
میں ان کا نام ٹیمپری لکھوایا گیا تھا تاکہ
انکی پڑھائی شروع ہو سکے وہ موڈرک کی
موت کے بعد اپنے وعدے سے پھر گئے
تھے۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں دو سال
کے اندر وہاں سے نکل کر لاس اینجلس
شفٹ ہو گئے تھے۔ اور تب سے انتھک
محنت اور زندگی کے بھاگتے پیہے کے ساتھ



بس وہ مسلسل جدوجہد میں لگے تھے۔ مگر
انہیں یہ نہیں معلوم تھا جس شخص سے
بھاگ کر وہ لوگ یہاں تک پہنچے تھے یہ
اسی کا شہر تھا۔ اور آٹھ سال بعد جب عینا
نے اس شخص کو دیکھا۔ اسے واضح اپنی
موت نظر آئی تھی۔ مگر قسمت نے اسکو
ایک بار پھر موقع دے دیا تھا کیونکہ
براق آلیار وہ شکرے کی نگاہ والا اسے نہ
پہچان سکا تھا۔



"آج مسلسل دسواں دن ہے اس لڑکی کو
چھٹی کرتے ہوئے۔ میں سوچ بھی نہیں
سکتا تھا اتنی غیر ذمہ دار ہوگی وہ۔" مسٹر
فلکس نے انتہائی خفگی سے مس سسیلی سے
عینا کا ذکر کیا تھا۔ "یہ اگر سفارشی نہ
ہوتی میں ایک پل ایسی نااہل لڑکی کو
جواب پر برداشت نہ کرتا۔"



"خیر نااہل تو نہیں وہ۔۔ میں کسی کی منہ
پر تعریف نہیں کرتی مگر وہ لڑکی خاصی
ذمہ دار اور اپنے کام کو سنجیدگی سے
کرنے والی ہے۔۔" مسٹر فلکس کی بھنویں
اوپر کو شوٹ کر گئیں۔

"اب اسکے جانے کے بعد مجھے خاصی کمی
محسوس ہو رہی ہے۔۔ آپ کی والی شکایت
مجھے کرنی چاہیے تھی۔۔"



"بات شکایت کی نہیں۔۔ میں جوابدہ ہوں
بوس کو۔۔ مجھ پر ذمے داری ہے گھر اور
ملازمین کو مینج کرنے کی۔۔ اور جس موڈ
میں سرگھوم رہے ہیں۔۔" مسٹر فلکس نے
کوٹ کی پاکٹ سے رومال نکالتے ماتھے کا
پسینہ صاف کیا۔۔ "اگر کسی دن اس لڑکی
کے حوالے سے پوچھ لیا میں کیا جواب
دوں گا۔۔؟" مس سسیلی نے کافی کا مگ
منڈیر پر رکھتے ارد گرد کھڑے گارڈز کو
دیکھا جو آج کل بوس کی موجودگی میں



اتنا چونکنا رہنے لگے تھے کہ ذرا سی بھی
بھول چوک انہیں سخت سزا یا کسی سیویئر
انجری سے دوچار کر سکتی تھی۔ اور انہوں
نے محسوس کیا تھا بوس کا یہ خوف ناک
رویہ عینا کے غائب ہونے والے دن سے
ہی شروع ہوا تھا۔ وہ پچھلے دس پندرہ
سال سے یہاں تھیں۔ اور براق کے ہر
رویے کو خاصی گہرائی سے جانتی تھیں۔
عینا کی طرف براق کا جھکاؤ کسی سے ڈھکا
چھپا نہ تھا۔



"ہونا ہو یہ عینا کی اچانک گمشدگی اور سر
کا رویہ دونوں میں ضرور کوئی کنیکشن
ہے۔" مسٹر فلکس نے ٹھٹھک کر انہیں
دیکھا۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپ سسلی۔!! بوس
بھلا کیوں ایک معمولی ورکر کو سر پر سوار
کریں گے۔ انہیں تو شاید یہ بھی پتہ نہ
ہو کہ وہ آہی نہیں رہی۔" مس سسلی
نے آہستہ سے سر نفی میں ہلایا تھا۔



"وہ لڑکی سب کچھ ہو سکتی ہے مگر معمولی نہیں۔۔" اور انکی نگاہ کھلتے گلاس ڈور تک گئی تھی۔ جہاں سے براق اور میکس باہر آرہے تھے۔

"گڈ ایوننگ سر۔۔"

"موم کے چیک اپ کی ڈیٹ ہے آج۔۔ مس سسیلی مجھے یقین ہے یہ کام آپ بخوبی انجام دیں گی۔" اور اتنا کہتا وہ آگے بڑھ گیا۔ پچھلے آٹھ سال میں وہ جیولز کے



ایک چیک اپ کی ڈیٹ بھی نہ بھولا تھا۔
مگر آج تک اس نے ڈاکٹر سے بذاتِ خود
ان کی کنڈیشن جاننے کی کوشش نہیں کی
تھی۔ یہ کام اس نے مس سسیلی کو سونپ
رکھا تھا۔ جو بخوبی اسے انجام دیتی تھیں۔
جیولز لورن کی یہاں موجودگی سے گھر
کے صرف خاص ملازمین آگاہ تھے۔ بہت
کم لوگ تھے جنہیں براق آلیار کی پرسنل
لائف کے بارے میں معلوم تھا۔ کار میں
بیٹھتے اس نے پچھلے دس دنوں کی طرح



ایک بار پھر عینا کی چیٹ دیکھی تھی۔ جو
میج اس نے دس دن پہلے کیا تھا وہ آج
تک اسے ریسو نہ ہوا تھا۔ اسے غائب
ہوئے دس دن گزر چکے تھے۔!! وہ دس
دن سے اپنے باپ کی قاتلہ کو ڈھونڈ رہا
تھا۔!! جو آٹھ سال بعد پھر اسکی آنکھوں
میں دھول جھونک کر بھاگ نکلی تھی۔
اسکے گارڈز پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ
رہے تھے۔ کوئی اسٹیشن اور ایئر پورٹ نہ
تھا جن کی فوٹیجز اس نے نہ دیکھی ہوں۔



ایلیکس۔۔ سینڈرا یہاں تک کے اسکے مکان
مالک کے پیچھے بھی اس نے اپنے آدمیوں
کو لگا رکھا تھا۔ جیسے جیسے دن گزر رہے
تھے۔ وہ بدلے اور جنون کی آگ میں جل
کر پاگل ہوتا جا رہا تھا۔ نہ جانے کتنے
منصوبے تھے جو وہ ساری رات جاگ کر
بناتا تھا۔ وہ لڑکی اسکے اعصاب پر سوار
ہو چکی تھی یا شاید انتقام کی آگ نے اسے
پاگل کر دیا تھا۔



"سر ہم پہنچ چکے ہیں۔!!" براق نے
موبائل اسکرین سے نگاہ ہٹاتے باہر دیکھا۔
اس وقت وہ لوگ پورٹ پر موجود تھے۔
جہاں تبریز نے تمام انڈر بوسسز کی میٹنگ
ارینج کی تھی۔ کار سے نکلتا قدم آگے بڑھا
گیا۔ اسکے گارڈز کروڑ انٹرنس پر اسکے منتظر
کھڑے تھے۔ انڈر بوسز کی میٹنگ ہر دو ماہ
بعد اس لیے ارینج کی جاتی تھی تاکہ ہر
ایریا کا مسئلہ اور خود انڈر بوسز کے رنگ
ڈھنگ وہ دیکھ سکیں۔ وہ تبریز کے برابر



میں بیٹھا غائب دماغی سے ان سب کی
گفتگو سن رہا تھا جب اس کا موبائل بج
اٹھا۔ میٹنگ ہال میں یکدم ہی سناٹا چھایا
تھا۔ بوس کا موبائل بج رہا تھا کوئی کیسے بول
سکتا تھا۔!! براق نے ٹیبل پر پڑا اپنا
موبائل اٹھایا اور کان سے لگا گیا۔ وہ
چالیس پچاس آدمی خاموش سر جھکائے بیٹھے
اسکی کال ختم ہونے کے منتظر تھے۔

"ہیلو۔۔۔!!"



"سر لڑکی کا پتہ چل گیا ہے۔!!" اس کے
مخبر کی جانب سے دی گئی خبر اسے
بے ساختہ جگہ سے اٹھنے پر مجبور کر گئی۔
ہال میں موجود تقریباً سبھی نے ٹھٹھک
کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ جس میں تبریز
بھی شامل تھا۔ اور وہ یہ جانتا تھا اس وقت
براق نے یا تو کچھ حاصل کیا تھا یا اپنا
کوئی نقصان کیا تھا۔



"کسی کو ذرا سا بھی شک نہیں ہونا
چاہیے۔۔ سمجھ آرہی ہے۔۔!! ذرا سا
بھی۔۔!! میں پہنچ رہا ہوں نظر
رکھو۔۔!!" موبائل پوکٹ میں ڈالتا وہاں
سے نکل رہا تھا مگر تبریز پکارتا روک گیا۔

"کدھر۔۔!!"

Kitab Onehira Novels

"تو جاری رکھ میٹنگ۔۔ میں اپنا ایک 'اہم'
کام نبھانے جا رہا ہوں۔۔" تبریز کو الجھن



میں ڈالتا اپنے گارڈز کے ساتھ نکل گیا
تھا۔

کام سے چھٹی کے بعد وہ گھر جا رہا تھا۔
جب اپنے عقب میں اسے کوئی محسوس
ہوا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا کوئی موجود نہ
تھا۔ چاروں طرف ویرانی چھائی تھی۔ یہ
ایک بہت ہی چھوٹا اور انتہائی مختصر آبادی
والا ٹاؤن تھا۔ جس میں ایک سوپر اسٹور



ایک چھوٹا سا گیراج، سیلون وغیرہ قریب
قریب ہی بنے تھے۔ یہاں سے اسکا گھر
بھی زیادہ فاصلے پر نہ تھا۔ جب آگے
بڑھتے اسکی نگاہ ٹیلیفون بوتھ پر پڑی تھی۔
دل میں ایک عجیب سی کیفیت ابھری
تھی۔ کیا وہ اسے مس کر رہا تھا۔؟

کیا اسے اپنی اور عینا کی خیریت کا بتانا
چاہیے تھا سینڈرا کو۔؟



نہیں۔!! ایک تو یہ سراسر اپنی اور اپنی
بہن کی جان خطرے میں ڈالنے کے
مترادف تھا بلکہ سینڈرا کو ایک امید۔۔
ایک آس کی ڈور بھی تھمانا تھا۔ جو وہ
ہر گز کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ کوئی کم سن
بچہ نہ تھا جو سینڈرا کی آنکھوں میں اپنے
لیے جذبے نہ دیکھ پاتا مگر اس نے کبھی
بھی اس لڑکی کی حوصلہ افزائی نہ کی
تھی۔ وہ اپنے باپ کی غلطی کو دہرانا نہیں
چاہتا تھا۔ جس ناکردہ جرم کی سزا اسکے



باپ نے بھلتی تھی۔ وہ دونوں بہن بھائی
آج بھی اسکا کفارہ ادا کر رہے تھے۔ پھر وہ
کیسے سینڈرا کو اپنے قریب آنے کی
اجازت دے دیتا۔؟ یہ اس لڑکی اور خود
اسکے ساتھ زیادتی تھی۔ سر جھٹکتا آگے بڑھ
ہی رہا تھا جب اچانک ہی چاروں اطراف
سے آتے اسلحہ برداروں نے اس پر اٹیک
کیا تھا۔ اس نے مخالف سمت بھاگنا چاہا مگر
اب دیر ہو چکی تھی۔!!



"ارے کس بات کی جلدی ہے آرہی
ہوں بھئی۔" سیاہ ٹاپ اور بلو پاجامے
میں ملبوس بالوں کو جوڑے میں لپیٹی
تھی۔ کچن سے نکلتی ہاتھ صاف کر کے وہ
دروازے کی سمت بڑھ گئی۔ اسے معلوم
تھا اوزان کے سوا اور کوئی یہ حرکت
نہیں کر سکتا تھا۔

Kitab Onehira Novels

"ایسی بھی کیا۔" دروازہ کھولتے اس نے
آنے والے کو ڈپٹنا چاہا مگر اسکے باقی الفاظ



منہ میں رہ گئے تھے۔ جب کسی نے اسے
حلق سے پکڑتے واپس اندر دھکیلا تھا۔

"ختم ہوا ہائیڈ اینڈ سیک منہا
سنان۔۔۔" حلق پر گرفت مضبوط کرتا وہ
سامنے کھڑا شخص پھنکارا تھا۔ اور
عینا۔۔۔!! وہ ایک لمحے کے لیے جیسے
بلکل بلینک ہو چکی تھی۔ یہ خواب تھا
کیا۔۔؟ مگر کیسا بھیانک خواب تھا یہ۔۔؟
اسکی شاک اور خوف سے آنکھیں ابلنے کو



تھیں۔ وہیں براق کی گرفت سخت ہوئی
تھی۔ اسکا سانس گٹھنے لگا تھا۔ وہ دونوں
ہاتھوں سے اسے پرے دھکیلنے کی کوششیں
کرنے لگی۔ مگر اس شخص کی گرفت کمزور
ہونے کے بجائے مزید سخت ہوتی جا رہی
تھی۔ اور اسے لگا یہ اسکا آخر وقت ہے۔
دھنلائی نگاہوں سے اس نے سامنے
کھڑے شخص کو دیکھا تھا جو موت کے
فرشتے کی طرح اس پر نازل ہوا تھا اور
اب اسے واقعی اپنی موت نزدیک آتی نظر



آرہی تھی۔ اسکی براق کے ہاتھ پر گرفت
ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔ مزاحمت ختم ہوتی
جارہی تھی۔ اسکے ہاتھ پہلو میں گر گئے
تھے۔

"تمہیں لگتا ہے اتنی آسان موت دوں گا
تمہیں میں۔۔۔؟" شعلہ بار لہجے میں کہتا
ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ گیا۔ عینا فرش پر
ادھ موئی پڑی بری طرح کھانسنے لگی۔ اسکی



آنکھوں سے تکلیف سے آنسو نکل رہے
تھے۔ اسکا سانس درست نہیں ہو پارہا تھا۔

"اٹھو۔۔۔!!" عینا نے کھانسی کے دوران
نگاہ اٹھا کر اس شخص کی سمت دیکھا۔ سیاہ
تھری پیس میں ملبوس چہرے پر چٹانوں
سی سختی اور ہاتھ میں موجود گن لیے وہ
واقعی اسکی روح تک جھنجھوڑ گیا تھا۔ وہ
شناخت جو آٹھ سال سے صرف اس



تخص کی وجہ سے چھپا رکھی تھی بلاآخر
کھل گئی تھی۔

"میں۔۔۔ آخری۔۔۔ بار۔۔۔ کہہ۔۔۔ رہا۔۔۔
ہوں۔۔۔ اٹھو۔۔۔!!" اس کے سنگین لہجے میں
دی گئی دھمکی کی پرواہ کیے بنا وہ پیچھے
سرک رہی تھی۔ اس شخص کے ہتھے
چڑھنے کا مطلب تھا جان اور عزت
دونوں گنوا دینا۔



"تمہیں اب بھی لگتا ہے تم اپنی چلا سکتی
ہو۔۔۔؟" اسکی حرکت پر براق نے گردن
ٹیڑھی کرتے بغور اسکی کھانسنے سے سرخ
ہوتی شکل اور ان ہری آنکھوں کو دیکھا
تھا جن میں آنسو اور خوف ایک ساتھ تیر
رہے تھے۔ مگر وہ اسکی بات کا جواب
دینے کے بجائے یکدم اٹھ کر کچن کی
سمت بھاگی تھی۔ اور براق جانتا تھا یہ
آخری کوشش اپنی آزادی سلب ہونے
سے پہلے وہ ضرور کرتی۔ اور جب وہ واپس



آئی اسکے ہاتھ میں ایک دھار دار چھری
تھی۔

"ہٹ۔۔ ہٹ جاؤ میر۔۔ میرے راستے
سے ورنہ۔۔"

"ورنہ رون کی طرح میری ٹانگ بھی
ضائع کر دو گی۔۔" اس وقت اسکے چہرے
پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔ اور
عینا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر رخسار پر
گرے تھے۔ مگر اس نے چھری پر گرفت



مزید مضبوط کی تھی۔ وہ قدم اٹھاتا اب
اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔

"تم نہیں جانتی۔۔ ایک گناہ پر دوسرا گناہ
کر کے تم نے موت خریدی ہے وہ بھی
بدترین۔۔ آٹھ سال۔۔ آٹھ سال تمہیں
ڈھونڈا میرا باپ شاید آج تک سکون میں
نہ ہو کہ میں اسکا انتقام نہ لے سکا۔"

"مگر میرا باپ اور بہن سکون میں ہوں
گے براق آلیار۔۔ میں نے ان کا قصاص



اسی وقت لے لیا تھا۔ "رندھی ہوئی آواز
میں کہتی چیخ اٹھی۔ براق کے جبروں میں
حرکت ہوئی تھی اسکی آنکھوں میں خون
اترنے لگا۔

"بے فکر رہو میرا باپ بھی سکون میں
آئے گا۔ جب میں ہر لمحہ تمہارا موت
سے بدتر بناؤں گا اور بلا آخر تمہیں ابدی
نیند سلا دوں گا۔ اور تمہارا بھائی کیا نام
ہے اسکا۔" ماتھے پر انگلی مسلتے یاد کرنے

..



کی ایکٹنگ کی تھی۔ اور عینا کے چہرے کا
رنگ نچڑ گیا۔ "اوذان۔۔ ارے نہیں
باسل۔۔!!"

"نہیں براق۔۔ پلیرز نہیں اس۔۔ اس نے
نہیں میں نے مارا تھا تمہارے باپ
کو۔۔" وہ سب کچھ بھلائی یکدم فاصلہ
سمیٹ گئی۔۔ "اس۔۔ اسے تو پتہ بھی نہیں
تھا۔۔ وہ تو اس وقت بیہوش تھا۔۔" اور
ہمیشہ کی طرح براق نے بھائی کے ذکر پر



اسکی ساری طراری اور غصہ یکدم ہی
جھاگ کی طرح بیٹھتا دیکھا تھا۔

"پچ۔۔ پچ۔۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔۔ کہتے ہیں
نا چنے کے ساتھ گھن بھی پستا ہے۔۔ مگر
وہ تم سے پہلے پس گیا۔۔ اب تک تو شاید
میرے گارڈز اسے کہیں کاٹ کر پھینک
چکے ہوں۔۔" اسکے ظالمانہ جملے عینا کا دل
بند کر گئے۔ اسکی چھری پر گرفت کمزور

..



پڑی تھی۔ اور وہ نیچے فرش پر جا گری۔۔
اسکا سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم ایسا نہیں
کر سکتے۔۔" وہ بے اختیار اسکی جانب لپکتی
دونوں ہاتھوں سے گریبان تھام گئی۔

"میں سب کچھ کر سکتا ہوں جانِ براق
ابھی تو کچھ بھی نہیں کیا میں
نے۔۔" اپنے کالر پر موجود اسکے دونوں
ہاتھ تھامتا بڑی لگاؤ سے بولا تھا۔



"نہیں۔۔ باسل۔۔ باسل نے کچھ نہیں
کیا۔۔ وہ بس مجھے پروٹیکٹ کرنا چاہتا
ہے۔۔ اسے کچھ مت کرنا۔۔" اس پل عینا
کو اپنے ہاتھوں پر موجود اس شخص کا لمس
محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ نہ ہی اسے اس
قربت کی پرواہ تھی جو ان دونوں کے بیچ
تھی۔ اسکے دماغ میں تو بس باسل کے
حوالے سے عجیب عجیب منظر ابھر رہے
تھے۔



"باسل۔۔۔!! وہ تو اوزان تھا نا۔۔۔؟ اور
عینا۔۔۔ عینا مراط۔۔۔!!!! تم سوچ بھی
نہیں سکتیں میں کیا کروں گا تمہارے
ساتھ۔۔۔ تم نے مجھے براق آلیار کو۔۔۔"

"آہ۔۔۔" اسکے گھنے ریشم بال جنہیں آج
سے دس دن پہلے کئی بار چھونے اور انکی
نرمی محسوس کرنے کا سوچتا تھا۔ آج مٹھی
میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس لڑکی نے
سب کچھ لمحوں میں پلٹ کر رکھ دیا



تھا۔ "بیوقوف بنایا میری آنکھوں میں
دھول جھونک کر میری نظروں کے
سامنے گھومتی رہیں۔۔۔!!" اسی پل
دروازے پر کھٹکا ہوا تھا۔ عینا نے بے اختیار
دروازے کی سمت دیکھا۔ جہاں میکس کھڑا
تھا۔ مگر براق اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔
اس نے دروازے پر آنے والے کو نہ
دیکھا تھا۔



"میکس۔۔ میکس پلیز میری مدد کرو۔۔
پلیز۔۔" اس نے میکس سے منت کی تھی
مگر وہ صرف اپنے بوس کو دیکھ رہا تھا۔
اگر اس پل ضمیر جاگتا بھی تھا تو وہ اپنے
ضمیر کی آواز پر بیسرا ہو گیا تھا۔ اس
کے لیے اسکا بوس سب کچھ تھا۔

"بوس۔۔" براق نے بلاخر اسکے بال اپنی
مٹھی سے آزاد کیے تھے اور میکس کی



جانب دیکھا۔ عینا تیر کی تیزی سے اس
سے الگ ہوتی میکس کی سمت لپکی۔

"باسل کہاں ہے۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ جواب
دو۔۔۔ میکس۔۔۔ پلیز بس یہ بتادو۔۔۔ پلیز۔۔۔
باسل کہاں ہے۔۔۔ وہ ٹھیک ہے نا۔۔۔؟" وہ
پھوٹ پھوٹ کر روتی اسکے سامنے
گزر گڑانے لگی تھی۔ براق نے جبرے
بھینچتے وہ فاصلہ ختم کیا تھا اور اسکی کلائی
تھامتا باہر کی سمت بڑھ گیا۔ وہ مسلسل



چینتی مزاحمت کر رہی تھی۔ مگر براق کے
کانوں پر جوں تک نہ رینگتی تھی۔ باہر دس
بارہ کاریں اور کئی گارڈز کھڑے ان کے
منتظر تھے۔ وہ اسے گھسیٹتا اپنی کار کی جانب
بڑھ گیا۔

Kitab Onehira Novels

جاری ہے



رقم

قسط ۱۹

اسکی آنکھ دروازہ کھلنے کی آواز سے کھلی
تھی۔ نیم اندھیرے میں اپنی سرخ ہوتی
آنکھوں سے دروازہ کھلتے اور پھر واپس
بند ہوتے دیکھا تھا۔ جس کے قریب اب



اسکے کھانے کی ٹرے رکھی تھی۔ وہ سر
واپس میسرے میں دے گئی۔ آنسو آنکھ
سے نکلتے کنپٹیوں میں جذب ہو گئے تھے۔
اسے اس کمرے میں قید ہوئے آج
مسلسل چوتھا دن تھا۔ وہ چار دن سے
یہاں قید تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا اسکا
بھائی کہاں تھا کس حال میں تھا۔ ان
دروندوں نے اسے زندہ چھوڑا بھی ہوگا یا
نہیں۔ وہ اس نیم اندھیرے کمرے کی
قیدی بن کر رہ گئی تھی۔ جس میں ایک



میٹریس کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہ ایک
شپ کا کمرہ تھا۔ دن میں دو وقت کھانے
کے لیے کمرے کا دروازہ کھلتا تھا اور پھر
واپس بند ہو جاتا تھا۔ دو دن تک وہ
مسلل چیختی اور مدد کے لیے پکارتی رہی
تھی۔ مگر کوئی اسکی پکار تک سننے کے لیے
نہیں آیا تھا۔ جیسے اس شپ پر وہ بالکل
تنہا ہو۔ اور وہ شخص۔۔! جو چار دن پہلے
اسے یہاں پھینک کر گیا تھا۔ اسنے پلٹ
کر بھی نہ دیکھا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح



اس سے آخری وقت تک صرف باسل
کا پوچھتی رہی تھی۔ مگر اس نے کوئی
جواب نہ دیا تھا۔ کیا واقعی اس نے باسل
کو مار دیا تھا۔؟ اور یہ سوال اسے
وحشت کا شکار کر دیتا۔ وہ بیٹھے بیٹھے
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی۔ اسے لگ
رہا تھا وہ مزید ایک دن بھی یہاں رہی
تو پاگل ہو جائے گی۔ اسے نہیں معلوم تھا
وہ شخص اس کے لیے کیا سزا طے کر رہا تھا
لیکن اگر اسے اس گہرے سمندر کے بیچ



ایک شب میں تنہا قید رکھنے کا ارادہ
تھا۔ تو منہا سنان ان چار دن میں ہی
اس قید سے بری طرح خوفزدہ ہو چکی
تھی۔

خوب سارا رونے کے بعد وہ اپنی جگہ
سے اٹھی تھی۔ اور کھانے کی سمت بڑھ
گئی۔ وہ بیوقوف نہیں تھی کی بھوک
ہڑتال کر کے خود کو موت سے پہلے مار



لیتی۔ یا اس شخص کو اپنے خون کی
چھینٹوں سے بچا لیتی۔ وہ جانتی تھی اسے
لڑنا تھا۔ شاید وہ جھوٹ بول رہا ہو۔
شاید اس نے باسل کو نہ مارا ہو۔ اور
یہی سوچ اسے جینے کی امنگ دے
دیتی۔ ٹرے میں پڑی بریڈ اور سلاد کو
دھندلائی نگاہوں سے دیکھا تھا اور زہر
مار کرنے لگی۔



"یا اللہ کیا سارے امتحان میرے لیے
ہیں۔۔ ہاں مانا میں نے قتل کیا تھا مگر
اس شخص نے بھی تو میرے باپ اور
اپنی سابقہ بیوی کا قتل کیا تھا۔۔ اور
مشال آپی۔۔!! یا اللہ وہ بھی تو اپنی
عزت کا تحفظ کرتیں اس دنیا سے چلی
گئیں۔۔" اور اپنے اپنوں کو یاد کرتے وہ
ایک بار پھر نئے سرے سے نئے غم پر
رونے لگی تھی۔



"مجھے نکالو یہاں سے۔۔۔ کوئی
ہے۔۔۔!!" کانٹا واپس پلیٹ میں پھینکتی
زور زور سے میٹل کا دروازہ دھڑھڑانے
لگی۔ مگر دور دور تک اسکی پکار سننے والا
کوئی نہ تھا سوائے ایک شخص کے۔۔۔!!!

Kitab Chehra Novels

"ڈیڈ۔۔۔!!" براق تیزی سے باپ کی
جانب لپکا تھا۔ جو دو گولیاں ایک ساتھ



لگنے سے لڑکھڑاتا ڈیک پر گر پڑا تھا۔

"آہ۔۔۔!!"

"گاڑی نکال میکس۔۔۔!!" ان کے

نزدیک بیٹھتا اپنے حصار میں لے

گیا۔ "ڈیڈ حوصلہ کریں۔۔۔ سب ٹھیک

ہو جائے گا۔۔۔"



"آہ۔۔۔ نہیں۔۔۔" آلیار صاحب تکلیف
سے کراہتے اسکا ہاتھ تھام گئے۔ "کوئی۔۔
کوئی فائدہ۔۔ نہیں۔۔ میں۔۔ میں نہیں
بچوں گا۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔ ٹھیک ہو جائیں
گے آپ۔۔ اور اپنے ہاتھوں سے جان
لیں گے حملہ کرنے والے کی۔۔" آلیار
وانی نے پر افیت مسکراہٹ لیے اپنے



بائیں جانب دیکھا جہاں جیولز لورن پڑی
تھی۔

"میں۔۔۔ کہہ۔۔۔ کہتا تھا۔۔۔ نا۔۔۔ میں۔۔۔
اسکے عشق۔۔۔ میں مر جاؤں گا۔۔۔ دیکھ
لو۔۔۔ یہ مار گئی مجھے۔۔۔" انہوں نے
کراہتے پہلو بدلا۔۔۔ ان کا چہرہ افیت سے
زرد پڑھتا جا رہا تھا۔ براق کا بس نہیں
چل رہا تھا وہ کیا کرے۔ "مگر
اسے۔۔۔" انہوں نے کچھ فاصلے پر پڑی



جیولز کی سمت دیکھا۔ "اسے ہاسپٹل۔۔۔
لے۔۔۔ کر جانا۔۔۔ میری۔۔۔ میری خواہش
ہے۔۔۔ یہ زندہ رہے۔۔۔ اور اسے۔۔۔ میرے
نہ ہونے کا غم ہو۔۔۔" ان کی سرخ
آنکھوں سے آنسو گرے تھے۔ اور
انہوں نے بلاآخر براق کی جانب دیکھا
تھا۔ اس پل اسکی آنکھیں بھی آنسوؤں
سے جل رہیں تھیں۔ وہ مافیا بوس کا ولی
عہد جس سے ایک دنیا خوف کھاتی تھی



اس وقت باپ کی موت اور اسکے درد
پر رو رہا تھا۔

"میری دعا ہے۔۔ تم۔۔ تم کبھی اس
مرض میں مبتلا نہ ہو۔۔ براق۔۔ یہ
لا علاج مرض ہے۔۔ مجھ جیسا عشق مت
کرنا کبھی۔۔" بہت پیار سے اسکے چہرے
پر ہاتھ پھیرا تھا۔ براق ان کے ہاتھ پر
جا بجا بوسے دیتا گیا۔ آنسو اب آنکھوں
سے باہر آرہے تھے۔ وہ کڑیل جوان مرد



باپ کو باہوں میں لیے بیٹھا رو رہا تھا۔
اور دیکھتے ہی دیکھتے آلیار وافی کا ہاتھ
ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ جاں سے گزر گئے تھے۔
جیولز لورن کا عشق انہیں کھا گیا تھا۔ اس
عورت کی دیمک زدہ محبت انہیں کھا گئی
تھی۔

ترے جیسا میرا بھی حال تھا نہ سکون
تھا نہ قرار تھا



یہی عمر تھی مرے ہم نشین کہ کسی
سے مجھ کو بھی پیار تھا

میں سمجھ رہا ہوں تری کسک ترا میرا
درد ہے مشترک

اسی غم کا تو بھی اسیر ہے اسی دکھ کا
میں بھی شکار تھا

..



فقط ایک دھن تھی کہ رات دن اسی
خواب زار میں گم رہیں

وہ سرور ایسا سرور تھا وہ خمار ایسا خمار
تھا

کبھی لمحہ بھر کی بھی گفتگو مری اس کے
ساتھ نہ ہو سکی



مجھے فرصتیں نہیں مل سکیں وہ ہوا کے
رتھ پر سوار تھا

ہم عجیب طرز کے لوگ تھے کہ
ہمارے اور ہی روگ تھے

میں خزاں میں اس کا تھا منتظر اسے
انتظار بہار تھا



اسے پڑھ کے تم نہ سمجھ سکے کہ مری
کتاب کے روپ میں

کوئی قرض تھا کئی سال کا کئی رت جگوں
کا ادھار تھا

کسی کے پاگلوں کی طرح چیخنے کی آواز
پر یکدم وہ ماضی کے بھنور سے نکلا تھا۔
اور پلٹ کر دروازے کی سمت دیکھا۔
جہاں سے منہا سنان کے چیخنے کی

۔



آوازیں آرہی تھیں۔ اور یہ آوازیں تو
مسلل چار دن سے آرہیں تھیں۔ وہ چار
دن سے مدد کے لیے پکار رہی تھی۔ چار
دن سے اپنے بھائی کے بارے میں پوچھ
رہی تھی۔ مگر براق نے ایک بار بھی
اس کمرے کی سمت پلٹ کر نہیں دیکھا
تھا۔ وہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا
فلحال۔۔۔!!



مگر وہ پچھلے چار دن سے خود بھی یہیں
قیام کر رہا تھا۔ اپنے روزمرہ کے کاموں
کے بعد وہ یہیں آ جاتا تھا۔ شاید اسکے
کانوں کو منہا سنان کی چیخیں بھلی لگنے
لگیں تھیں۔ یا شاید۔۔!

"کوئی ہے۔۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔"
مجھ۔۔ مجھے سانس نہیں آرہا۔۔ "منہا کی
دبی دبی سسکیاں اسکے کانوں میں ابھری
تھیں۔ براق جڑے بھینچتا سر جھٹک گیا۔



اس نے ابھی فیصلہ نہیں کیا تھا کہ اس
لڑکی کو کس طرح موت دینی تھی مگر
وہ اتنا ضرور جان گیا تھا۔ وہ ابھی اس
کمرے میں جا کر اسے مار دیتا تو یہ منہا
سنان کے لیے سب سے آسان حل اور
پریشانیوں سے مکتی تھی۔ ماتھا مسلتا کرسی
دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازہ اب بھی
دھڑدھڑایا جا رہا تھا۔ اسکے بھاری قدم اسی
آواز کی سمت تھے۔



"کھولو۔۔۔!!" دروازے کے پاس پہنچ کر ہینڈل پر ہاتھ رکھتا ایک جھٹکے سے کھول گیا۔ عینا جو اندر سے دروازہ پیٹ رہی تھی اچانک کھلنے پر بے ساختہ پیچھے ہٹی تھی۔ مگر جس شخص نے دروازہ کھولا تھا۔ اسکی رنگت نچڑوا گیا۔

"بہت دم گھٹ رہا ہے۔۔؟" قدم اٹھانا اندر داخل ہوا تھا اور اسکی خوف سے پھیلتی نگاہوں میں دیکھتا جوتے کی ٹھوکر



سے دروازہ واپس بند کر گیا۔ "سانس
نہیں آرہا۔۔۔؟" عینا اسکے قدم اپنی
جانب بڑھتے دیکھ پیچھے ہٹ رہی تھی۔
اس نے دروازہ کیوں بند کیا تھا۔۔۔؟ اور
آج کیسے آگیا تھا وہ۔۔۔؟

"دیکھ۔۔۔ دیکھو۔۔۔ پلیز۔۔۔ پلیز مجھے۔۔۔ مجھے
بس باسل کے بارے میں بتادو۔۔۔"



"ابھی صرف تمہاری بات
ہوگی۔۔۔!!" انگلی اٹھا کر اسے بیچ میں
ہی ٹوکتا فاصلہ مزید مختصر کرتا جا رہا تھا۔

"پلیز۔۔۔ پلیز میرے پاس نہیں
آؤ۔۔۔"

"پاس نہیں آیا تو آ کیسجن کیسے دوں گا
تمہیں۔۔۔؟"



"دیکھو۔۔ مم۔۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں
تمہارے آگے میرے پاس مت آؤ۔۔"

"پاس نہیں آیا تو دم گھٹ جائے گا
تمہارا۔۔ اور پھر مرجاؤ گی۔۔ پھر میرا کیا
ہوگا۔۔ میرے انتقام کا کیا ہوگا۔۔؟"

"نہیں۔۔ پلیز نہیں۔۔" مگر وہ بالکل

نزدیک آتا اسے دیوار سے لگا گیا۔ عینا
کسی سوکھے پتے کی طرح کانپ رہی

۔



تھی۔ ایسی بدترین صورتحال کے لیے وہ
دماغی طور پر خود کو تیار کر چکی تھی مگر
یہ اتنا آسان بھی نہ تھا۔ اس شخص کا
سامنا ایک جاں گسل عمل تھا۔

"ایسا کیا تھا تمہارے باپ میں۔۔؟ جو
میری ماں اسکے پیچھے دیوانہ وار بھاگی
تھی۔۔۔؟" ایک ہاتھ دیوار پر رکھے اسکے
نم رخساروں کو دیکھ رہا تھا۔ جبکہ اسکے
غیر متوقع سوال پر عینا نے کھٹکتے نم



آنکھوں سے اسکی سمت دیکھا۔ وہ سر پر
کھڑا جلتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
کیسا سوال تھا یہ۔۔۔؟ وہ کیا جواب
دیتی۔۔۔؟

"کیا ایک عورت پر یہ لازم نہیں کہ وہ
جس کی ہے اسکی ہو کر رہے۔۔۔؟ پھر تم
لوگ ایک کی ہو کر کیوں نہیں
رہتیں۔۔۔؟" یہ شخص یقیناً نشے میں تھا۔
ورنہ آج سے پہلے تو کبھی منہا نے اسکے



منہ سے ایسی باتیں نہیں سنی تھیں۔۔!!
اور اسکی نگاہ بے اختیار دروازے تک گئی
تھی جو لاک نہیں تھا۔

"معاشرے کی ہر عورت میرے قدموں
میں آکر بیٹھ جاتی ہے چاہے وہ کسی کی
بیوی ہو۔۔ ماں ہو۔۔ بیٹی ہو یا گرل
فرینڈ۔۔ کیا عورت اتنی حسن پرست
ہوتی ہے۔۔؟" اس کے سوال عینا کے
سر پر سے گزر رہے تھے کیونکہ اسکا



دماغ ابھی فرار کے منصوبے میں الجھا
تھا۔ اگر یہ شخص ابھی نشے میں تھا تو وہ
بھاگنے کی ایک کوشش تو کر ہی سکتی
تھی۔ شاید کامیاب ہو جاتی۔!! اور اپنے
دماغ کی بات پر لبیک کہتی ایک جھٹکے
سے اسکے بازو کے نیچے سے نکلتی
دروازے کی جانب لپکی تھی اور پھرتی
سے ہینڈل گھماتی دروازہ کھول گئی۔



"ایک قدم بھی باہر نکلانے سے پہلے۔۔

اپنے بھائی کے بارے میں سوچ

لینا۔۔" براق نے اسے پکڑنے یا پیچھے

دوڑنے کی کوشش نہ کی تھی۔ وہ وہیں

دیوار سے ٹیک لگائے اسی پوزیشن میں

کھڑا رہا جبکہ عینا۔۔!! وہ جو دروازہ

کھول کر بھاگنے کا سوچے بیٹھی تھی۔

براق کے ایک جملے نے اس کے پیروں

میں زنجیر ڈال دی۔ دروازہ کھلنے کے

سبب تیز ہوا اندر داخل ہوتی اس کے



بکھرے بال اڑا رہی تھی۔ عینا نے
بے جان آنکھوں سے پلٹ کر اسکی سمت
دیکھا تھا۔ وہ وہیں کھڑا تھا ریلیکس انداز
میں دیوار سے ٹیک لگائے عینا قدم
اٹھاتی واپس اندر آگئی۔

"کیا چاہتے ہو۔۔؟ آخر چاہتے کیا ہو۔۔؟
مارنا مقصد ہے تو ختم کرو یہ
کھیل۔۔۔" نم آنکھیں لیے اسکے سامنے
آکھڑی ہوئی۔ براق کی نگاہیں بے اختیار



اسکے ہرے کانچ سے ہوتیں بھگیے رخسار
اور پھر لبوں تک گئیں تھیں۔ اور اسکی
بہکتی نگاہوں کا مفہوم سمجھتی عینا کا دل
جیسے کسی گہری کھائی میں گرا تھا۔ وہ
کیسے بھول گئی تھی اس شخص کے غلیظ
ارادے۔۔؟

"کھیل ختم کرنے سے پہلے تمہیں برباد
کرنا چاہتا ہوں۔۔!!" کتنی آسانی سے یہ
شخص اتنا بڑا جملہ بول گیا تھا۔ عینا دنگ



کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ آنسو جو
آنکھوں میں جمع تھے وہ ایک بار پھر اپنا
بند توڑ چکے تھے۔ کہ یکدم ہی براق نے
اسے ہاتھ پکڑ کر اپنی سمت کھینچا تھا۔

"نہیں۔۔۔!! نہیں۔۔۔!! پلیز
نہیں۔۔۔!!" اپنی کلائی اسکی گرفت سے
نکالتی منہ کے بل زمین پر گری تھی۔



"تم مجھے روک نہیں سکتیں۔۔" اس
وقت اس شخص کی آنکھوں میں خون
اترا تھا۔ اور یہ نشہ نہیں بلکہ انتقام تھا
جو اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتا نظر
آ رہا تھا۔ "اب تمہیں احساس ہوگا
تمہارے باپ نے دوسرے کی عزت پر
ہاتھ ڈالا تھا تو اس شخص پر کیا بتی ہوگی
کس ذلت اور تکلیف سے وہ گزرا ہوگا
جس کی بیوی اسے دھوکا دے کر دوسرے
مرد کے ساتھ نکل گئی۔۔!!"



"پلیز۔۔ پلیز اللہ کے لیے۔۔ ممیں۔۔
نہیں جانتی بابا اور تمہاری ماں کی
کہانی۔۔" وہ شرٹ کے بٹنز کھولتا اسے
وحشت کا شکار کر گیا تھا۔ "میں۔۔ میرا
کیا قصور۔۔"

"قصور تمہارا اس شخص کی بیٹی ہونا
تھا۔۔ مگر تم نے تو میرے باپ کو ہی
مار ڈالا۔۔!!!" اپنی شرٹ اتارتا پوری
قوت سے اسکے منہ پر مار گیا۔ عینا بدک



کر دور ہٹی تھی اور واپس دروازے کی
جانب لپکی مگر اس بار براق دو قدموں
میں فاصلہ سمیٹتا اسے بالوں سے پکڑ کر
واپس سابقہ جگہ پھینک گیا۔

"تم۔۔ تمہیں اپنے باپ کا بدلہ لینا ہے
تو قتل کر دو میرا۔۔ مجھے بدترین موت
دے دو۔۔ مگر۔۔ مگر یہ مت کرو
پلیز۔۔ میرے باپ نے تمہاری ماں کے
ساتھ حرام نہیں کیا تھا۔۔!!" وہ بری



طرح چیختی دور کھسک رہی تھی۔ براق جو
اسکا پاؤں گھسیٹتا نزدیک کر رہا تھا۔ اسکی
بات پر ٹھٹھکا تھا۔

"اچھا تو تم چاہتی ہو میں حلال
کروں۔۔؟" گردن ترچھی کرتے بغور
اسکے تاثرات دیکھے عینا ایک پل کے لیے
بلکل بلیںک ہو گئی۔ اسے خود یقین نہ آیا
یہ ہوا کیا تھا۔ مگر اس کے دماغ میں
تیزی سے کچھ کلک ہوا تھا۔



"ہاں۔۔ہاں مجھے اعتراض نہیں پلین۔۔۔
مگر میں تمہارے اس گناہ میں شراکت
نہیں کرنا چاہتی پلین مرنے سے پہلے یہ
احسان کر دو مجھ پر۔۔" اپنا پاؤں اسکی
گرفت سے کھینچتی گر گڑا نے لگی تھی۔
اسے معلوم تھا یہ شخص اس سے نکاح تو
ہرگز نہیں کرے گا مگر اپنی ماں کے
ذکر پر وہ اس سے شاید اب زبردستی نہ
کرے۔



"یعنی تم چاہتی ہو میں تم سے۔۔۔ جس
نے میرے باپ کو ابدی نیند سلا دیا
اس سے شادی رچا لوں۔۔۔؟" اسکے مذاق
پر براق بے ساختہ قہقہہ لگا گیا۔ مگر بڑا
جنونی تھا یہ قہقہہ۔۔۔!! عینا کا چہرہ ذلت
سے زرد پڑ گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"پھر۔۔۔ پھر مجھے مار دو۔۔۔ یہ واحد طریقہ
ہے تمہارا انتقام پورا کرنے کا۔۔۔" براق
کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ وہ اسکے ساتھ گیم



کھیل رہی تھی۔ مگر اسے یہ نہیں معلوم
تھا براق اسکی چال میں اسے پھنسانے
والا تھا۔

"صحیح ہے۔۔ جب تک میں تمہیں زندہ
رکھوں گا تم میرے نام کے نیچے۔۔
بقول تمہارے حلال طریقے سے میری
تنہائی دور کرو گی۔۔ پھر تو تمہارا ضمیر
مطمئن ہو گا نا۔۔؟" اسکے چہرے پر



ابھرتی غلیظ مسکراہٹ عینا کے پورے
وجود پر چیونٹیاں رینگوا گئی۔

"کیسے دوغلے ہو تم لوگ۔۔ ابھی مجھ
سے بھاگ رہی ہو میرا چھونا حرام کہہ
رہی ہو۔۔ مگر صرف ایک پیپر سائن
کرنے کے بعد وہ حلال ہو جائے
گا۔۔؟" اس کے لہجے میں حقارت تھی۔۔۔
طنز تھا۔۔ اس کی نظر میں اتنی کمتر حیثیت
تھی عورت کی۔۔!!



"مگر کسی دوسرے مرد کو عاشق بنانا یا
اس پر عاشق ہو کر اپنے ہی مرد کو دھوکا
دینا یہ تم لوگوں کی نظر میں حرام
نہیں۔۔" اسے ساکت بیٹھا دیکھ سر جھٹکتا
اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اسکے لبوں بڑی زہر خند
سی مسکراہٹ تھی۔ دروازے سے باہر
نکلنے سے پہلے اس نے پلٹ کر اسکے
پتھر وجود کو دیکھا تھا۔



"کل پیپرز سائن کرتے ہی تم اسی
شرٹ میں ملبوس مجھ تک آؤ گی منہا
سنان یاد رکھنا۔۔" براق نے زمین پر پڑی
اپنی سفید چمک دار شرٹ کی جانب
اشارہ کیا تھا اور پھر باہر نکل گیا۔

Kitab Chehra Novels

"کیا کہا تو نے۔۔؟" تبریز بے ساختہ
اپنی جگہ سے اچھلتا اٹھ کھڑا ہوا۔ براق



نے گود میں رکھے لیپ ٹاپ سے نظر
ہٹاتے اسکی اوور ایکٹنگ دیکھی تھی۔ مگر
شکل سے وہ خاصا سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"تو سن چکا ہے۔۔" ٹانگیں پھیلاتا واپس
لیپ ٹاپ کی سمت متوجہ ہو گیا۔ اس
وقت وہ دونوں اس کے آفس میں
موجود تھے۔



"تو اپنے ہوش کھو چکا ہے اس لیے یہ
بکواس کر رہا ہے۔۔ جب نشہ اترے گا ہم
تب بات کریں گے۔۔"

"پہلی بات میں دن میں نشہ نہیں کرتا
دوسری بات میں میں نشے میں بھی اپنے خرد
سے بیگانہ نہیں ہوتا کہ کچھ بھی بک
دوں اور تیسری اور آخری بات۔۔ جب
تو نے یہ بات مجھ سے کہی تھی کیا تو
بھی اس وقت نشے میں تھا۔۔؟"



"وہ بات بالکل الگ تھی۔۔ وہ حالات ہی
بالکل الگ تھے۔۔ میں لیلیٰ سے دل سے
شادی کرنا چاہتا تھا جبکہ تو بس اس لڑکی
کو انا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے۔۔"

"مگر میں شادی کر رہا ہوں۔۔" اسکا انداز
سراسر دل جلانے والا تھا۔ "اور یہ
خواہش اسکی ہے میں تو بغیر اس
کانٹریکٹ کے بھی سب حاصل کر سکتا



ہوں۔۔" تبریز کے چہرے پر ناگواری
چھانے لگی۔

"تو اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں
دیتا۔۔ کیوں کھیل رہا ہے اسکے
ساتھ۔۔؟"

"بس اب سمجھ بہت سنجیدہ ہوں میں
اس معاملے میں۔۔ وہ لڑکی تو اب نہیں



نکلے گی میرے ریڈار سے۔۔" اسکا لہجہ
اس بار بڑا سپاٹ سا تھا۔

"اسکے بعد۔۔؟" تبریز کے سوال پر براق
نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "بتا اسکے
بعد کیا کرے گا جب تیرا دل بھر
جائے گا اس سے۔۔ پھر کیا ہوگا اس
لڑکی کا۔۔؟"



"یہ میرا مسئلہ نہیں۔۔ اور تجھ سے کس
نے کہا میں اسے چھوڑوں تو وہ زندہ ہی
رہے۔۔" براق کے لبوں پر ابھرتی
پراسرار مسکراہٹ تبریز کو مزید بے چین
کر گئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ
کیسے اسکا دماغ عینا کی جانب سے ہٹاتا۔
یہ اوبسیشن اب حد سے بڑھ رہی تھی۔

"تو پاگل ہو چکا ہے میں تجھے یہ پاگل
پن کرنے نہیں دوں گا۔"



"ییلچر نہیں۔۔ بس اتنا بتا وٹنس بنے گا یا
نہیں۔۔"

"جب تجھے میں دولہا بننے نہیں دوں گا
تو کہاں کا وٹنس۔۔" براق صوفے کی
پشت سے سر اٹکاتا قبضہ لگا گیا۔

"تجھے واقعی لگتا ہے میں شادی کروں
گا۔۔؟"



"تو پھر یہ کیا ہے۔۔؟" تبریز کا ضبط اب
چھلکتا جا رہا تھا۔

"کانٹریکٹ۔۔ وہ کانٹریکٹ کر رہی ہے مجھ
سے اپنا ضمیر مطمئن کرنے کے لیے۔۔"

"کیا بکواس ہے یہ تم دونوں کچھ بھی
کہو لیگی شادی تو کر رہے ہو نا۔۔!!"



"اچھا اگر ایسا ہے تو بس جب میرا دل
بھرا میں ختم کردوں گا۔" اس نے
جیسے تبریز کی الجھن سلجھانے کی کوشش
کی تھی۔ مگر اسکے چہرے پر صرف
تاسف اور ناگواری ابھری تھی۔

"براق غلط کر رہا ہے یہ تو۔ میں ابھی
بھی وارن کر رہا ہوں رک جا۔ ورنہ تو
اپنے ہی کھیل میں بری طرح پھنسے
گا۔"



"اب یہی تو ہر گز نہیں ہوگا تبریز
ضمیر۔۔ میں براق ہوں آلیار وانی نہیں
جو خود کو تباہ کر لوں۔۔" لیپ ٹاپ بند
کرتا وہ بھی اٹل لہجے میں بولا تھا۔

"مگر ہے تو تو پھر بھی انہی کا بیٹا۔۔ کتنا
بھی جھٹلا لے۔۔ تیرا اندر بھی انہی کی
طرح ہے۔۔"



"آخری بار پوچھ رہا ہوں آئے گا یا
نہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔!! اب بھاڑ میں جا۔۔" غصیلے
لہجے میں کہتا آفس سے باہر نکل گیا۔
براق بھی واپس صوفے سے سر ٹکاتا
فائل کھول گیا تھا۔ اسے معلوم تھا وہ
اب ضرور آئے گا۔۔



وہ کل رات سے ایک لمحہ بھی سکون
سے نہ ٹک پائی تھی۔ جب سے براق
اس کمرے سے گیا تھا۔ وہ پاگلوں کی
طرح کمرے میں چکراتی اپنے بچاؤ کے
راستے ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ کیا کہہ گیا تھا
کل۔۔!! کیا وہ کر سکتی تھی اس کرینل
سے یہ نکاح۔۔؟ دنیا جہاں کی بدکاریاں
کرنے کے بعد وہ اسے بھی اپنی دنیا میں
شامل کرنا چاہتا تھا۔ کیا وہ ایک دن بھی
رہ سکتی تھی اس شخص کے ساتھ۔۔؟



"نہیں۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عذاب سے
بچالے یا اللہ مجھے اس درندے سے بچا
لے۔" اپنے بال جکڑتی گھٹنوں میں منہ
دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔
گزشتہ رات سے مسلسل رونے کے
سبب اسکی آنکھیں سوجھ چکیں تھیں۔ مگر
اس عذاب سے نکلنے کی کوئی راہ نظر
نہیں آرہی تھی۔ وہ کچھ بھی کر کے یہاں
سے نکلنے کی کوشش کر سکتی تھی مگر پھر
باسل کا کیا ہوتا۔۔؟ وہ تو اسے جان



سے مار دیتے اور وہ اتنی خود غرض نہیں
تھی کہ اپنے بچاؤ کے لیے اسے آگ
میں پھینک دیتی۔

دروازہ ناک کر کے کھلنے کی آواز پر اس
نے سہمتے دروازے کی جانب دیکھا۔
جہاں ایک آدمی کو کچھ ہدایت کرتا تبریز
اندر داخل ہوا تھا۔ اور عینا کے دل میں
جیسے ایک امید کا جگنو چمک اٹھا۔ جبکہ
دوسری جانب کمرے کے کونے میں



دبکی اس لڑکی کو دیکھ تبریز کے قدم
وہیں دروازے پر منجمد ہو گئے۔ کھڑکیوں
سے چھن کر آتی روشنی میں وہ واضح
اسکی متورم صورت اور سہمے ہوئے
تاثرات دیکھ سکتا تھا۔

"پلیز۔۔۔ پلیز میری مدد کریں۔۔۔" عینا
نے سسکتے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔
تبریز آدمی کو باہر رک کر انتظار کرنے
کا کہتا اسکی جانب بڑھ آیا۔ اس وقت



اسے براق پر شدید اشتعال آ رہا تھا۔ وہ
کیوں اس معصوم کی زندگی کے ساتھ
کھیل رہا تھا اور اتنا انتہائی قدم اٹھا رہا
تھا۔؟ اس نے کبھی صنفِ نازک کے
معاملے میں براق کو اتنا ضدی نہیں پایا
تھا۔ سیکڑوں لڑکیاں اس کی زندگی میں
آئیں تھیں۔ اور کئی نے تو خودکشی کی
کوشش کر کے براق کی توجہ تک حاصل
کرنی چاہی تھی مگر وہ پتھر دل ایک بار
کے بعد دوبارہ پلٹ کر دیکھتا بھی نہ



تھا۔ براق آلیار کی زندگی میں عورت کی
حیثیت لٹو پیپر سے زیادہ نہ تھی۔ یعنی
عینا مراط کو بھی ایک بار استعمال کر کے
پھینکا جانے والا تھا۔ اور اسی بات کا تبریز
کو دل سے افسوس تھا یہ سیدھی سادھی
معصوم سی لڑکی یہ ڈیزرو نہیں کرتی
تھی۔

Kitab Onehira Novels

"دیکھو لڑکی۔۔ کیا نام ہے تمہارا
عینا۔۔" اس نے تمہید باندھی تھی۔



"پلیز مجھے بچا لیں۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔" اور عینا
نہ جانے کیوں کہتے کہتے رک گئی۔

"دیکھو عینا۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہارے
ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ اور میں یہ بھی
جانتا ہوں کہ یہ سراسر غلط ہے۔۔
مگر۔۔۔" اور اس نے صرف مگر کہنے پر
عینا مراط کی آنکھوں کے دیے بجھتے
دیکھے تھے۔



"اگر تم نے اسکی نہیں مانی وہ اس سے
بھی انتہائی قدم اٹھائے گا۔" وہ نظریں
چراگیا تھا۔ تبریز واقعی اس لڑکی کے لیے
کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ براق ایک تو مافیا
بوس تھا وہ اسکے خلاف ہر گز نہیں
جاسکتا تھا اور دوسرا وہ اسکا بھائی تھا۔
ایک عینا مراط کیا وہ ایسی ہزار سے
نظریں چرا سکتا تھا مگر اپنے بھائی کو
دوسروں کے سامنے نیچا نہیں دکھا سکتا
تھا۔ براق اور وہ ایک جان تھے۔ انہوں



نے ہر غم ہر اچھے پل ساتھ مل کر
گزارے تھے۔ وہ بازو تھے ایک
دوسرے کا۔

"تو اس۔۔ اس سے بولیں مجھے مار
دے۔۔ مگر یہ نہ کرے۔۔!!" تبریز نے
لب بھینچتے اسکی بے بسی دیکھی۔ وہ واقعی
بے بسی کی انتہاء پر تھی۔



"میرے ہاتھ میں اگر ہوتا میں تمہیں
اس کی پہنچ سے دور کر دیتا مگر میں یہ
نہیں کر سکتا۔۔ میں اسکے خلاف نہیں
جاسکتا مگر میرا وعدہ ہے تم
سے۔۔!!" وہ دھندلائی نگاہوں سے اسے
دیکھ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels
"تم خود کو کبھی اکیلا نہیں پاؤ گی۔۔ میں
ہمیشہ تمہارا ساتھ دوں گا۔۔" اس شخص
کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا مگر پھر بھی



اتنا بڑا وعدہ کر رہا تھا۔ مگر اب
فائدہ۔۔۔!! جب وہ اس شخص کی
دسترس میں چلی جائے گی تو کوئی فرق
پڑے گا اسے کہ کون اسکا طرف دار
ہے یا کون نہیں۔۔!!

"ابھی میں تم سے یہ پیپر سائن کروانے
آیا ہوں۔۔" اسکی نگاہوں نے تبریز کے
ہاتھ کے ساتھ سفر کیا تھا۔ کوٹ کی
جیب سے اس نے سفید رنگ کے پیپرز



نکالے تھے۔ "یہ ایگریمنٹ۔۔ یعنی تم
دونوں کے میرج کانٹریکٹ کے پیپرز
ہیں۔ براق سنگنیچر کر چکا ہے۔۔" کیا مذاق
تھا یہ۔۔!! کیسا بھیانک مذاق تھا جس
سے وہ سالوں بھاگتی رہی کہ وہ ملتے ہی
اسے اور اسکے بھائی کو ختم کر دے گا
مگر یہ کیا ہو رہا تھا۔۔!!
"مجھے ایک بار اس۔۔ اس سے ملنا
ہے۔۔"



"دیکھو عینا۔۔" عینا نے نم آنکھیں لیے
اٹل انداز میں اسکی جانب دیکھا۔

"اس سے بولیں میں تب ہی ان پیپرز
پر سائن کروں گی جب وہ میری بات
آکر سنے گا۔۔" تبریز مزید کچھ کہے
کمرے سے نکل گیا تھا۔ اور وہ بے دم
سی ہوتی سر دیوار سے ٹکا گئی۔ تقریباً
دس منٹ بعد زوردار آواز میں دروازہ
کھلا تھا۔ اور آنکھوں میں جلال لیے اندر



آتے براق کو دیکھ عینا نے بے اختیار
اپنے لرزتے ہاتھوں کو بھینچا تھا۔

"کیا ایک لمحہ چین نہیں تمہیں میرے
بنا۔ جو ایک سپر سائن کرنے کے لیے
بھی میری موجودگی چاہیے۔۔؟" اسے
لمبے لمبے ڈگ بھرتے قریب آتا دیکھا۔
وہ دیوار کا سہارا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔



"سائن کرو۔۔" اس نے پیپر اور پین
اسکی سمت بڑھایا۔۔

"پہلے باسل کو چھوڑو۔۔!"

"واٹ۔۔؟" براق کو لگا اسے سننے میں

غلطی ہوئی تھی۔ وہ اس سے سودے

بازی کر رہی تھی وہ بھی اس مقام پر

جہاں دونوں طرف کھائی تھی۔



"باسل کو چھوڑ دو۔۔ اس نے کچھ نہیں
کیا۔۔ میں۔۔ میں تب ہی سائن کروں
گی۔۔" براق نے گردن ذرا سی ٹیڑھی
کرتے بغور اسکی جانب دیکھا۔ خشک
ہونٹ۔۔ متورم چہرہ۔۔ سرخ سو جھی
آنکھیں اور بکھرے بال۔۔!! یقیناً یہ
حال اسکا اس شادی کی خوشی میں ہی ہوا
تھا۔



"تمہیں لگتا ہے تم اس مقام پر ہو کہ
مجھ سے۔۔۔ براق آلیار سے ڈیکنگ
کرو۔۔؟"

"میں۔۔ میرے بھائی کو چھوڑ دو۔۔ میں
اور کچھ نہیں مانگوں گی تم سے۔۔ اپنی
آزادی بھی نہیں۔۔" آنسو ٹوٹ کر
رخسار پر گرا تھا۔ اس پل منہا سنان کے
صرف گر گڑانے کی کثر رہ گئی تھی۔



"وہ تو مرنے کے بعد ہی ملے
گی۔۔" تمسخرانہ لہجے میں کہتا۔ پینٹ کی
پاکٹ سے موبائل نکال گیا۔ عینا کی اسکی
ایک ایک حرکت پر نظر تھی۔ براق نے
کسی کو کال ملاتے فون اسپیکر پر کیا۔ جسے
پہلی ہی بیل پر ریسو کر لیا گیا تھا۔

"ہیلو بوس۔۔!!" کمرے میں ایک مرد
کی مودب آواز ابھری تھی۔



"کہاں ہے وہ۔۔۔؟" عینا کی بے چین
ہوتی نگاہوں میں دیکھتے اپنے آدمی سے
سوال کیا تھا۔

"سر روم ہی ہے۔۔۔ روز کی طرح چیخ و
پکار مچا رہا تھا۔ ابھی میرے آدمیوں نے
سیدھا کیا ہے۔۔۔" عینا کا دل تڑپ اٹھا
آنکھوں سے آنسو تیزی سے نکلنا شروع
ہو چکے تھے۔ براق کی بے تاثر نگاہیں بھی
اسی منظر پر تھیں۔



"پلیز۔۔!!" عینا نے سسکتے اپنا سر جھکا
لیا تھا۔

"چھوڑ دو اسے۔۔!!"

"واٹ بوس۔۔؟" عینا کا سر جھٹکے سے
اٹھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"چھوڑ۔۔ دو۔۔ اسے۔۔!!!" اس بار لہجہ
انتہائی سرد اور دو ٹوک تھا کہ دوسری

۔

۔



جانب بیٹھا تخص جملے کی سنگینی سمجھ گیا
تھا۔

"او۔۔ اوکے۔۔ بوس۔۔ جیسا آپکا
حکم۔۔!!" کال کاٹتے براق نے پیپرز
اور پین ایک بار پھر اسکی سمت
بڑھائے۔ اور اس بار عینا دونوں چیزیں
تھام گئی تھی۔



"کس نام سے سائن کرو گی عینا کے
نام سے یا منہا کے نام سے۔۔؟ تم تو
سر سے پیر تک جھوٹی ہو۔۔" اسکے طنز
پر وہ کچھ نہ بولی۔ سائن کرتے وقت اس
نے براق اور گواہان کے دستخط بھی
دیکھے تھے۔ اور تبریز کو اپنے گواہوں
میں شامل دیکھ اسے ایک بار پھر اس
شخص کا وعدہ یاد آیا تھا۔ مگر براق آلیار
کا دستخط ہر شے۔۔ ہر وعدے۔۔ ہر
ساتھ۔۔ ہر رشتہ کو دھندلا کر گیا تھا۔



"تاریخ میں پہلی بار کسی کی موت سے
پہلے قاتل نے اس سے شادی کی
ہوگی۔" سپر ز اسکے ہاتھ سے لیتے براق
نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں ایک اور
تیر مارا تھا مگر عینا نے اسکی جانب نہ
دیکھا وہ بس وڈن فلو گھور رہی تھی۔ اس
کے پاس کہنے کو اب کچھ بھی نہ بچا
تھا۔ آج وہ اپنا سب کچھ ہار گئی تھی۔ آج
براق آلیار ظالم ہو کر بھی جیت گیا تھا۔
اس نے اپنی بہن اور باپ کے قاتلوں



سے رشتہ جوڑ لیا تھا۔ اس شخص کو اپنا
محرم بنا لیا تھا۔ اس کی دھندلائی نگاہوں
نے براق کے قدموں کو اپنی سمت
بڑھتا دیکھا تھا۔ اور چونکنسی ہوتی نظریں
اٹھا گئی۔

"کس قدر دوغلی ہو۔۔ اب میرا چھونا۔۔
میرا قریب آنا تمہارے لیے گناہ
نہیں۔۔" ایک ہاتھ دیوار پر اسکے سر کے
پاس رکھتا جھکا تھا۔ "صرف ایک سائن



نے تمہارے ضمیر کو مردہ ہونے سے
بچالیا۔؟" اسکا تحقیر آمیز لہجہ عینا کو
کوڑے کی طرح لگا تھا۔ مگر وہ یہ چاہ کر
بھی نہ کہہ سکی کہ اس کا چھونا اسکا
قریب آنا اسکے لیے اب بھی مرنے کے
مترادف تھا۔ مگر اب وہ اللہ کو گواہ بنا
کر اسے خود کو سوئپ چکی تھی۔ اس
بے دین گمراہ شخص کو کیا معلوم تھا یہ
صرف ایک سائن نہیں ایک حد تھی۔
جس نے منہا سنان پر دنیا کے ہر مرد



کو حرام کر دیا تھا سوائے اس بدکار کے
جو اب اسکا محرم تھا۔ براق خاموش
کھڑی اس لڑکی کی نگاہوں کا پیغام سطر
در سطر پڑھ رہا تھا۔ جہاں واضح اسکے
لیے نفرت اور اشتعال تھا۔ اس سے پہلے
کہ وہ مزید پیش رفت کرتا کمرے میں
اسکے موبائل کی رنگ ٹون گونج اٹھی۔
عینا نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔ براق
کی آنکھوں میں ناگواری ابھری۔ مگر وہ
کال ریسیو کرتا موبائل کان سے لگا گیا۔



"ہیلو۔۔!!"

"واٹ۔۔۔!!!" جھٹکے سے سیدھا ہوتا
وہ دھاڑا تھا۔ اس قدر خطرناک دھاڑ پر
عینا ایک پل کے لیے اپنی جگہ لرز کر رہ
گئی۔ مگر براق اسکی جانب متوجہ نہیں
تھا۔ سخت مشتعل وہ فون پر موجود کسی
شخص سے بات کر رہا تھا اور بغیر اسکی
جانب دیکھے فون کان سے لگائے لمبے
لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔



رقم کر

قسط ۲۰

چولہے پر پکتے سوپ کو غائب دماغی سے
دیکھتی وہ سوچوں میں گم کھڑی تھی۔ سوپ
پک کر گاڑھا ہو رہا تھا۔ مگر اس کا
دھیان کہیں اور ہی تھی۔



"اچھا۔۔! اچھی بات ہے۔۔! مجھے کام تھا
تم سے ایک۔۔" اس نے جھجھکتے ہوئے کہا
تو میکس فوراً الرٹ ہوا تھا۔ اسے نہیں
معلوم تھا بوس کی اور اس لڑکی کی کس
بات پر جنگ تھی۔ مگر بوس نے اس لڑکی
سے خفیہ شادی کی تھی جو اس کے لیے
بہت بڑی بات تھی۔ اور اب اس لڑکی کا
احترام اس پر واجب ہو چکا تھا۔ مگر وہ عینا
کی کوئی مدد نہیں کر سکتا وہ جانتا تھا اسکا



"اچھا چھوڑو یہ باتیں میں نے ساری
ویجیٹیبلز کاٹ دی ہیں ان میں ذرا سا اولو
اوائنل اور بلیک پیپر ڈال دو۔" وہ لب
کاٹتی ٹیبل کے پاس آگئی۔

"ویسے میں نے نوٹس کیا ہے۔۔ تم جب
سے کام پر لوٹی ہو بلکل دماغ حاضر نہیں
ہے۔۔" ان کی شکایت پر وہ مزید شرمندہ
ہو گئی۔



"مم۔۔ میں اب آپ کو شکایت کا موقع
نہیں دوں گی۔۔"

"تھیں کہاں اتنے دن۔۔؟"

"مسٹر۔۔ مسٹر فلکس کو بتایا تھا میں نے کہ
فیملی میں کچھ پر قبلم ہوگئی تھی۔" اتنا کہتی

سیلڈ کی سمت متوجہ ہوگئی تاکہ وہ مزید

کوئی سوال نہ کریں۔ آج سے ٹھیک تین

دن پہلے میکس اسے گارڈز کے ساتھ

میشن لے آیا تھا۔ اور تب سے وہ میشن



میں بنے سرونٹ کواٹرز میں رہ رہی تھی۔
مسٹر فلکس نے اچانک اسکے واپس آنے اور
پھر مینشن میں ہی شفٹ ہونے پر کافی
حیرت کا مظاہرہ کیا تھا مگر کہا کچھ نہیں مگر
ان کی نظروں میں موجود سوال اور
مشکوک نگاہیں وہ محسوس کر گئی تھی۔ اسکا
مینشن سے نکلنا ممنوع تھا۔ یونیورسٹی سے
چھٹی کرتے آدھا مہینہ گزر چکا تھا۔ جبکہ
دوسری جانب اسے براق ان تین دن میں
ایک بار بھی نظر نہیں آیا تھا۔ سننے میں آیا



تھا آدم پر اٹیک ہوا تھا اور خاصہ زخمی بھی
تھا۔ براق اور تبریز وہیں ہاسپٹل میں اسکے
پاس تھے۔ ابھی کھانا بھی آدم کے لیے ہی
تیار کروایا جا رہا تھا۔ اس نے میکس سے
باسل کے بارے میں پوچھا تھا مگر اس نے
زیادہ واضح جواب تو نہ دیا تھا۔ پھر بھی اسے
مطمئن کر دیا تھا کہ بوس نے اسے اسی
دن چھوڑ دیا تھا۔ مگر اسے نئی پریشانی لاحق
ہو چکی تھی کہ وہ اسے نہ جانے کہاں کہاں
ڈھونڈتا پھر رہا ہوگا۔ اسے معلوم ہی نہ تھا

منہا سنان جو کہ اسکی بہن تھی اب اس
شخص کے اس عقوبت خانے سے موت
کے بعد ہی نکل سکتی تھی۔ اس نے اپنی
عزت اور بھائی کے خاطر اس شیطان سے
سودا کر لیا تھا۔ خود کو تمام عمر کے لیے اسکے
حوالے کر دیا تھا۔ ان تین دنوں میں وہ
ایک رات بھی چین کی نیند نہ لے سکی
تھی۔ اپنے کواٹر کے دروازے لاک کرنے
کے باوجود اسے یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ وہ



تخص کسی بھی وقت کہیں سے نکل کر
آئے گا اور اس پر حملہ کر دے گا۔

"جاؤ یہ باہر میکس کو دے آؤ۔۔ پھر یہ
تھرمس لے جانا" عینا نے پلٹ کر دیکھا
مس سسلی ایک ملازم کو پیکڈ کھانے کی
باسکٹ دے رہی تھیں۔

"یہ مجھے دے دیں میں لے جاتی
ہوں۔۔" تھرمس ان سے لیتی وہ ملازم کے
ساتھ ہی کچن سے باہر نکل گئی تھی۔ ڈرائیو



وے پر کار کے پاس کھڑا میکس اس وقت
فون پر مصروف تھا۔ ملازم آگے بڑھ کر
باسکٹ اور تھرماس کار میں رکھتا واپس پلٹ
گیا تھا۔ مگر عینا وہیں کھڑی رہی۔ میکس نے
عینا کی موجودگی محسوس کرتے بات مختصر
کر کے کال کاٹ دی تھی۔

"مس مراٹ۔!! کوئی کام تھا آپ
کو۔؟" اسکے مخاطب کرنے پر عینا تھوڑا
پاس چلی آئی۔ اس نے بخوبی محسوس کیا تھا



کہ میکس کے لہجے میں آج اس کے لیے
ایک الگ ہی احترام تھا۔ اور یہ لہجے میں
بدلاؤ کا سبب کیا تھا اس سے بھی بخوبی آگاہ
تھی وہ۔ جذبہ ہوتی ارد گرد دیکھنے لگی۔
تمام گارڈز اپنی ڈیوٹی پر معمور تھے۔

"آدم کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔؟"

"وہ ٹھیک ہیں اب۔۔ آج کل میں ڈسچارج
ہو جائیں گے۔۔"



"اچھا۔۔! اچھی بات ہے۔۔! مجھے کام تھا
تم سے ایک۔۔" اس نے جھجھکتے ہوئے کہا
تو میکس فوراً الرٹ ہوا تھا۔ اسے نہیں
معلوم تھا بوس کی اور اس لڑکی کی کس
بات پر جنگ تھی۔ مگر بوس نے اس لڑکی
سے خفیہ شادی کی تھی جو اس کے لیے
بہت بڑی بات تھی۔ اور اب اس لڑکی کا
احترام اس پر واجب ہو چکا تھا۔ مگر وہ عینا
کی کوئی مدد نہیں کر سکتا وہ جانتا تھا اسکا



بوس اس لڑکی کو تو نہیں مگر اسے ضرور
شوٹ کر دے گا۔

"کیا تم میرا۔۔ میرا موبائل اور لیپ ٹاپ
مجھے لوٹا سکتے ہو۔۔؟"

"سوری مس مراٹ۔۔ آپ کی یہ چیزیں
میرے پاس نہیں ہیں۔۔"

"اگ۔۔ مگر میرے سامان کے ساتھ تھا
میرا موبائل اور لیپ ٹاپ۔۔ تم لوگوں نے



میرا جو بیگ دیا ہے اس میں دونوں چیزیں
نہیں ہیں۔۔"

"اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔۔ آپ
بوس سے پوچھ سکتی ہیں۔۔" عینا کی آنکھوں
میں سرخی ابھرنے لگی۔

"اپنے بوس سے کہو جب میں یہاں قید
ہوں تو موبائل تو دو میرا۔۔ مجھے اپنی
دوست اپنے بھائی سے رابطہ کرنا ہے۔۔
انہیں اپنے بارے میں بتانا ہے۔۔"



"اس بات کا فیصلہ صرف بوس کر سکتے
ہیں۔۔ وہ آج واپس آجائیں گے آپ ان
سے بات کر لیجیے گا۔" اسے سن کھڑا چھوڑ
وہ کار میں بیٹھ کر نکل گیا تھا۔ جبکہ عینا
کتنی ہی دیر تک وہاں سے ہل نہ سکی تھی۔
وہ واپس آرہا تھا۔!! اور اسکی واپسی کا
سوچتے اسکا دل بند ہونے لگا تھا۔

"یا اللہ مجھے ہمت دے۔۔ مجھے اس سے بچا
لے۔۔" دل پر ہاتھ رکھتے اس نے نم



آنکھوں سے آسمان کی جانب دیکھا تھا۔ یہ
وہ لمحہ تھا جہاں اسے احساس ہو رہا تھا کہ
واقعی اب کوئی راستہ نہیں بچا۔

"یہ عورت ذات ایک عقل رکھنے والے
شخص کو خرد سے بیگانہ کر دیتی ہے۔ کیا تم
نے کبھی کوئی بچہ دیکھا ہے جو اپنی ماں کی
موجودگی میں ہر طرف بھاگتا پھرتا ہے۔
بے فکر ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ



ایک کونے میں بیٹھی اسکی ماں اسے دیکھ
رہی ہے۔۔۔ عشق میں بھی یہی حال ہوتا
ہے تم اپنی زندگی جی رہے ہوتے ہو مگن
ہوتے ہو جب تک تمہارا محبوب تمہارے
سامنے ہو۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ غائب ہوتا
ہے وہ کسی بچے کی طرح چیخنے چلانے لگتا
ہے۔۔۔ عشق اسکا دماغ الٹ دیتا ہے
براق۔۔۔ اور جیولز نے یہی کیا ہے میرے
ساتھ۔۔۔"



قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرتے اسکے کانوں میں
باپ کی بے خود آواز ابھری تھی۔ آج ۲۹
نومبر تھی۔ آج سے ٹھیک آٹھ سال پہلے وہ
اپنے ہارے ہوئے باپ کو قبر میں دفن
کر گیا تھا۔ پھر کبھی نہ پلٹنے کے لیے۔۔! وہ
قبرستانوں میں بیٹھ کر رونے والا شخص
نہیں تھا مگر پھر بھی سال میں ایک بار
ضرور اس قبر پر آتا تھا۔ جہاں آلیا رانی
اپنے ناکام عشق کے ساتھ دفن تھا۔



آج سے ٹھیک آٹھ سال پہلے لوگوں کو
موت کی نیند سلانے والے نے اپنے باپ
کو اس اندھی قبر میں اتارا تھا۔ وہ جو بنا
انجام کا سوچے دوسروں کی قبریں کھدواتا
تھا۔ اپنے باپ کے اجلے کفن پر مٹی ڈالتے
شاید وہ خود کو بھی دفن کر گیا تھا۔

"مجھے موم کی طرح آپ سے بھی کوئی لگاؤ
نہیں۔۔ آپ دونوں نے میرا کوئی حق ادا
نہیں کیا۔۔ مگر آپ غلط باتھوں مر گئے۔۔"



بس اس بات کا افسوس ہے مجھے ڈیڈ۔۔ آپکو
ایسے نہیں مرنا چاہیے تھا۔۔ "ان کی قبر پر
لگے کتبے کی مٹی اپنے ہاتھ سے صاف کی
تھی۔

"لیکن یہ سچ ہے آپ کے بعد مجھے کوئی
ایسا شخص نہیں ملا جو کسی کے لیے آپکی
طرح روئے۔" گھنی منچھوں تلے اسکے
عنائی لبوں پر ایک افسردہ مسکراہٹ ابھری
تھی۔ "یعنی یہ عشق کا مرض آپکے ساتھ



ہی دنیا سے اٹھ چکا ہے۔۔" وہ باپ کی قبر
سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے آلیار وانی
سامنے بیٹھے ہوں اور انہیں سال بھر کی
اپڈیٹس دینے آیا ہو۔ پھر یکدم ہی اسے کچھ
یاد آیا تھا۔

"آپ کو معلوم ہے۔۔ میں نے اسے پکڑ لیا
ہے۔۔!! ڈیڈ وہ بالکل اپنے باپ جیسی ہے
چالاک۔۔ پھنسانے والی۔۔ مگر میں جیولز
لورن کا پیٹا ہو کر بھی ان کی طرح نہیں



ہوں۔۔ اور یہ اس شخص کی بیٹی کو ثابت
کر کے دکھاؤں گا میں "جبرے بھینچتے اپنی
سرخ ہوتی آنکھوں سے کتبے کو گھورا۔" مگر
میں آپکی طرح بھی نہیں ہوں۔۔ ایک
عورت کے پیچھے خاک ہو جانے والا۔۔ بس
ہمارا ساتھ آپ کے قصاص تک ہے۔۔ پھر
میں نہیں آؤں گا یہاں۔۔ سنا آپ نے میں
نہیں آؤں گا۔۔!! "غصیلے لہجے میں کہتا اٹھا
تھا اور اپنا سیاہ لانگ کوٹ جھٹکتا پلٹ گیا۔
ٹھنڈ سے اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی مگر

..



چہرے پر چٹانوں سی سختی تھی۔ اسلحہ بردار
گارڈز اور میکس چند قدم کے فاصلے پر
اسکے پیچھے ہی قبرستان سے نکلے تھے۔

"کسینو۔۔!!" کار میں بیٹھتے اس نے میکس
کو حکم جاری کیا تھا۔ آج کے دن وہ کوئی
کام نہیں کرتا تھا۔ باپ کی برسی پر وہ باپ
کا اور اسکی ناکام محبت کا غم شراب نوشی
سے مناتا تھا۔ اسے لگتا تھا اگر جیولز بھی
مر جاتی تو شاید اسے باپ کی موت کا اتنا



افسوس نہ ہوتا۔ اور وہ سب کچھ بھول بھال
کر آگے بڑھ جاتا۔ مگر اب اس عورت کی
موجودگی مسلسل اس کے دل و دماغ میں
یہ بات تازہ رکھتی تھی کہ اسکا باپ کس
طرح اور کس وجہ سے مرا تھا۔

"بوس۔۔! آدم سر ڈسچارج کے لیے ہاسپٹل
میں شور مچا رہے ہیں۔۔" میکس کی اطلاع پر
براق کا ماتھا سہلاتا ہاتھ تھما تھا۔



"کمینہ۔۔۔!! ان لوگوں سے کہو باندھ کر
ڈال دیں۔۔۔" یہ ایک الگ عذاب بن کر
مسلط ہوا تھا تبریز اور اس پر۔۔۔ ان سے
چھپ چھپا کر وہ 'نیوٹرل وینیو' پر ریشمنز اور
کولمبیسمنز سے ریس کرنے پہنچ گیا تھا۔ اور
اسکے بعد ان لوگوں نے جو اسکی اور اسکے
گارڈز کی درگت بنائی تھی وہ اسکا اور تبریز
کا دونوں کا ہی دماغ جھنجھنا کر رکھ گئی تھی۔
اگر اسکے مخبر وقت پر پہنچ کر ان لوگوں کا
صفایا نہ کرتے تو یقیناً آج وہ آلیار صاحب



کے ساتھ اسکی قبر کی مٹی بھی صاف
کر کے آرہا ہوتا۔

"بوس آپ جانتے ہیں انہیں کوئی چھو بھی
نہیں سکتا۔" میکس کے تردد پر براق نے
ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالی۔

"تم چاہ رہے ہو اسکی کمپنی کے لیے میں
تمہیں بھی وہیں ڈلوا دوں۔۔؟"

"نہو۔۔ بوس۔۔!! بوس۔۔ وہ"



"میکس۔۔!!" اسکی تنبیہ پر وہ خاموش تو ہو گیا تھا مگر اب بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ یہ اسکے اندر اچھل کود کرتے سوال کا نتیجہ تھا براق بخوبی آگاہ تھا۔ اور اس نے بالآخر اس پر سوالیہ نگاہ ڈال دی تھی۔

"بوس۔۔ وہ مس۔۔ مس مراط اپنا لپ ٹاپ اور موبائل مانگ رہیں تھیں۔۔" براق کی ران پر رکھے ہاتھ کی مٹھی بھینچی تھی۔ یہ واحد لڑکی تھی جس کے ذکر پر اسکے



تاثرات پل میں بدلتے تھے۔ "وہ ریکویسٹ
کر رہیں تھیں۔۔"

"مس مراٹ۔۔!!" اس نے دانتوں تلے اس
نام کو پیستے ونڈو کے باہر گھورا۔ اس نام کا
ہی تو سارا جھول تھا جو وہ کئی مہینے سے
اسے الو کا پٹھا بنا رہی تھی۔

"اس سے کہنا مجھ سے آکر مانگے جو بھی
مانگنا ہے۔۔ اور تم۔۔!!"



"یس۔۔ یس بوس۔۔؟"

"اسکی چاکری بند کرو۔۔ ورنہ اسکی سزا اپنے
گلے پڑھوا لو گے۔۔" اس کے سخت لہجے پر
وہ بس تھوک نگلتا یس بوس کہہ گیا تھا۔
کارکسینو کے سامنے رک چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا اسکی آنکھ
شور کی آواز سے کھولی تھی۔ موندی موندی



آنکھوں سے ارد گرد دیکھا اور نگاہ والکلک پر
ٹھہر گئی۔ جہاں اس وقت رات کے تین بج
رہے تھے۔ جب ایک بار پھر زور دار
طریقے سے باہر کا دروازہ دھڑدھڑایا گیا
تھا۔ وہ اچھل کر بیٹھی تھی۔ اس وقت کون
ہو سکتا تھا دروازے پر۔۔؟ بیڈ پر پڑی ہوڈی
پہنتے کمبل اپنے اوپر سے ہٹایا۔ دھڑدھڑانے
کی آواز اب متواتر آرہی تھی۔ اسکا کوارٹر
ایک بیڈ روم اور چھوٹے سے لاؤنج پر
مشتمل تھا جس کے ایک کونے میں مختصر



موت کا انتقام لینے اس وقت وہ بڑے
دھڑلے سے اسکی دہلیز پر کھڑا تھا۔ یہ
آگاہی ہی اسے بے موت مار گئی تھی۔ اس
نے دھندلائی نگاہوں سے دروازے پر
چڑھے بولڈ کو دیکھا۔ یقیناً یہی ایک رکاوٹ
تھی جو وہ اب تک اس تک نہ پہنچ پایا
تھا۔ ورنہ گیٹ کے لاک کی چابی یقیناً اسکے
پاس موجود تھی۔

KitaboChehraNovels



موت کا انتقام لینے اس وقت وہ بڑے
دھڑلے سے اسکی دہلیز پر کھڑا تھا۔ یہ
آگاہی ہی اسے بے موت مار گئی تھی۔ اس
نے دھندلائی نگاہوں سے دروازے پر
چڑھے بولڈ کو دیکھا۔ یقیناً یہی ایک رکاوٹ
تھی جو وہ اب تک اس تک نہ پہنچ پایا
تھا۔ ورنہ گیٹ کے لاک کی چابی یقیناً اسکے
پاس موجود تھی۔

Kitab Chehra Novels



"عینا۔۔۔!! آئی۔۔۔ سیڈ۔۔۔ اوپن۔۔۔ دا۔۔۔
ڈیم۔۔۔ ڈور۔۔۔!!" اس بار اسکے لہجے میں
موجود وارننگ عینا کے ماتھے پر پسینے کی
بوندیں چمکا گئی تھیں۔ کیا یہ اوقات تھی اسکی
کہ ایک نشے میں دھت شخص حق کے نام
پر اس کے وجود پر اپنی اجارہ داری جماتا فتح
کا پرچم لہرا دیتا۔؟

ہاں منہا سنان یہی اوقات ہے تمہاری۔۔۔
تم نے ایک شہنشاہ سے ٹکر لی تھی اب



جب تک اسکے قدموں کی خاک نہیں بن
جاؤ گی۔۔ تمہاری سزا ختم نہ ہوگی۔۔ آج
اس پل اس نے رب سے شدت سے دعا
کی تھی کہ اسے ایسا اٹیک آئے کہ وہ اگلی
سانس نہ لے سکے۔

"یا اللہ میرے اندر جو تکلیفیں انہیں اتنا
بڑھا دے کہ میں اگلہ سانس نہ لے سکوں
اور اس شخص کی جانب سے کیے جانے
والے ہر عمل سے بے نیاز ہو جاؤں۔۔" وہ



پھوٹ پھوٹ کر روتی شدت سے اپنے
لیے موت مانگ رہی تھی۔ مگر لگتا تھا سب
بے اثر لوٹیں تھیں۔ کیونکہ کواٹر کا دروازہ
ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔ اور نیم اندھیرے
میں جو بھیانک چہرہ نمودار ہوا تھا۔ وہ اس کا
دم خشک کر گیا۔ تیزی سے واپس کمرے
میں جاتی دروازہ بند کر گئی۔!!

لیکن نہیں۔!! یہ کیا ہوا تھا۔!! دروازہ
ابھی پورا بند نہیں ہوا تھا۔ آنسو بھری



نگاہیں نیچی کرتے چوکھٹ کو دیکھا۔ جہاں
اس شخص کا قیمتی جوتا پھنسا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔ چلے جاؤ یہاں
سے۔۔۔" دروازے کو بند کرنے کے لیے
پوری قوت لگاتی سسک رہی تھی۔ مگر وہ
بآسانی دھکیلتا اندر داخل ہو گیا۔ عینا دھکے
کے سبب پیچھے ہوتی دیوار سے ٹکرائی تھی۔
براق نے گردن ہلکی سی ترچھی کرتے اسکی
فق آنسوؤں سے تر صورت دیکھی۔ جہاں



صرف ایک تاثر تھا۔ خوف۔۔۔!! وہ واضح
اسکی آنکھوں میں ابھرتا خوف دیکھ سکتا تھا۔
یہ تاثر وہ تب تب لوگوں کی آنکھ میں
دیکھتا جب وہ ان سے انکی آنکھوں کی یہ
روشنی چھیننے والا ہوتا تھا۔

"ہے۔۔۔ مائے لو۔۔۔ میں ابھی مارنے تو نہیں
آیا تمہیں جو یوں ڈر رہی ہو۔" قدم
بڑھاتا اسکے نزدیک آگیا۔ "میں تو پیار کرنے
آیا ہوں۔۔۔" وہ سسکتی مسلسل نفی میں سر

۔



ہلا رہی تھی۔ "مانا کہ ہماری ویڈنگ نائٹ
تین دن لیٹ ہو گئی مگر اتنا سخت
ردِ عمل۔!!" اس کے چہرے پر چپکے بال پیچھے
کرتا دلربا انداز میں سرگوشی کر رہا تھا۔ عینا
نے اسکا ہاتھ جھٹکنا چاہا مگر وہ ہاتھ تھامتا
دیوار سے لگا گیا۔

"نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے مار دو۔۔۔ مگر یہ
مت کرو۔۔۔"



"کیوں نہ کروں۔۔؟ میں نے تو سنا ہے تم
لوگوں میں برائڈ ریڈ ڈریس میں وہاں بیٹھ
کر انتظار کرتی ہے۔۔" مڑ کر بیڈ کی جانب
اشارہ کیا تھا۔ اسکے منہ سے آتی شراب کی
بو عینا کے نتھوں سے ٹکراتی اسکا دل مزید
گھبرا گئی تھی۔ "اور پھر دلہا میری طرح
آکر اپنی دلہن کو۔۔" براق شراب سے
زیادہ اسکے وجود کے نشے میں گم ہو رہا تھا۔
یہ لڑکی اسے ہر طرح بری لگتی تھی۔ وہ
اسکے لمس۔۔ اسکے وجود۔۔ اسکی کامیابی۔۔



اسکی پاور سب سے نفرت کرتی تھی۔ اور
براق کو اسکے اندر سے یہ نفرت نچوڑ کر
نکالنی تھی۔ منہا سنان کو اسکے لمس۔۔۔ اسکے
وجود۔۔۔ اسکی پاور سب کا تابع ہونا تھا۔ عینا
کی گردن پر جھکا اپنا لمس چھوڑتا مدہوش
ہو رہا تھا۔ جبکہ دوسری جانب عینا کی حالت
بگڑنے لگی تھی۔ شراب کی بو اور گھٹن کے
سبب اچانک اسے بری طرح کھانسی شروع
ہوئی تھی اور ابکائی آنے پر براق بھنویں
سکیرتا پیچھے ہٹا تھا۔ مگر اسے پیچھے ہونے میں



دیر ہو چکی تھی۔ عینا اسکے منہ سے آتی
شراب کی بدبو برداشت نہ کر پائی تھی اور
منہ بھر کر قمہ کر ڈالی۔ جو براق کے انتہائی
نزدیک ہونے کے سبب اسکی سیاہ قیمتی
شرٹ پر گرتی داغدار کرتی چلی گئی۔ اور
جب عینا کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا
اس نے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھتے الٹی
برداشت کرنی چاہی مگر براق اسکے منہ سے
ہاتھ ہٹوا گیا تھا جو اس وقت بالکل سرخ
ہو رہا تھا۔ ہاتھ ہٹتے ہی اس نے منہ سائیڈ



میں کرتے پیٹ میں جو بھی کچھ تھا سب
نکال ڈالا تھا۔ اس وقت اسکا سر بری طرح
چکرا رہا تھا۔ سر جھکائے گہرے گہرے
سانس بھر رہی تھی۔ اس میں اتنی ہمت نہ
تھی کہ وہ براق کو نگاہ اٹھا کر دیکھ لیتی۔ وہ
کیا کر گئی تھی۔۔؟ اگر اسکے بدلے وہ کچھ
سخت کر گیا۔۔؟ عینا کی آنکھوں میں ایک بار
پھر آنسو بھرنے لگے۔



"آئی۔۔ آئی ایم۔۔ آئی ایم سوری۔۔ ش۔۔
شراب کی اسمیل کی وجہ سے پتہ نہیں۔۔
لکلیسے۔۔" اپنے لہجے کی لرزش پر قابو پاتے
اس نے براق کی سمت دیکھا جو اس وقت
خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھتا شرٹ اتار
رہا تھا۔

"اسکا تو پتہ نہیں۔۔ مگر تم نے میرا موڈ
غارت کرنے کے لیے کیا ہے تو اس میں
ضرور کامیاب ہو گئی ہو۔۔" شرٹ اتار کر



سائیڈ میں پھینکی تھی۔ مٹھیاں بھینچتی وہ
واپس سر جھکا گئی۔ اسکی دھندلی نگاہیں براق
کے جوتوں پر تھیں جن پر اسکی الٹی نظر
آ رہی تھی۔

"میری بات کان کھول کر سنو۔۔ یہ پہلی
اور آخری بار ہو رہا ہے کہ مجھے تم تک
پہنچنے میں اتنا وقت لگا ہو۔۔ آئندہ۔۔" عینا
کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتے اونچی کی
تھی۔ "جب بھی میں بلاؤں گا تم مجھ تک



آؤ گی۔۔۔ سمجھ آرہی ہے۔۔۔؟" اسکے ہرے
کانچ آنسوؤں میں تیر رہے تھے۔ اور ان
جھیلوں میں براق آلیار کو اترنا تھا۔ ان کی
گہرائی تک جا کر اپنا عکس ان میں ابھارنا
تھا۔ اور اپنے ہاتھوں سے ان آنکھوں کی
روشنی چھیننی تھی۔ جو کئی ماہ سے اسے
چین نہیں لینے دے رہیں تھیں۔

"مم۔۔۔ مجھے شراب کی اس۔۔۔ اسمیل سے
ایلر جی ہے۔۔۔ ممیں۔۔۔ اسی اسی طرح۔۔۔"



"کوئی بات نہیں ڈارلنگ آپ کے لیے
حل نکال لیں گے۔۔ آپ ہمیں اپنی
خدمت کا شرف تو بخشیں۔۔" اور وہ مزید
جھکتا اسکے نرم رخسار پر اپنا لمس چھوڑتا اسے
ہوا میں معلق چھوڑ، کمرے سے نکل گیا۔

"لوکا کہہ رہا ہے رونن کا کوئی لینا دینا
نہیں رشیئنز کی ہمارے ایریا میں انٹری
سے۔۔" سگریٹ کے گہرے کش بھرتے



آؤ گی۔۔۔ سمجھ آرہی ہے۔۔۔؟" اسکے ہرے
کانچ آنسوؤں میں تیر رہے تھے۔ اور ان
جھیلوں میں براق آلیار کو اترنا تھا۔ ان کی
گہرائی تک جا کر اپنا عکس ان میں ابھارنا
تھا۔ اور اپنے ہاتھوں سے ان آنکھوں کی
روشنی چھیننی تھی۔ جو کئی ماہ سے اسے
چین نہیں لینے دے رہیں تھیں۔

"مم۔۔۔ مجھے شراب کی اس۔۔۔ اسمیل سے
ایلر جی ہے۔۔۔ ممیں۔۔۔ اسی اسی طرح۔۔۔"



"کوئی بات نہیں ڈارلنگ آپ کے لیے
حل نکال لیں گے۔۔ آپ ہمیں اپنی
خدمت کا شرف تو بخشیں۔۔" اور وہ مزید
جھکتا اسکے نرم رخسار پر اپنا لمس چھوڑتا اسے
ہوا میں معلق چھوڑ، کمرے سے نکل گیا۔

"لوکا کہہ رہا ہے رون کا کوئی لینا دینا
نہیں رشیمنز کی ہمارے ایریا میں انٹری
سے۔۔" سگریٹ کے گہرے کش بھرتے



نہیں دوں گا۔" تبریز کے سلگتے لہجے پر
براق تمسخر بھرے انداز میں مسکرایا تھا۔

"گھر میں تیری چلتی کب ہے۔۔؟ وہاں تو
تیری ہوتی سوتی کے حکم چلتے ہیں۔۔ اور
اس نے تیرے بھائی کو بیٹا بنایا ہوا
ہے۔۔" تبریز نے شیشے کے باول میں رکھی
برف کی ٹکڑی کھینچ کر اسے ماری تھی۔

"شٹ اپ۔۔ اور وہ جس طرح خون کی
پیاسی پھر رہی ہے نا تیری سوچ ہے۔۔ اسکا



بس نہیں چل رہا ہمارے کاروبار کو آگ
لگا دے۔۔" تبریز کی بات سو فیصد سچ تھی۔
آدم پر اٹیک کے بعد لیلیٰ اس سے اور آدم
سے سخت ناراض تھی۔ آدم آج صبح ہی گھر
شفٹ ہوا تھا۔ اور نہ جانے کتنے جھوٹے
وعدے کر کے اسکی بیوی کو منایا تھا۔

"ہونہ۔۔!! اس عورت ذات کا یا تو اوپر
کا خانہ خالی ہوتا ہے یا اس بھیجے میں بھوسا
بھرا ہوتا ہے۔۔ دھوکے تو آرام سے دے



سکتی ہیں مگر انہیں دو دنی چار کی عقل بھی
نہیں آئے گی۔۔"

"رہنے دے یہ بات تو۔۔ تیری والی تو چار
دوئی آٹھ کرنا بھی جانتی ہے اور تجھے چار
سو چالیس والد کا جھٹکا دینا بھی جانتی
ہے۔۔" تبریز کے لطیف طنز پر براق کا
شراب کی بوتل اٹھاتا ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر
گیا تھا۔ آنکھوں کے سامنے کل رات کا
منظر ابھرا تھا۔ کل وہ دسترس میں تھی



اسکی۔۔ مگر اس لڑکی کی حرکتیں۔۔!! وہ
بدمزہ ہوتا صوفے سے اٹھتا رینگ کے پاس
آگیا۔ جہاں سے سوئمینگ پول کا خوبصورت
منظر نظر آتا آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ نیلے
پانی کا عکس اسکے وجیہہ چہرے پر پڑتا روشن
کر رہا تھا۔

"ویسے ایک بات بتا۔۔!!" براق نے پلٹ
کر اسکی سمت دیکھا۔ جو اب بالکل سنجیدہ نظر
آ رہا تھا۔



"یہ کانٹریکٹ کب تک کا ہے۔۔؟"

"تجھے کیوں کریوسٹی ہو رہی ہے۔۔؟"

"میرے سوال کا جواب دے۔۔!!"

"میں بتا چکا ہوں۔۔ جب تک میرا دل
نہیں بھر جاتا۔۔"

"تیری زندگی میں ایک سے ایک حسن کی
ملکہ آچکی جب وہ ایک دو دن۔۔ مشکل



سے ایک ہفتہ نہیں ٹک پائیں۔۔ تو یہ عینا
مراٹ کیوں تیرے حواس سے نہیں اتر
رہی۔۔؟" اسکا کھوجتا لہجہ براق کے ماتھے پر
شکنیں ڈال گیا۔

"کچھ خاص نہیں ہے اس میں۔۔ نہ ہی
میرے حواس پر سوار ہے۔۔ تو جانتا ہے
مرد اور عورت کا سب سے بڑا تعلق طلب
کا ہے۔۔ جب میری طلب ختم ہو جائے گی
یہ تعلق بھی ختم ہو جائے گا۔" اس نے



تبریز سے زیادہ خود کو یہ بات باور کروائی
تھی۔ کیونکہ اسکے بعد براق آلیار کا ارادہ
منہا سنان کو آزاد نہیں بلکہ ختم کرنے کا
تھا۔

"مجھے لگ رہا ہے تو غلط راستے پر نکل رہا
ہے۔۔ اور جو راستہ تو چن رہا ہے تجھے ابھی
نظر نہیں آ رہا مگر میں صاف دیکھ رہا
ہوں۔۔ اس لیے کہہ رہا ہوں رک جا



میرے یار۔۔"اسکے مخلصانہ لہجے پر براق
عجیب سا مسکراتا سر نفی میں ہلا گیا۔

"تیرے اندازے جس دن غلط ثابت کروں
گا۔۔ اس دن بات کروں گا اب اس
حوالے سے۔۔!!"

"اور اگر وہ دن نہیں آیا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"ناممکن۔۔!" وہ اٹل لہجے میں کہتا سوئمنگ
پول پر نظریں جما گیا۔ تبریز چلا گیا تھا۔ اور



وہ یونہی نیچے گھورتا رہا۔ اس وقت شدت
سے دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس دو منزلہ
فاصلے سے اس تیخ بستہ رات میں نیچے نظر
آتے سوئمنگ پول میں چھیلانگ لگا دے
تاکہ اسکے اندر لگی آگ کو سکون ملے۔
جب اسکی نگاہ سوئمنگ پول کے پاس بنی
سیڑھیوں سے نیچے جاتی سیاہ کوٹ اور پینٹ
میں ملبوس پونی ٹیل بنائی عینا پر پڑی تھی۔
یقیناً وہ کوارٹر میں واپس جارہی تھی۔



"ہونہہ۔۔ ڈیوٹی تو اب شروع ہوگی منہا
سنان۔۔!" ٹراؤز کی پاکٹ سے موبائل نکالتا
اسے ایک میسج ٹائپ کر کے سینڈ کر رہا تھا
مگر یکدم ہی یاد آیا تھا اس لڑکی کے پاس
تو موبائل ہی نہ تھا۔ پلٹ کر ٹیبل پر
بکھری فائلز اور نوٹ پیڈ دیکھا۔ اور قریب
جاتے ایک صفحہ پھاڑا تھا اور اپنی رف
رائیٹنگ میں اس پر کچھ لکھ گیا۔



"عینا۔۔!" کونے میں سر جھکائے کھڑے
ملازم کو دیتا جانے کا اشارہ کر گیا۔ یہ آگ
جس نے لگائی تھی اب اسے بھی اس میں
جلنا تھا۔

"عینا۔۔!!" وہ ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد
ست رومی سے چلتی اپنے کوارٹر کی جانب
بڑھ رہی تھی۔ جب اسے اپنے کوارٹر کے
دروازے کے پاس کھڑیں مس سسلی نظر



"اور سر کا تمہارے کوارٹر میں اس طرح
حق سے گھسنے کا کیا مقصد ہے۔۔؟" وہ
واقعی اسکے لیے فکر مند تھیں۔ کیونکہ یہ
لڑکی انہیں کافی کم عمر اور اپنی زندگی کی
الجھنوں میں الجھی نظر آتی تھی۔ اس دور کی
عام لڑکیوں سے بالکل الگ جو خود کو ہر
پل سنوار کر رکھتی تھیں۔ اور ایسے میں
جب ایک مافیا بوس جو اسے ہیروں میں
تول سکتا تھا۔ اسے اس شخص کو بھی لبھانے
کی کوئی چاہ نہیں تھی۔



"اس شخص نے یہ حق حاصل کر لیا ہے
مس سسیلی۔۔" آنسو ٹپک کر گال پر گرا
تھا۔ "اب وہ جب چاہے جہاں چاہے مجھ
پر اپنا حق جتانے آسکتا ہے۔۔ میرج
کا ننگریٹ ہو چکا ہے ہمارا۔" اسکے دھماکے
پر مس سسیلی شاگد بیٹھیں اسے دیکھتی رہ
گئیں۔ "اور پلیز مجھ سے اس کی وجہ مت
پوچھیے گا۔ میں بہت مجبور ہوں میرے
ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔" انہیں سن
بیٹھا چھوڑ ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتی



تھی۔ سارا دن میں بس ایک بریڈ کے
ٹکڑے کے علاوہ کچھ منہ میں نہ رکھا تھا۔
اور اس وقت سر پھٹ رہا تھا۔ جو شاید کل
کے رتجگے کا بھی سبب تھا۔ جتنی دیر انہوں
نے اپنے اور عینا کے لیے کافی بنائی دونوں
کے درمیان کوئی گفتگو نہ ہوئی تھی۔ ان کا
بڑا پروفیشنل تعلق تھا کبھی ایک دوسرے
کی زندگی میں جھانکنے یا بات کرنے کی
ضرورت پیش نہ آئی تھی۔



"یہ کوکیز میں نے کل بنائی تھیں ٹرائے
کر کے بتاؤ۔۔ پھر بے بی سمن کے لیے بنائیں
گے۔۔" کافی کے ساتھ کوکیز اسکے آگے
رکھی تھیں۔ عینا نے پہلو بدلتے ان کی
سمت دیکھا۔

"آپ کو کوئی بات کرنی تھی مجھ سے۔۔"

"ہاں وہ بھی کروں گی پہلے کافی پیو اور یہ
ٹیسٹ کرو۔۔" اور پھر خاموشی سے وہ



اپنے قریب آتا دیکھ وہ بے اختیار واپس
مڑتی تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ اسے
اس بل بدترین موت نہیں چاہیے تھی۔
کیونکہ یقیناً وہ اچھے عزائم سے اسکی جانب
نہیں آرہا تھا۔

"تم چاہتی ہو میں پاگل ہو جاؤں۔۔ مگر مجھے
بھی قسم ہے۔۔" بیچ سیڑھیوں پر ہی اسے
بازو سے ایک جست میں پکڑتا پھنکارا



"کل رات تین بجے جب مسٹر براق
تمہارے کوارٹر میں آئے تھے۔۔" ان کی
آنکھ بھی کل اسی وقت شور کے سبب کھل
گئی تھی۔ اور براق کی اس عجیب حرکت
نے انہیں ٹھٹھکا دیا تھا۔ وہ ایک ورکر کے
کوارٹر میں گھس رہا تھا۔ وہ بھی زبردستی۔
مس سسیلی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اس
وقت اس شخص کو روکتیں مگر اب عینا
سے وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھیں۔



"کچھ۔ کچھ نہیں مس سسلی۔۔ انہیں کچھ
اشوز تھے مجھ۔۔"

"اشوز رات کے تین بجے ایک تنہا لڑکی
کے کمرے میں زبردستی گھس کر سولو
نہیں کیے جاتے عینا۔۔" عینا نے اپنی
شرمندگی سے نم نگاہیں اٹھاتے انکی سمت
دیکھا۔ "میں جانتی ہوں ہم دونوں یہاں
ورکر ہیں۔۔ اور سر کے آگے ہماری کوئی
حیثیت نہیں۔۔ مگر میں پچھلے کئی سال سے



یہاں جاب کر رہی ہوں۔۔ میں نے آج
تک سر کا اس قدر سخت اور جارہانہ انداز
وہ بھی ایک لڑکی کے لیے۔۔!! کبھی نہیں
دیکھا۔۔" وہ گم سم بیٹھی انہیں دیکھ رہی
تھی۔ اور مس سسلی کو اس وقت وہ بڑی
قابل رحم لگی تھی۔

"یہ میرے کرنے کا سوال نہیں مگر۔۔ کیا
بوس نے تمہارے ساتھ۔۔!!" عینا یکدم
جگہ سے اٹھ گئی۔



"ایسا نہیں ہے مس سسلی۔۔! میں جانتی
ہوں آپ میری فکر میں پوچھ رہیں مگ۔۔
مگر ایسا نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی
ہیں۔۔"

"پھر تم اچانک یہاں کیوں شفٹ
ہو گئیں۔۔ اور یہاں سے نکلنے تک کی
اجازت نہیں تمہیں۔۔؟" عینا کی ضبط سے
ٹھوڑی لرز رہی تھی۔ وہ انہیں کیا بتاتی۔۔؟



"اور سر کا تمہارے کوارٹر میں اس طرح
حق سے گھسنے کا کیا مقصد ہے۔۔؟" وہ
واقعی اسکے لیے فکر مند تھیں۔ کیونکہ یہ
لڑکی انہیں کافی کم عمر اور اپنی زندگی کی
الجھنوں میں الجھی نظر آتی تھی۔ اس دور کی
عام لڑکیوں سے بالکل الگ جو خود کو ہر
پل سنوار کر رکھتی تھیں۔ اور ایسے میں
جب ایک مافیا بوس جو اسے ہیروں میں
تول سکتا تھا۔ اسے اس شخص کو بھی لبھانے
کی کوئی چاہ نہیں تھی۔



"اس شخص نے یہ حق حاصل کر لیا ہے
مس سسیلی۔۔" آنسو ٹپک کر گال پر گرا
تھا۔۔" اب وہ جب چاہے جہاں چاہے مجھ
پر اپنا حق جتانے آسکتا ہے۔۔ میرج
کا نٹکریٹ ہو چکا ہے ہمارا۔۔" اسکے دھماکے
پر مس سسیلی شاکڈ بیٹھیں اسے دیکھتی رہ
گئیں۔" اور پلیرز مجھ سے اس کی وجہ مت
پوچھیے گا۔ میں بہت مجبور ہوں میرے
ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔۔" انہیں سن
بیٹھا چھوڑ ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتی



باہر نکل گئی۔ تیز قدم اٹھاتی اپنے کوارٹر کی
جانب آئی جہاں پہلے ایک ملازم اسکا منتظر
کھڑا تھا۔ اس کے قدم فرسٹ اسٹیپ پر ہی
ٹھٹھک گئے۔

"مس مراط یہ آپ کے لیے۔۔!" اسے
ایک طے شدہ کاغذ پکڑنا وہ وہاں سے نکل
گیا تھا۔ عینا نے حیرت سے دور جاتے ملازم
کو دیکھا اور کاغذ کھول گئی۔



Come into my room in"
"your pjs" اور ٹھنڈ میں پسینہ آنا کیا ہوتا
ہے منہا کو بخوبی سمجھ آگیا تھا۔

"ریزوٹ کی کنسرکشن میں کتنا وقت
ہے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"میری انجینئرز سے میٹنگ ہوئی تھی۔۔ تین
چار مہینے کا ٹائم مانگ رہے ہیں۔۔" اس کے



سامنے مودب انداز میں کھڑے میکس نے
جواب دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں بولو نیو ایئر سے پہلے
مجھے تمام کام مکمل چاہیے۔" فائل بند کرتا
دو ٹوک لہجے میں بولا تھا۔

"سر اتنی جلدی کیسے ہو سکتا ہے۔۔ اب
وقت ہی کتنا بچا ہے نیو ایئر میں۔۔؟" بوس
کے آرڈر ہر میکس کے واقعی ہوش اڑ گئے
تھے۔



"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔ کچھ بھی کرو لیبر
بڑھاؤ یا ورکنگ آور۔۔ نوٹ مائے
کنسرن۔۔" میکس اوکے بوس کہتا سر جھکا
کر اپنے میک کی جانب متوجہ ہو گیا۔ براق
نے تو آرڈر جاری کر دیا تھا مگر انجینئرز
سے دماغ اسے کھانا تھا۔

"بوس کچھ نئے انویسٹرز سے میٹنگ ہے
آپ کی دس بجے کسینو میں۔۔" شیڈیول
میں دیکھتے اسے اطلاع کی۔ اور براق نے



بے اختیار موبائل میں وقت دیکھا۔ جہاں سوا
نو ہو رہے تھے۔ ملازم کو گتے بیس سے
پچیس منٹ ہو چکے تھے۔ اور عین اب تک
کمرے میں نہیں آئی تھی۔ اسکی بھنویں سکڑ
گئیں۔

"کینسل کر دو۔۔"

"واٹ۔۔!! بٹ بوس وہ لوگ یو کے سے
خاص آپ سے ملنے۔۔ اوکے۔۔" وہ اسے



میٹنگ کی اہمیت بتانا چاہ رہا تھا مگر براق کی ایک نگاہ نے اسے فوراً خاموش کر دیا تھا۔

"اب جاؤ یہاں سے۔۔ اور ڈسٹرب مت کرنا۔" وہ تابعداری سے اپنا سامان سمیٹتا باہر نکل گیا تھا۔ مگر گھڑی میں بجتے نو بیس کو دیکھنا نہ بھولا تھا۔ اپنی کئی سال کی جاب میں براق کو رات کے اس وقت اس نے کبھی روم میں بند ہوتے نہیں دیکھا تھا۔



میکس کے جانے کے بعد اس نے ایک بار
پھر وقت دیکھا تھا۔ اور لیپ ٹاپ آن
کر گیا۔ اس وقت اسے خود کو مصروف رکھنا
ضروری تھا۔ ورنہ اس چال باز لڑکی کے
بارے میں سوچتے وہ ضرور اپنا دماغ خراب
کر لیتا۔ اس نے اپنا پیغام بھجوا دیا تھا۔ اب
دیکھنا یہ تھا وہ اس کے حکم کی تعمیل میں
کتنا وقت لگاتی۔ اور وقت آہستہ آہستہ
کچھوے کی رفتار سے سرک رہا تھا۔



آدھا گھنٹہ۔۔

ایک گھنٹہ۔۔

سوا گھنٹہ۔۔۔

ڈیڑھ گھنٹہ۔۔

دو گھنٹے۔۔۔!!
Kitab Chehra Novels

اسے پیغام بھجوائے دو گھنٹے گزر چکے
تھے۔۔۔!!



یعنی اس چال باز لڑکی کے انتظار میں دو
گھنٹے کٹ گئے تھے۔!!

اور بلاآخر براق کا ضبط جواب دے گیا۔ لیپ
ٹاپ ٹیبل سے اٹھاتے دور دیوار پر دے
مارا۔ گھڑی سوا گیارہ بج رہی تھی۔ اور وہ
لڑکی اب تک نہیں آئی تھی۔ یعنی اس نے
آج پھر اس کے خلاف جانے کا فیصلہ کیا
تھا۔

--



"آئی سوئیر۔۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں
گا۔" جبرے بھینچتا کمرے سے باہر قدم
بڑھا گیا۔ وہ جو اب سے سوا دو گھنٹے پہلے
کسی معمولی شے کی طرح منہا سنان کو
جھٹک گیا تھا۔ دراصل اس نے اپنے آپ کو
تھپکی دی تھی۔ وہ غیر محسوس انداز میں اسکا
منتظر تھا۔ مگر وہ لڑکی مسلسل آگ سے
کھیل رہی تھی۔ اور اب آگ سے جلنا کیا
ہوتا ہے براق آلیار وہی بتانے لمبے لمبے
ڈگ بھرتا کاریڈور سے گزر رہا تھا۔ جب



اسکی نگاہ لیفٹ ونگ کی جانب موڑتے اوپر
آتی سیڑھیوں کے پاس یونیفارم میں ملبوس
کھڑی اس لڑکی پر پڑی تھی۔ زرد چہرہ لیے
ارد گرد دیکھتی وہ جنگل میں بھٹکتی کوئی
پری نہیں بلکہ براق کو وہ اس وقت بد
روح لگی تھی۔ عینا نے لب تر کرتے
سیڑھیوں کی رینگ تھام کر ارد گرد دیکھا۔
ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ یہاں سے
پلٹ جائے یا اسکے کمرے تک کا فاصلہ
طے کرے مگر نگاہ جب سرخ نگاہیں لیے



لمبے لمبے ڈگ بھر کر اپنی جانب آتے
شخص پر پڑی۔ اسکا دل اچھل کر حلق میں
آگیا تھا۔ کوارٹر سے یہاں تک کا سفر اس
نے خود کو مار کر جس طرح طے کیا تھا یہ
وہ اور اس کا رب جانتا تھا بس۔۔! مگر
اس نے یہ زہر بھی پی لیا تھا۔ اسے اس
شخص کے کمرے تک جانا تھا مگر اسکی دعا
تھی کہ کوئی ملازم اسے نہ دیکھے۔ وہ سب
کچھ برداشت کر سکتی تھی مگر اپنے کردار پر
الزام نہیں۔۔ لہو رنگ آنکھیں لیے براق کو



اپنے قریب آتا دیکھ وہ بے اختیار واپس
مڑتی تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ اسے
اس پل بدترین موت نہیں چاہیے تھی۔
کیونکہ یقیناً وہ اچھے عزائم سے اسکی جانب
نہیں آرہا تھا۔

"تم چاہتی ہو میں پاگل ہو جاؤں۔۔ مگر مجھے
بھی قسم ہے۔۔" بیچ سیڑھیوں پر ہی اسے
بازو سے ایک جست میں پکڑتا پھنکارا



تھا۔" نہ تمہارے اس کھیل کو ملایا میٹ
کر کے۔۔ تمہارے حواس چھینے ہوں۔۔"
"ممیں۔۔ نے۔۔ کچھ نہیں کیا۔۔ ممیں۔۔"

"ڈھائی گھنٹہ۔۔ ڈھائی گھنٹہ تم نے مجھے
انتظار کروایا ہے۔۔" اسکی ٹھوڑی پکڑتا دھاڑ
اٹھا۔ منہا کی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔
وہ ششدر نگاہوں سے اسکی آگ اگلتی
آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ براق اسکی
ٹھوڑی جھٹکتا بازو گھسیٹ کر واپس اوپر کی



سمت بڑھنے لگا۔ وہ کسی بے جان شے کی
طرح اسکے ساتھ کھنچی جا رہی تھی۔ اس نے
کوئی مزاحمت نہ کی۔ اس کے ہاتھ میں کچھ نہ
تھا۔ وہ یہ بازی ہار گئی تھی۔ اور براق آلیار
اپنی نئی نویلی دلہن کا ہاتھ تھامے اپنے
کمرے کی سمت بڑھ رہا تھا۔ آج منہا سنان
صحیح معنوں میں رخصت ہو گئی تھی۔ آج وہ
منہا سنان سے منہا براق ہو گئی تھی۔ اس
رخصتی میں دلہن دلہا کے علاوہ کوئی تیسرا
نہ تھا۔ کسی نے گانے نہیں بجائے تھے۔۔



کوئی راستہ روکنے نہیں آیا تھا۔ کسی نے
براق آلیار سے اسکی دلہن چرانے کی
کوشش نہ کی تھی۔ کوئی گداز احساس منہا
سنان کے دل کو چھو کر نہیں گزرا تھا۔

جاری ہے

KitaboChehra Novels

